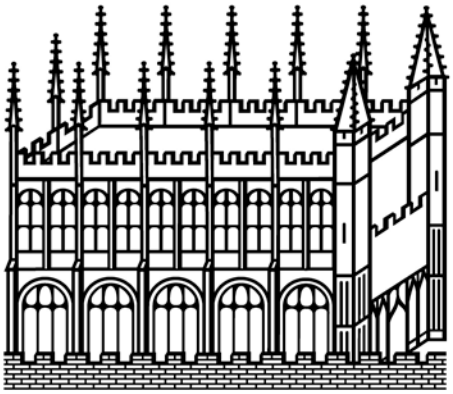


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks




This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.



INDIAN INSTITUTE

# اشتہار

واضح ہو کہ یہ کتاب بموجب قانون نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ عیسوی داخل بہی گورنمنٹ ہوگئی ہے کوئی صاحب بغیر اجازت مصنف قصد طبع کرنے یا کرانے کا نفرمائین اور یہ کتاب تین مرتبہ اور اور مطابع مین طبع ہوئی

اب چوتھی مرتبہ

باجازت مصنف

بعد نظر ثانی و رفع اغلاط کے مطبع ہذا مین

دو ہزار جلد

طبع ہوئین

سنہ ۱۸۸۲ ع



توفیق اسکا بدرقہ تیری عنایت و مہربانی اسکی زادراہ ہو (سبکو رقت ہوئی اور سب نے کہا آمین) اسکے بعد استانی جی نے اٹھکر حسن آرا کو دیر تک گلے لگاکر پیار کیا اور آہستہ آہستہ کوئی دعا پڑھکر حسن آرا پر دم کی اور دروازے تک ساتھ لیجاکر پالکی مین سوار کرادیا اور مجلس تمام ہوئی

## بالخیر تمام شد

**خاتمہ** داستانون مین وہی داستان فائق ہی جو مشحون بحمد حضرت خالق ہی اور فسانون مین وہی فسانہ لائق ہی جو مقرون بہ ثنای جناب رسول سرور خلائق ہی مگر لسان لسان ضعیف البنیان کو کہان یارا کہ شمہ بھی اسکا بیان کرے انتہا اسکی یہی ہی کہ عجز و قصور کا ہر دم دم بھرے بعد اسکے واضح ہو کہ اس چمن بیخزان پر از لالہ و ریحان مجموعہ نکتہای لطیف متضمن نصائح و حکایات شریف یعنی نسخہ بنات النعش کہ جسکا ہر ہر فقرہ انتخاب ہی جو جملہ لاجواب ہی اور کیون نہ ہو نازک خیال شیرین مقال جناب مولوی سید نذیر احمد صاحب نے یہ قصہ ہی عجیب و چست تالیف فرمایا ہی کمال فصاحت و بلاغت سی ہر شخص کے دل کو لبھایا ہی حسن تقریر نے عجب جلوہ دکھایا ہی اور لطف یہ کہ پند و مواعظ کی ضمن مین مخدرات محاورات لسنا کو اس خوبی سی حلہ بیان پہنایا ہی کہ ہر کس و ناکس کلمہ تحسین و آفرین زبان پر لایا ہی غرا نکہ مقصود نصائح حسن انتظام معاش و معاد کو ایک افسانہ پر لا بٹھایا ہے ان ایام شگفتہ انجام ماہ مارچ سنہ ۱۸۷۲ عیسوی ہمرنگ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۹ ہجری مطبع قدر شناس شرفا شفیق غربا معروف نزدیک و دور جناب منشی نول کشور صاحب واقع کانپور مین باہتمام حسن اہتمام نجم نوال مجمع کمال منشی بشیشر دیال صاحب ایجنٹ مطبع مذکور آب و رنگ تازہ پایا نضارت بخش چشم انتظار شایقین ہوا۔

لڑکی نے ماباپ کی نازبرداریون مین وقت کو ضائع کیا اور اپنے مزاج کی اصلاح
اور عادات کی درستی اور تحصیل ہنر کی کچھ فکر نہ کی سسرال مین جائے گی
تو میان کی نظرون مین ذلیل ساس نندون کے نزدیک سدے و قربعینہ یہی
حال ہوگا اُنکا جو زندگی کے دن غفلت اور بے پروائی مین اکارت کرتے
ہین قیامت مین رسوا اور فضیحت ہونگے۔ جس طرح لڑکیان میکے سے جہیز
لے کر جاتی ہین دنیا کے میکے کا جہیز اپنے اپنے عمل ہین جو آدمی کے ساتھ
جاتے ہین حسن آرا بیگم مین جانتی ہون کہ اِن دنون تمھارے دل مین
عجب عجب طرح کے خیالات گذرتے ہونگے کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور کیا ہوگا مگر
اپنے خیالات کو ذرا اونچا کرو اور اپنی نظر کو تھوڑا اور آگے بڑھاؤ سوچنے اور
سمجھنے کی بات ہے تو یہ ہے کہ دنیا کیا چیز ہے کس لیے ہم یہان آئے ہین کیا
ہم کر رہے ہین اور انجام کار کیا ہونا ہے۔ جس طرح تمھارے میکے رہنے کے
دن پورے ہو چکے ہر شخص کے واسطے ایک دن وہ بھی ہوگا کہ اُسکی مدت
حیات تمام ہو جائے گی۔ آؤ سب ملکر اِس وقت خدا کی درگاہ مین دعا
کرین کہ ہم سب کو نیک عمل کی توفیق دے (ہر طرف سے آمین آمین
کا شور ہوا)۔ دنیا کے میکے اور سسرالین تو چند روزہ باتین ہین الٰہی
اُس جہان مین جہان سدا اسدا کو رہنا ہے پردہ رکھیو اور فضیحت مت
کیجیو (سب نے پکار کر کہا آمین آمین) الٰہی یہ تیری کنیز جسکو ہم لوگ
حسن آرا بیگم کہہ کر پکارتے ہین منزل دنیا جسکو تیرے حکم سے ہم سب
طے کر رہے ہین شروع کرنے والی ہے تیرا فضل و کرم اسکا حافظ ہو تیری

کے دام سے یہ رقم فراہم کی جاتی ہے پس یہ جوڑا خلعت مکتبی ہی جو مین تمکو نہایت
خوشی سے دیتی ہون خدا تمکو اسکا پہننا مبارک کرے۔ تمھارے جہیز مین اس سے
کہین زیادہ قیمت کے جوڑے ہون گے مگر جب دیکھو گی کہ کس چاؤ اور کس شوق
اور کس محبت سے ہم چند غریب آدمیون نے ملکر یہ جوڑا بنایا ہے تو ہم سبکو امید ہے
کہ تمھارے قیمتی اور عمدہ اور نفیس جہیز مین اسکا شامل کیا جانا کچھ بدنما نہ ہوگا۔
یہ سنکر حسن آرا نے پھر اسی حالت سے اٹھکر سلام کیا۔ مستانی جی۔ جو حسن آرا کیلئے
اب دن زیادہ چڑھ گیا ہے اور لوگون کے کھانے پکانے کا وقت ہے مین
نہین چاہتی کہ زیادہ دیر تک تم سب کو باتون مین لگائے رکھون مگر صرف
ایک بات مجھ کو اور کہہ لینے دو کہ اگر اسکو نہ کہون گی تو گویا تمھارا فرض رخصت
میرے ذمے رہ جائیگا لڑکیان جو بیاہ ہوے پیچھے ماباپ بھائی بہنون اور عزیز
واقارب سے جدا ہو کر سسرال جاتی ہین اس انقلاب حالت مین خدائے
تعالے ہم عورتون کو اپنے فضل سے اس انقلاب کا نمونہ دکھاتا ہے جو ہر بشر کے
واسطے مقدر ہے دنیا ہمارا میکا ہے اور عاقبت ہمارے سسرال کے ہے
کوئی لڑکی سدا میکے مین نہین رہتی اور سویرا ایک نہ ایک دن اسکو سسرال جانا
ہوگا اسی طرح کوئی شخص ہمیشہ دنیا مین نہین رہے گا سدا رہے نام اللہ کا۔
جس لڑکی نے میکے مین رہ کر ہنر سیکھا عقل و تمیز حاصل کی سسرال مین بھی
ساس سسرے کی لاڈو نند بھاوجون کی چہیتی اور اپنے میان کی پیاری ہوگی
اسی طرح جسنے دنیا مین رہ کر اچھے عمل اور نیک کردار کیے عاقبت مین اسی کی
عزت اور اسی کی توقیر ہے اور ایسے ہی لوگ بہشت کے مالک ہونگے مگر جس

اگرچہ ظاہر مین تم آج سے اس مکتب سے جدا ہوگی مگر میرے اور مکتب کی لڑکیون
کے دلون سے ہمیشہ ہمیشہ تم نزدیک رہوگی اور وقتاً فوقتاً جو فائدہ تم کو اس
مکتب سے پہونچنا ممکن ہے پہونچتا رہے گا۔ جو نئی کتاب ہم لوگ پائینگے
یا جو عمدہ مضمون سنینگے اور دیکھینگے ضرور تم کو اسکے پڑھنے مین شریک کرلیا کرینگے
بواحسن آرا بیگم تم جانتی ہو کہ مین ایک غریب آدمی ہون لیکن خدا کا شکر کرتی
ہون کہ مین اپنی حالت سے رضامند اور اپنی حیثیت مین خوش ہون کیونکہ مین
بقول ایک بزرگ کے آسمان کو دیکھتی ہون اور سمجھتی ہون کہ ضرور کسی نہ کسی دن
طائر روح کو قفس عنصری سے نکل کر اوج فلک پر پرواز کرنا ہے پھر زمین کو دیکھتی
ہون اور پاتی ہون کہ جب مرون گی تو صرف چند بالشت زمین میری ہڈیون
کے لیے درکار ہوگی پھر غور کرتی ہون تو دنیا مین نہ کچھ ساتھ لائی اور نہ کچھ ساتھ
لے کر جاؤن گی اور ہزارون لاکھون خدا کے بندے ایسے ہین کہ انکے
مقابلے مین ہر طرح اور ہر اعتبار سے میری حالت بمدارج بہتر ہے ان خیالات
نے میرے دل پر یہ اثر کیا ہے کہ دوزخ شکم بھر لینے کو کچھ دال دلیا اور تن بدن
ڈھانک لینے کو کچھ موٹا جھوٹا کپڑا اسکے سوائے دنیا کی کوئی چیز ایسی نہین
جسکا ہونا مین اپنے واسطے ضرور سمجھون اور اسکے حاصل کرنے کی فکر کرون
پھر بھی خدا نے اپنے فضل و کرم سے مجھ کو ضرورت سے زیادہ اور حاجت سے
بڑھ کر بہت کچھ دے رکھا ہے کچھ تھوڑا سا باقتضائے محبت اسمین سے اور
کچھ رقم مکتب سے لے کر مینے دو سو روپے کا ایک جوڑا تمھارے لیے بنایا ہے
مکتب کی رقم تم جانتی ہو کہ مین اسکی مالک نہین ہون لڑکیون کی چیز ہے جنکے کامون

نے سرخ اطلس کے کامدار جزودان سے کتاب نکالی کلابتون کا شیرازہ جلد
جیسے سونے کا ڈلا خود اُستانی جی کے دستِ خاص کی نہایت پاکیزہ خطِ نستعلیق
مین لکھی ہوئی کہ دیکھکر آنکھین روشن ہو جائین لوح بین السطور جدول سرآغاز
ہر جگہ لاجوردی اور طلائی کام - پہلے تو حاضرین مجلس مین دست بدست وہ
کتاب پھری پھر اُستانی جی نے بدستور جزودان مین رکھ حسن آرا بیگم کو دی
حسن آرا گھونگھٹ نکالے نکالے سرو قد کھڑی ہو کر اُستانی جی کو بہت ادب سے
سلام کر بیٹھ گئی - کتاب کی دیکھا بھالی مین کوئی دو چار لمحہ سلسلۂ سخن منقطع رہا
اور پھر اُستانی جی نے اپنی تقریر شروع کی - بوا حسن آرا بیگم اِس کتاب مین تم
اپنی بلکہ مکتب کی سب لڑکیون کی ہو بہو تصویرین پاؤ گی - یہ سُنکر کُل حاضرین
جنھون نے کتاب کو اچھی طرح اُلٹ پلٹ کر دیکھا تھا متعجب ہوے - اُستانی جی
تصویر سے میری یہ مراد ہے کہ تمھارے مزاج تمھاری عادت تمھاری خوبو کا اسمین
ایسا بیان کامل ہے کہ جو تمھارے حالات سے واقف ہے کتاب کے پڑھتے
کے ساتھ سمجھ جائیگا کہ تمھارا تذکرہ ہے - یہ کتاب تم کو وہ عادتین یاد دلائی گی جنکی
اِصلاح مین مجھ کو بڑے بڑے اہتمام کرنے پڑے ہین تم کو اِس کتاب کے پڑھنے
سے یہ معلوم ہوگا کہ گویا پھر وہی تم ہو اور وہی مکتب ہی وہی بات بات پر ضد ہی
اور وہی بات بات پر تعجب ہی - اِس کتاب کے پڑھنے سے تم کو معلوم ہوگا کہ
مکتب کی تعلیم نے تمپر کہان تک اثر کیا کون کون بُری عادتین تھین کہ چھڑائین
کون کون سی غلط فہمی تھی کہ اُسکی اصلاح کی اور کون کون سی نیک باتین ہین
کہ اولاً اُن کی بہتری تم سے تسلیم کرا کے پھر تم کو اُنکے اختیار کرنے پر مجبور کیا -

تعلقات کو ضعیف فرض کرلیا جاے۔ حسن آرا بیگم تمھاری حالت مین جو انقلاب عظیم
ہونے والا ہے مجھ کو اُمید ہے کہ تم اُس سے نے خبر نہین ہو اور تم کو شکر کرنا
چاہیے کہ جس امتحان کے لیے تم بُلائی جاتی ہو تم کو اُسکے واسطے طیاری کرنے
کی اچھی خاصی فرصت اور فراغت حاصل تھی۔ جو کچھ تم نے پڑھا اور سیکھا اور
سُنا اب اِس امتحان مین تمھارا صلاح کار اور مددگار ہوگا جو شخص تمھاری طرح
کتابون کا ذخیرہ پاس رکھتا ہے اگر وہ اپنے تئین تنہا سمجھے یا وہ اپنے تئین اپنے
پیارون سے بچھڑا ہوا خیال کرے تو یہ اُسکی غلطی ہے یہی کتابین تمھاری تنہائی
کی سہیلیان ہین اور سہیلی بھی کیسی ماکی طرح مہربان۔ اُستانی کی طرح شفیق مونس
غمخوار رفیق غمگسار ناصح دوستدار خیر خواہ وفا شعار۔ بوا حسن آرا بیگم ابتک
تو جو کچھ تم پڑھتی رہین تم کو قصّہ اور کہانی معلوم ہوا ہوگا لیکن وہ کہانی ابتک
جاگ بیتی تھی اور اب اپنی بیتی ہوگی۔ جتنی کتابین تمھارے پاس ہین اگرچہ تھوڑی
ہین مگر غور کرنے اور عمل کرنے کو بہت ہین اور مین تمھارے ہی فائدے کی نظر
سے یہ آخری نصیحت تم کو کرتی ہون کہ تم اِسی طرح التزام کے ساتھ اِنکو پڑھتی
اور دیکھتی رہنا جیسے مکتب کے پڑھنے کی حالت مین پڑھا اور دیکھا کرتی تھین۔
جس روز سے تم مکتب مین داخل ہوئین مینے تمھارے حالات قلمبند کرنے شروع
کردیے تھے اور ابتک جو جو مباحثے اور مطارحے تم مین اور لڑکیون مین واقع
ہوے ہین سب کو سلسلہ وار لکھتی چلی گئی اب مین دیکھتی ہون تو اُنسے ایک
اچھی خاصی کتاب بن گئی ہے **بنات النعش** مینے اُسکا نام رکھدیا ہے یہ
وہی کتاب ہے جو مین تمکو بطور اپنی یادگار کے دیتی ہون۔ یہ کہکر اُستانی اصغری خانم

معافی چاہتی ہون اسواسطے کہ مین بھی آدمی ہون اور آدمی کو کبھی یہ غرور نہین کرنا چاہیے
کہ اُسنے اپنے فرائض انسانیت کو پورا پورا ادا کیا ہی (ہر طرف سے واہ واہ سبحان اللہ
کا شور ہوا مگر اُسکے ساتھ رقت بھی تھی) بوا حسن آرا بیگم انسان کا خمیر اُنس سی ہے
دو چار دفعہ کی صاحب سلامت سے آدمی کو آدمی کی محبت پڑ جاتی ہے اور تمسے
تو تین برس کامل اِس درجے کا اختلاط رہا کہ رات دن پاس رہنے کا اتفاق
ہوا پس آج مین تمکو اُسی صدمے اُسی درد اور اُسی رنج کے ساتھ رخصت کرتی ہون
جسطرح بتول اور محمودہ کو کرون گی اگر خدا کو منظور ہے (سب لوگ جتنے اُسوقت
موجود تھے پکار کر روئے) - اُستانی جی - تھوڑی دیر ضبط کرنے کے بعد - بوا حسن آرا بیگم
مین جدائی اور رخصت کے مضمون کو بار بار کہنا نہین چاہتی اِس واسطے کہ اِس سے
تم کو اور مجھ کو اور سب سُننے والون کو تکلیف ہوتی ہے مگر غور کرو تو تمھارا رخصت
ہونا کوئی انوکھی بات نہین ہے دنیا جہان کی بیٹیون کا دستور ہے کہ بیاہ ہوا
اور ماں باپ سے جُدا ہوئین مجھ کو بھی اپنی ماں سے کبھی ایسا ہی تعلق تھا
جیسا تم کو اب بیگم صاحب سے یا مجھ سے ہے تمھاری طرح مین بھی ایک آپا رکھتی
تھی تمھاری جیسی سہیلیان میری بھی تھین مگر آخر سُسرال کی نئی دنیا مین آکر بسی
اور کیا مین اکیلی بسی مجھ ایسی ہزارون لاکھون - تم کو شاید شہر کے باہر بیاہے
جانے کا خیال ہوتا ہوگا سو جبھی کچھ دور نہین ہے باہر شہر ہے مگر تمھاری واسطے
نہین جنکے لیے ماشاء اللہ ہر طرح کی سواری موجود ہے اگر آنا چاہو تو پہر
نہین سوا پہر - بوا حسن آرا بیگم میکے کے تعلقات یاد رکھو کہ رفتہ رفتہ خود بخود ضعیف
ہو جاتے ہین پس کیا دل کو اتنا سمجھا لینا کچھ بڑا کام ہے کہ پہلے ہی سے اِدھر کے

بیچ دالان مین جہان سوزنی گاؤتکیہ بچھا تھا اُستانی جی بیٹھین اور سارے مہمان اُسی
دالان مین آکر بھر گئے جب سب لوگ بیٹھ بیٹھا چکے تو اندر کوٹھری سے لڑکیان حسن آرا بیگم
کو مانجھے کا جوڑا پہنا کر باہر لائین اور اُستانی جی کے عین سامنے لا بٹھایا تب اُستانی جی
نے حسن آرا کی طرف مخاطب ہو کر یہ تقریر کی کہ بوا حسن آرا بیگم آج مین تم کو اپنی اور
اپنے مکتب کی لڑکیون کی طرف سے رخصت کرتی ہون آج اُستادی شاگردی
اور ہم مکتبی سب کا خاتمہ ہو گیا (یہ سنکر سارے مہمانون کی آنکھون سے نئے اختیار آنسو
ٹپک پڑے اور اُستانی جی کا دل بھی اس قدر بھر آیا کہ گو ضبط کرتی تھین مگر آواز سے
رقت ظاہر تھی) مگر محبت اخلاص انشاء اللہ جب تک دم مین دم ہے باقی رہیگا۔
حسن آرا بیگم مین تم کو مثل اپنی بتول اور محمودہ کے چاہتی اور پیار کرتی تھی اور کرتی
ہون اور جب تک دنیا مین ہون خدا نے چاہا کرون گی مگر اُستادی شاگردی کا ایسا
ناتا ہے کہ مجھ کو اُس محبت کا برتاؤ رکاوٹ کے ساتھ کرنا پڑتا تھا کبھی کبھی مینے تمکو
تمھاری غلطیون پر متنبہ کیا ہوگا بلکہ شاید کسی بیجا بات پر ملامت بھی کی ہو سو وہ تنبیہ
اور ملامت سب تمھارے فائدے تمھاری اصلاح اور تمھاری بہتری کے واسطے
تھی۔ جب دو آدمی دنیا مین کسی طرح کا تعلق رکھتے ہین چاہے وہ تعلق ہمسایگی
اور ہموطنی اور انسانیت ہی کا کیون نہ ہو مگر بہت سے حقوق ایک کے دوسرے پر
ہوتے ہین وہ تعلق جو مجھ کو تمھارے ساتھ تھا مین کہہ چکی ہون کہ تعلق مادری و فرزندی
کے قریب قریب تھا ہر چند مین تمھارے حقوق کے ادا کرنے مین اپنے مقدور بھر
کوشش کرتی رہی ہون لیکن ممکن ہے کہ مجھ سے تمھارے کسی حق کے ادا کرنے
مین کچھ فروگذاشت ہوئی ہو سو آج مین اس بھرے مجمع مین تم سے بمنت اُسکی

خیر سے پچیسوین تاریخ اور جمعے کا دن ہی اگر آپ اجازت دین تو حسنا کو مائیون بٹھایا
جاے کنبے والے پوچھوا پوچھوا بھیجتے ہین کہ ابتک لڑکی کو مائیون نہین بٹھایا۔
استانی جی۔ خدا مبارک کرے تاریخ بھی اچھی دن بھی اچھا اور حسن آرا بیگم کو مائیون
بٹھانے کی تو کچھ ضرورت نہ تھی مگر خیر دنیا کی رسم ہے۔ سلطانہ بیگم۔ پھر آپ فرمائین تو
حسنا گھر سے نہ نکلے مین تو کئی دن سے کہہ رہی ہون منہ سے تو کچھ نہین کہتی آنکھ بچی
اور مکتب مین۔ استانی جی۔ کل اور معاف کیجیے پرسون انشاء اللہ مین حسن آرا بیگم
کو مکتب سے رخصت کردونگی لڑکیون کی خواہش ہے کہ کل دونون وقت مکتب کی
طرف سے حسن آرا بیگم کی دعوت ہو رت جگا کرین پرسون سویرے ذرا آپ بھی
جمال آرا بیگم کو ساتھ لے کر تشریف لائیے گا اور لڑکیون کی ماہنین بھی آئینگی۔
اسکے بعد سلطانہ بیگم تو رخصت ہوئین۔ اگلے دن بڑے تکلف اور بڑی دھوم
کے ساتھ حسن آرا کی دعوت ہوئی مکتب کی لڑکیون نے اپنی ہاتھون وہ وہ کھانے
پکائے کہ کیا کوئی رکابدار بکائیگا رات کو رت جگا ہوا حسن آرا کے سہاگ اور مائیون
کے گیت گائے گئے اور لڑکیون نے یہ بھی صلاح کی کہ مکتب کی طرف سے چڑھاوے
کا جوڑا تو خیر دیا ہی جائیگا مانجھے کا جوڑا بھی مکتب ہی کا ہو اور حسن آرا بیگم وہی جوڑا پہنکر
مکتب سے رخصت ہون صبح سویرے اٹھ نماز اور تلاوت سے فارغ ہو مکتب مین جھاڑو
دلوا سلیقے کے ساتھ دالانون مین صاف اور ستھرا فرش بچھوا دیا اتنے مین مہمانونکی
ڈولیان آنی شروع ہوئین کوئی چار گھڑی دن چڑھتے چڑھتے سارا گھر مہمانون
سے بھر گیا لڑکیونکی ماہنون مین تو کوئی بھی ایسی نتھی کہ نہ آئی ہو محلے کی ساری
بیویان بے بلائے سیر دیکھنے کو آموجود ہوئین اور اچھی خاصی شادی رچ گئی۔

بیچ دالان مین جہان سوزنی گاؤتکیہ بچھا تھا اُستانی جی بیٹھین اور سارے مہمان اُسی
دالان مین آکر بھر گئے جب سب لوگ بیٹھ بیٹھ چکے تو اندر کوٹھری سے لڑکیان حسن آرا بیگم
کو مانجھے کا جوڑا پہنا کر باہر لائین اور اُستانی جی کے عین سامنے لا بٹھایا تب اُستانی جی
نے حسن آرا کی طرف مخاطب ہو کر یہ تقریر کی کہ بوا حسن آرا بیگم آج مین تم کو اپنی اور
اپنے مکتب کی لڑکیون کی طرف سے رخصت کرتی ہون آج اُستادی شاگردی
اور ہم مکتبی سب کا خاتمہ ہو گیا (یہ سنکر سارے مہمانون کی آنکھون سے نئے اختیار آنسو
ٹپک پڑے اور اُستانی جی کا دل بھی اس قدر بھر آیا کہ گو ضبط کرتی تھین مگر آواز سے
رقت ظاہر تھی) مگر محبت اخلاص انشاء اللہ جب تک دم مین دم ہے باقی رہیگا۔
حسن آرا بیگم مین تم کو مثل اپنی بتول اور محمودہ کے چاہتی اور پیار کرتی تھی اور کرتی
ہون اور جب تک دنیا مین ہون خدا نے چاہا کرون گی مگر اُستادی شاگردی کا ایسا
ناتا ہے کہ مجھ کو اُس محبت کا برتاؤ رُکاوٹ کے ساتھ کرنا پڑتا تھا کبھی کبھی مینے تمکو
تمھاری غلطیون پر متنبہ کیا ہوگا بلکہ شاید کسی بیجا بات پر ملامت بھی کی ہو سو وہ تنبیہ
اور ملامت سب تمھارے فائدے تمھاری اصلاح اور تمھاری بہتری کے واسطے
تھی۔ جب دو آدمی دنیا مین کسی طرح کا تعلق رکھتے ہین چاہے وہ تعلق ہمسائگی
اور ہموطنی اور انسانیت ہی کا کیون نہ ہو مگر بہت سے حقوق ایک کے دوسرے پر
ہوتے ہین وہ تعلق جو مجھ کو تمھارے ساتھ تھا مین کہہ چکی ہون کہ تعلق مادری دفتر زندی
کے قریب قریب تھا ہر چند مین تمھارے حقوق کے ادا کرنے مین اپنے مقدور بھر
کوشش کرتی رہی ہون لیکن ممکن ہے کہ مجھ سے تمھارے کسی حق کے ادا کرنے
مین کچھ فروگذاشت ہوئی ہو سو آج مین اس بھرے مجمع مین تم سے بمنت اُسکی

خیر سے پچیسوین تاریخ اور جمعے کا دن ہی اگر آپ اجازت دین تو حسنا کو مائیون بٹھایا
جاے کنبے والے پوچھوا پوچھوا بھیجتے ہین کہ ابتک لڑکی کو مائیون نہین بٹھایا۔
اُستانی جی۔ خدا مبارک کرے تاریخ بھی اچھی دن بھی اچھا اور حسن آرا بیگم کو مائیون
بٹھانے کی تو کچھ ضرورت نہ تھی مگر خیر دنیا کی رسم ہے۔ سلطانہ بیگم۔ پھر آپ فرمائین تو
حسنا گھر سے نہ نکلے مین تو کئی دن سے کہہ رہی ہون مُنہ سے تو کچھ نہین کہتی آنکھ بچی
اور مکتب مین۔ اُستانی جی۔ کل آوُر معاف کیجیے پرسون انشاء اللہ مین حسن آرا بیگم
کو مکتب سے رخصت کر دونگی لڑکیون کی خواہش ہے کہ کل دونون وقت مکتب کی
طرف سے حسن آرا بیگم کی دعوت ہو رت جگا کرین پرسون سویرے ذرا آپ بھی
جمال آرا بیگم کو ساتھ لے کر تشریف لائیے گا آوُر لڑکیون کی ماہنین بھی آئینگی۔
اِسکے بعد سلطانہ بیگم تو رخصت ہوئین۔ اگلے دن بڑے تکلف اور بڑی دھوم
کے ساتھ حسن آرا کی دعوت ہوئی مکتب کی لڑکیون نے اپنی ہاتھون وہ وہ کھانے
پکائے کہ کیا کوئی رکابدار بکائیگا رات کو رت جگا ہوا حُسن آرا کے سہاگ اور مائیون
کے گیت گائے گئے اور لڑکیون نے یہ بھی صلاح کی کہ مکتب کی طرف سے چڑھاوے
کا جوڑا تو خیر دیا ہی جائیگا مانجھے کا جوڑا بھی مکتب ہی کا ہو اور حسن آرا بیگم وہی جوڑا پہنکر
مکتب سے رخصت ہون صبح سویرے اُٹھ نماز اور تلاوت سے فارغ ہو مکتب مین جھاڑو
دلوا سلیقے کے ساتھ دالانون مین صاف اور سُتھرا فرش بچھوا دیا اتنے مین مہمانونکی
ڈولیان آنی شروع ہوئین کوئی چار گھڑی دن چڑھتے چڑھتے سارا گھر مہمانون
سے بھر گیا لڑکیونکی ماہنون مین تو کوئی بھی ایسی نتھی کہ نہ آئی ہو محلے کی ساری
بیویان بے بلائے سیر دیکھنے کو آموجود ہوئین اور اچھی خاصی شادی رچ گئی۔

اب دیہات والون سے معاملہ کیا ہے خدا کے ہاتھ شرم ہی۔ اُستانی جی۔ حسن آرا بیگم سے آپ مطمئن رہیے اول تو جھجر والے خود بڑے رئیس ہین دوسرے خاک چاٹ کر کہتی ہون آپ انشاء اللہ دیکھ لیجیے گا کہ بیاہ کے دوسرے تیسرے ہی مہینے حسن آرا بیگم تمام ریاست کے سیاہ وسفید کی مالک نہ بن بیٹھین تو مجھ کو اُلٹا اُلاہنا دیجیے گا کیا آپکو حسن آرا بیگم کے مزاج مین کچھ فرق نہین معلوم ہوتا۔ سلطانہ بیگم۔ فرق تو آپ کی عنایت سے زمین آسمان کا ہے آپکے فیضان تعلیم نے خاک کو اکسیر تانبے کو کندن ذرّے کو خورشید پوتھ کو لعل سفید حیوان کو آدم حسنا کو ماشاء اللہ حسن آرا بیگم بنا دیا اُسکی خوبی تقدیر کی یہی ایک بڑی نشانی ہے کہ وہ شاگرد اور آپ جیسی اُسکی اُستانی ہی۔ یہ ایسا احسان آپنے ہم سب گھر والون پر کیا ہے کہ جبتک جیین گے آپکے مرہون منت رہین گے۔ مگر جب سے حسنا نے بیاہ کی طیاری ہوتی دیکھی ہی کچھ سہم سی گئی ہی یون ہی گھر مین اُسکا جی نہین لگتا تھا اَب اَور بھی دل اُچاٹ ہو گیا ہے نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے نہ کسی سے بولتی اور بات کرتی ہی ارادہ تھا کہ پورے مہینے بھر مائیون بٹھاؤنگی اُسکی حالت دیکھ کر مینے کہا کہ مائیون سے بدتر تو یہ خود ہوتی جاتی ہے رنگت زرد ہو گئی ہی آنکھون مین حلقے پڑ گئے ہین چہرہ دیکھو اُداس صورت دیکھو غمگین مین کہتی ہون اِسکو اِتنی فکر کیون ہی اِس عمر مین تو لڑکیو نکو دولھن بننے کی بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اُستانی جی۔ حسن آرا بیگم اور لڑکیو نکی طرح نادان نہین ہین ماشاء اللہ بڑی فہمیدہ اور زیرک لڑکی ہے یہی کچھ گھر کے چھوٹنے کا خیال ہو گا۔ سلطانہ بیگم۔ گھر کی تو اُسکو مطلق پروا نہین البتہ مکتب اُسکی جان ہی دیکھیے کیونکر بچی کا دل بہلے گا۔ اُستانی جی۔ مین سمجھا دونگی اور یون آدمی اپنے پیارون سے جدا ہوتا ہے تو رنج ہوتا ہی ہے۔ سلطانہ بیگم۔ اترسون

یہ مطلب کہ عورتونکا کام کیسا ہی سنبھل کیون نہو مردونکے کام کو نہین پہنچتا۔ مین
کہان کے علی جان اور کیسے مردیہ جوڑا تو میری اُستانی جی کے مکتب کی لڑکیون نے
سیا اور اُنھین نے اِسمین مصالح ٹانکا ہی۔ یہ سنکر مغلانیان بار بار جوڑیکو کھول کھول
کر بغور دیکھتی تھین اور کہتی تھین حضور فرماتی ہین تو ہمکو یقین ہے لیکن عورتونکے
ہاتھ مین یہ صفائی اور یہ ستھرائین ہمنے تو نہین دیکھا۔ اُستانی جی۔ خیر اور جوڑون کی
سلائی مجھ کو بھی پسند ہے۔ پھر آپنے حسن آرا بیگم کے تمام جوڑے یہین بھیجدیے ہوتے
لڑکیان تو خوشی خوشی سی دیتین۔ سلطانہ بیگم۔ اور یہ سارا جہیز کسنے سیا اور کسنے ٹانکا
مغلانیون سے تو مینے صرف موٹا کام لیا چاندنیان ہوئین گھٹریان ہوئین دسترخوان
ہوی سوزنیان ہوئین موباف کسنے غلاف تکیے توشک لحاف اسطرح کی چیزین البتہ
مغلانیون نے سی ہین یا ہان شب خوابی کے کپڑے باقی پہننے کے کپڑے اکثر تو
مکتب مین اور کچھ تھوڑے باجی آما کے یہان سے پروے گئے۔ اُستانی جی۔
الٰہی خیر سے حسن آرا بیگم کو نصیب ایک یہ ہزارون اور گھس پس کر پرانے ہون۔ سلطانہ بیگم
(ٹھنڈی سانس بھر کر) ہان اُستانی جی دعا کیجیے اللہ نصیب اچھے کرے بیٹیونکا
بھی کچھ عجب نازک معاملہ ہے کن کن مصیبتون سے پالو پرورش کرو اور پھر دھن
پرایا کا پرایا کیا کرون کچھ بن نہین پڑتی ورنہ مین حسنا کو اپنی نظرون سے دور نہونے
دیتی شہر مین ایک سمدھیانہ کرکے وہ وہ آفتین اُٹھائین کہ مینے آگے کو توبہ کی اور کان
اُمیٹھا ورنہ حکیم صاحب بیچارے کا کچھ قصور نہین کیسی کیسی باتین حسنا کے واسطے منگوائین
ایک سے ایک بڑھی چڑھی مینے کہا حاشا اِدھر کی دنیا اُدھر ہو جائیگی مین شہر مین
اب بیٹی نہ دونگی کالا منہ ایسے شہر کا جسمین یہ کچھ رسوائی اور فضیحت ہی سو اُستانی جی

جدا رہنا اُسکو شاق تھا حسب دستور مکتب مین آتی رہی یہانتک کہ مائیون بیٹھنے مین
صرف تین دن باقی رہ گئے تب ناچار سلطانہ بیگم خود اُستانی اصغری خانم کے پاس
گئی سلام و دعا اور مزاج پرسی کے بعد سلطانہ بیگم بولین اُستانی جی تم مین ایسا جی
پڑا تھا کہ ہر روز کہتی تھی آج جاؤن کل جاؤن لیکن تمھاری اِس لونڈی کے بیاہ
برات کی فکر مین ایک دم کی چھٹی نہین ملتی سیتی مین نہین پروتی مین نہین مگر کام ہے
کہ سمیٹنے ہی مین نہین آتا آخر آج مین زبردستی نکل کھڑی ہوئی سو کام کا حرج کیا اور
مینے کہا کہ چلیون ذرا کھڑے کھڑے اُستانی جی سے تو مل آؤن - اُستانی جی - درست
ہے یہی تو کام کا وقت ہی آپنے ناحق تکلیف کی مجھی کو بُلا بھیجا ہوتا - مین بھی دن رات
آپ ہی کے کام مین لگی لپٹی رہتی ہون جوڑے جو مینے سینے اور مصالح ٹانکنے کو آپ سے
منگوائے تھے سب طیار ہین - پہلے تو میرا جی ڈرتا تھا کہ جوڑے ماشاءاللہ بہت بھاری
ہین اور خدا کے فضل سے امیر گھر جانے والے ہین ایسا نہ ہو یہ لڑکیان کہین بگاڑ دین
مگر نہین حسن آرا بیگم کی محبت سی لڑکیون نے خوب ہی جی لگا کر سیا اور مصالح بھی بہت
ہی صفائی سے ٹانکا اُس جوزی گلبدن کے پایجامے مین جو مینے پرسون سلوا کر
بھیجا ہے ذرا کلیون کا گوکھرو کھینچ زیادہ گیا ہے بہتیرا شہر بانو کہتی رہی کہ اُستانی جی
لاؤ اُدھیڑ کر پھر ٹانک دون مینے کہا خیر رہنے بھی دو اُدھیڑنے سے گوکھرو خراب ہو جائیگا
آیندہ اِسکا خیال رکھنا - سلطانہ بیگم - وہ جوڑا مینے اپنے یہانکی مغلانیون کو دکھایا تھا
پھڑک گئین اور کہنے لگین پھر کہان مردون کی چٹکی اور کہان عورتون کی - مین بولی
اَری مردونکا یہان کیا مذکور مغلانیان - اَی حضور یہ جوڑا میان علیجان کی کارخانے
کا ٹانکا ہوا معلوم ہوتا ہی اِسی سے ٹانکا ایسا درست بیٹھتا چلا گیا ہی تو لونڈیونکی عرض کرنیکا

آپڑیگی چاند گہن ہوگا اور جب سورج اور زمین مین چاند حائل ہوگا تو سورج گہن مگر یہ باتین بہت مشکل ہین اور ابھی تمکو انکا سمجھنا دشوار ہے انشاءاللہ جب تم رسالۂ سیر آسمان کے پڑھنے کی لیاقت حاصل کروگی تو میری باتین بخوبی تمھارے ذہن نشین ہوجائینگی

## حسن آرا کا مکتب سے رخصت ہونا

ہم شروع کتاب مین لکھ چکے ہین کہ حسن آرا مکتب مین بیٹھی تو گیارھوین برس مین تھی جب اُسکو خیر سے چودھوان برس لگا تو جھجر والونکی طرف سے بیاہ کا تقاضا شروع ہوا۔ اِس عرصے مین حسن آرا نے سارا قرآن مجید پڑھا اور چونکہ دو سیپارے روز تلاوت کا معمول تھا ایسا یاد تھا کہ گویا حفظ ہے۔ اُردو بے تکان بے تکلف لکھتی پڑھتی تھی سواد خط بھی کچھ بُرا نہ تھا قرآن کا ترجمہ اور کنز المصلی قیامت نامہ راہ نجات وفات نامہ قصہ شاہ روم قصہ سپاہی زادہ معجزۂ شاہ مین رسالۂ مولود شریف مشارق الانوار اِنی تو مذہبی کتابین اُسکی نظر سے گذر گئین اور انکے علاوہ حساب کے ضروری قاعدے کسر تک اور ہندوستان کا جغرافیہ ہندوستان کی تاریخ چند پند منتخب الحکایات مرآۃ العروس سب کچھ سیکھ پڑھکر فارغ ہوگئی اُردو کے اخبار نے تامل پڑھکر سمجھ لیا کرتی تھی اور لکھنے پڑھنے کے علاوہ خانہ داری کے جواہر عورتون کو درکار ہین سب اُسنے حاصل کیے اور معلومات مفید کا اتنا ذخیرہ اُس نے جمع کرلیا کہ وہ اُسکو تمام عمر کی آسایش اور مسرت کے لیے کافی تھا کتاب کے ذریعے سے جو کچھ اُسنے سیکھا اُسکا ہزارواں حصہ بھی استانی اصغری خانم اور مکتب کی لڑکیون سے باتون باتون مین حاصل کیا۔ جب اُسکے بیاہ کی تاریخ قریب پہونچی تو ہرچند گھر والونے اُسکو مکتب جانے سے روکا مگر اُسکو مکتب سے کچھ ایسا اُنس ہوگیا تھا کہ ایک لمحہ مکتب سے

جدا رہنا اُسکو شاق تھا حسب دستور مکتب مین آتی رہی یہانتک کہ مائیون بیٹھنے مین
صرف تین دن باقی رہ گئے تب ناچار سلطانہ بیگم خود اُستانی اصغری خانم کے پاس
گئی سلام و دعا اور مزاج پرسی کے بعد سلطانہ بیگم بولین اُستانی جی تم مین ایسا جی
پڑا تھا کہ ہر روز کہتی تھی آج جاؤن کل جاؤن لیکن تمھاری اِس لونڈی کے بیاہ
برات کی فکر مین ایک دم کی چھٹی نہین ملتی سیتی مین نہین پروتی مین نہین مگر کام ہے
کہ سمیٹنے ہی مین نہین آتا آخر آج مین زبردستی نکل کھڑی ہوئی سو کام کا حرج کیا اور
مینے کہا کہ چلیون ذرا کھڑے کھڑے اُستانی جی سے تو مل آؤن - اُستانی جی - درست
ہے یہی تو کام کا وقت ہی آپ نے ناحق تکلیف کی مجھی کو بُلا بھیجا ہوتا - مین بھی دن رات
آپ ہی کے کام مین لگی لپٹی رہتی ہون جوڑے جو مینے سینے اور مصالح ٹنکنے کو آپ سے
منگوائے تھے سب طیار ہین - پہلے تو میرا جی ڈرتا تھا کہ جوڑے ماشاءاللہ بہت بھاری
ہین اور خدا کے فضل سے امیر گھر جانے والے ہین ایسا نہ ہو یہ لڑکیان کہین بگاڑ دین
مگر نہین حُسن آرا بیگم کی محبت سی لڑکیون نے خوب ہی جی لگا کر سیا اور مصالح بھی بہت
ہی صفائی سے ٹانکا اُس جوزی گلبدن کے پایجامے مین جو مینے پرسون سلوا کر
بھیجا ہے ذرا کلیون کا گوکھرو کھینچ زیادہ گیا ہے بہتیرا شہر بانو کہتی رہی کہ اُستانی جی
لاؤ اُدھیڑ کر پھر ٹانک دون مینے کہا خیر رہنے بھی دو اُدھیڑنے سے گوکھرو خراب ہو جائیگا
آیندہ اِسکا خیال رکھنا - سلطانہ بیگم - وہ جوڑا مینے اپنے یہانکی مغلانیون کو دکھایا تھا
پھڑک گئین اور کہنے لگین پھر کہان مردون کی چٹکی اور کہان عورتون کی - مین بولی
اَری مردونکا یہان کیا مذکور مغلانیان - اَی حضور یہ جوڑا میان علیجان کی کارخانے
کاٹنکا ہوا معلوم ہوتا ہی اِسی سے ٹانکا ایسا درست بیٹھتا چلا گیا ہی تو لونڈیونکی عرض کرنیکا

آپڑیگی چاند گہن ہوگا اور جب سورج اور زمین مین چاند حائل ہوگا تو سورج گہن مگر یہ باتین بہت مشکل ہین اور ابھی تمکو انکا سمجھنا دشوار ہے انشاءاللہ جب تم رسالۂ سیر آسمان کے پڑھنے کی لیاقت حاصل کروگی تو میری باتین بخوبی تمھارے ذہن نشین ہو جائینگی

## حسن آرا کا مکتب سے رخصت ہونا

ہم شروع کتاب مین لکھ چکے ہین کہ حسن آرا مکتب مین بیٹھی تو گیارھوین برس مین تھی جب اُسکو خیر سے چودھوان برس لگا تو جھجر والونکی طرف سے بیاہ کا تقاضا شروع ہوا۔ اِس عرصے مین حسن آرا نے سارا قرآن مجید پڑھا اور چونکہ دو سیپارے روز تلاوت کا معمول تھا ایسا یاد تھا کہ گویا حفظ ہے۔ اُردو بے تکان بے تکلف لکھتی پڑھتی تھی سواد خط بھی کچھ بُرا نہ تھا قرآن کا ترجمہ اور کنز المصلی قیامت نامہ راہ نجات وفات نامہ قصہ شاہ روم قصہ سپاہی زادہ معجزۂ شاہ یمن رسالۂ مولود شریف مشارق الانوار اِنی تو مذہبی کتابین اُسکی نظر سے گذر گئین اور انکے علاوہ حساب کے ضروری قاعدے کسر تک اور ہندوستان کا جغرافیہ ہندوستان کی تاریخ چند پند منتخب الحکایات مرآۃ العروس سب کچھ سیکھ پڑھکر فارغ ہو گئی اُردو کے اخبار نے تامل پڑھکر سمجھ لیا کرتی تھی اور لکھنے پڑھنے کے علاوہ خانہ داری کے جواہر عورتون کو درکار ہین سب اُسنے حاصل کیے اور معلومات مفید کا اتنا ذخیرہ اُس نے جمع کر لیا کہ وہ اُسکو تمام عمر کی آسایش اور مسرت کے لیے کافی تھا کتاب کے ذریعے سے جو کچھ اُسنے سیکھا اُسکا ہزارواں حصہ بھی اُستانی اصغری خانم اور مکتب کی لڑکیون سے باتون باتون مین حاصل کیا۔ جب اُسکے بیاہ کی تاریخ قریب پہونچی تو ہر چند گھر والونے اُسکو مکتب جانے سے روکا مگر اُسکو مکتب سے کچھ ایسا اُنس ہو گیا تھا کہ ایک لمحہ مکتب سے

جدا رہنا اُسکو شاق تھا حسب دستور مکتب مین آتی رہی یہانتک کہ مائیون بیٹھنے مین
صرف تین دن باقی رہ گئے تب ناچار سلطانہ بیگم خود اُستانی اصغری خانم کے پاس
گئی سلام و دعا اور مزاج پرسی کے بعد سلطانہ بیگم بولین اُستانی جی تم مین ایسا جی
پڑا تھا کہ ہر روز کہتی تھی آج جاؤن کل جاؤن لیکن تمھاری اِس لونڈی کے بیاہ
برات کی فکر مین ایک دم کی چھٹی نہین ملتی سیتی مین نہین پروتی مین نہین مگر کام ہے
کہ سمیٹنے ہی مین نہین آتا آخر آج مین زبردستی نکل کھڑی ہوئی سو کام کا حرج کیا اور
مینے کہا کہ چلون ذرا کھڑے کھڑے اُستانی جی سے تو مل آؤن - اُستانی جی - درست
ہے یہی تو کام کا وقت ہی آپ نے ناحق تکلیف کی مجھی کو بُلا بھیجا ہوتا - مین بھی دن رات
آپ ہی کے کام مین لگی لپٹی رہتی ہون جوڑے جو مینے سینے اور مصالح ٹانکنے کو آپ سے
منگوائے تھے سب طیار ہین - پہلے تو میرا جی ڈرتا تھا کہ جوڑے ماشاءاللہ بہت بھاری
ہین اور خدا کے فضل سے امیر گھر جانے والے ہین ایسا نہ ہو یہ لڑکیان کہین بگاڑ دین
مگر نہین حسن آرا بیگم کی محبت سی لڑکیون نے خوب ہی جی لگا کر سیا اور مصالح بھی بہت
ہی صفائی سے ٹانکا اُس جوزی گلبدن کے پایجامے مین جو مینے پرسون سلوا کر
بھیجا ہے ذرا کلیون کا گوکھرو کھینچ زیادہ گیا ہے بہتیرا شہر بانو کہتی رہی کہ اُستانی جی
لاؤ اُدھیڑ کر پھر ٹانک دون مینے کہا خیر رہنے بھی دو اُدھیڑنے سے گوکھرو خراب ہو جائیگا
آیندہ اِسکا خیال رکھنا - سلطانہ بیگم - وہ جوڑا مینے اپنے یہانکی مغلانیون کو دکھایا تھا
پھڑک گئین اور کہنے لگین پھر کہان مردون کی چٹکی اور کہان عورتون کی - مین بولی
اَری مردونکا یہان کیا مذکور مغلانیان - اَی حضور یہ جوڑا میان علیجان کی کارخانے
کاٹنکا ہوا معلوم ہوتا ہی اِسی سے ٹانکا ایسا درست بیٹھتا چلا گیا ہی تو لونڈیونکی عرض کرنیکا

آپڑیگی چاند گہن ہوگا اور جب سورج اور زمین مین چاند حائل ہوگا تو سورج گہن مگر یہ باتین بہت مشکل ہین اور ابھی تمکو انکا سمجھنا دشوار ہے انشاء اللہ جب تم رسالۂ سیر آسمان کے پڑھنے کی لیاقت حاصل کروگی تو میری باتین بخوبی تمھاری ذہن نشین ہو جائینگی

## حسن آرا کا مکتب سے رخصت ہونا

ہم شروع کتاب مین لکھ چکے ہین کہ حسن آرا مکتب مین بیٹھی تو گیارھوین برس مین تھی جب اُسکو خیر سے چودھوان برس لگا تو جھجر والونکی طرف سے بیاہ کا تقاضا شروع ہوا۔ اِس عرصے مین حسن آرا نے سارا قرآن مجید پڑھا اور چونکہ دو سیپارے روز تلاوت کا معمول تھا ایسا یاد تھا کہ گویا حفظ ہے۔ اُردو بے تکان بے تکلف لکھتی پڑھتی تھی سواد خط بھی کچھ بُرا نتھا قرآن کا ترجمہ اور کنز المصلی قیامت نامہ راہ نجات وفات نامہ قصہ شاہ روم قصہ سیاہی زادہ معجزۂ شاہ یمن رسالۂ مولود شریف مشارق الانوار اِنی تو مذہبی کتابین اُسکی نظر سے گذر گئین اور انکے علاوہ حساب کے ضروری قاعدے کسر تک اور ہندوستان کا جغرافیہ ہندوستان کی تاریخ چند پند منتخب الحکایات مرآۃ العروس سب کچھ سیکھ پڑھکر فارغ ہوگئی اُردو کے اخبار نے تامل پڑھکر سمجھ لیا کرتی تھی اور لکھنے پڑھنے کے علاوہ خانہ داری کے جواہر عورتون کو درکار ہین سب اُسنے حاصل کیے اور معلومات مفید کا اتنا ذخیرہ اُس نے جمع کرلیا کہ وہ اُسکو تمام عمر کی آسایش اور مسرت کے لیے کافی تھا کتاب کے ذریعے سے جو کچھ اُسنے سیکھا اُسکا ہزارواں حصہ بھی اُستانی اصغری خانم اور مکتب کی لڑکیون سے باتون باتون مین حاصل کیا۔ جب اُسکے بیاہ کی تاریخ قریب پہونچی تو ہر چند گھر والونے اُسکو مکتب جانے سے روکا مگر اُسکو مکتب سے کچھ ایسا اُنس ہوگیا تھا کہ ایک لمحہ مکتب سے

زمین ایک جہان ہی ہر ہر ستارہ بجاے خود ایک جہان ہی شاید اُنمین بھی ہم جیسے انسان بستے ہون۔ حسن آرا۔ یہ صرف آپ قیاسًا فرماتی ہین یا ستارون مین آدمیون کا رہنا تحقیق ہوا ہی۔ اُستانی جی۔ قیاسی بات ہی لیکن قیاس معقول ہی کچھ نامعقول نہین بعض ستارون مین پہاڑ سمندر برف بادل ہوا یہ چیزین تحقیق ہوئی ہین پس کیا عجب ہی کہ آدمی بھی ہون۔ چاند مین جو ایک دھبّا سا دِکھائی دیتا ہی جانتی ہو کیا ہے۔ حسن آرا۔ مینے تو سُنا ہے کہ کوئی بڑھیا چاند مین بیٹھی چرخہ کاتا کرتی ہی۔ (سب ہنسنے لگے) اُستانی جی۔ یہ پہاڑونکی بڑھیا ہے۔ حسن آرا۔ جتنی باتین آپنے فرمائین سب میرے دل نے قبول کین اور علم ہیئات بڑی دلچسپ چیز ہے اور مین وہ رسالہ سیر آسمان ضرور پڑھونگی۔ رابعہ نے آہستگی سے حسن آرا کی کان مین کہا کہ چاند اور سورج کو کبھی گہن لگتا ہے اِسکا سبب بھی اُستانی جی سے پوچھ لو۔ حسن آرا۔ پوچھنے کی کیا ضرورت ہی تمام دنیا اِسکا سبب جانتی ہے کہ یہ ایک طرحکا عذاب الٰہی ہے۔ رابعہ۔ ہان لوگ تو کہتے ہین مگر شاید پوچھنے سے کوئی ٹھیک بات دریافت ہو۔ حسن آرا۔ مین تو ایسی موٹی بات پوچھ کر خفیف ہونا نہین چاہتی۔ اُستانی جی نے اِن دونونکی سرگوشی سنکر پوچھا کیا ہے۔ حسن آرا۔ جناب کچھ بھی نہین۔ رابعہ چاند گہن اور سورج گہن کا سبب دریافت کرتی تھین سو مینے بتا دیا۔ اُستانی جی۔ کیا۔ حسن آرا۔ عذاب الٰہی۔ اُستانی جی۔ عذاب نہین بلکہ خدا کی قدرت اور اُسکا جلال اور سبب گہن کا یہ ہوتا ہے کہ شعاع آفتاب اوٹ مین آجاتی ہی۔ حسن آرا۔ کچھ خوب سمجھ مین نہین آیا۔ اُستانی جی۔ مین تم سے کہہ چکی ہون کہ زمین اور چاند اپنی ذات سے نورانی نہین گھومتی گھامتی جب سورج اور چاند کے بیچ مین زمین

چاند سورج ستارے سب ایک دوسرے کو اپنی اپنی طرف کھینچ رہے ہین اس کھینچا تانی
کا آخر کو یہ اثر ہوا کہ زمین ملاکر گیارہ ستارے آفتاب کے گرد گھومتے ہین حسن آرا۔
زمین بھی ستارہ ہی۔ اُستانی جی۔ بیشک حسن آرا۔ اچھا زمین آفتاب کے گرد گھومتی
سہی اس سے رات دن کا آدل بدل تو لازم نہین آتا۔ اُستانی جی۔ سہی کیا معنے
یون کہو گھومنی ہی اور رات دن کا ادل بدل یون ہے کہ زمین اپنے اوپر بھی پلٹے
کھاتی جاتی ہی ایک پلٹے کا نام رات دن ہے اور آفتاب کے گرد ایک چکر کا نام برس
حساب سے یہ نکلا کہ ایک گھنٹے مین اٹھاون ہزار میل زمین اپنے چکر مین چل جاتی
ہے اور جس طرح ریل اور ناؤ کے بیٹھنے والون کو ریل اور ناؤ کی حرکت معلوم نہین
ہوتی ہم لوگون کو خبر بھی نہین ہوتی کہ زمین کہان جا رہی ہے حسن آرا۔ صرف
گیارہ ستارے آفتاب کے گرد گھومتے ہین اور باقی۔ اُستانی جی۔ باقی ٹھہرے
ہوے ہین اور کون جانے شاید ان ٹھہرے ہوے ستارون مین ایک ایک کے
خود آفتاب ہو اور اُسکے گرد اگرد اور ستارے گھومتے ہون جو ہمکو نظر نہین آتے۔
حسن آرا۔ ایسا نہو گھومتے گھومتے یہ گولے ایک دوسرے سے ٹکرا اٹھین اچھی
اُستانی جی تب کیا ہوگا۔ اُستانی جی۔ عجب نہین کہ قیامت اسی طرح آئی ہو بلکہ آفتاب
کے گرد گھومنے والے چار ستارے انگریزون نے نئے دیکھے ہین لوگ ایسا خیال
کرتے ہین کہ وہ چارون کبھی ایک تھے نہین معلوم کب اور کیونکر ٹوٹکر چار بن گئے۔
حسن آرا۔ ان ستارون سے کچھ چندان روشنی تو ہمکو پہونچتی نہین بھلا آفتاب
ماہتاب تو قدرتی مشعلین ہین یہ ستارے اللہ میان نے کیون بنائے ہین۔ اُستانی جی
تمھین کو اللہ میان نے کیون بنایا ہی اپنی قدرت کی بھید وہی خوب جانتا ہی جس طرح

آفتاب تو پھر بھی پاس ہے ستارے اِس قدر دور ہین کہ بیان نہین ہوسکتا۔ حسن آرا۔ بھلا جو ستارے اپنی ذات سے روشن نہین ہین کیا آفتاب کی شعاع اُنپر ہر وقت رہتی ہے زمین پر تو ہر وقت نہین رہتی۔ اُستانی جی۔ زمین پر بھی ہر وقت رہتی ہے۔ حسن آرا۔ اُستانی جی رات کے وقت جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو دھوپ کہین بھی نہین ہوتی۔ اُستانی جی۔ زمین گول ہے جس طرف سے آفتاب کے سامنے ہوئی وہان دن ہوا اور دوسری طرف اندھیرا جسکو رات کہتے ہین اِسی طرح ستارون کی بھی ایک ایک طرف آفتاب کے سامنے رہتی ہے۔ حسن آرا۔ زمین تو نے دھوپ کے بھی نظر آتی ہے مگر تارے جتنے ہین چمکتے ہی ہوئے نظر آتے ہین اِسکا کیا سبب ہے۔ اُستانی جی۔ اِسکا سبب ہے دور ہونا۔ ستارے اِتنی دور ہین کہ صرف روشنی کے سہارے سے ہمکو ٹمٹماتے ہوئے بھی نظر آتے ہین ورنہ کیا امید اِنکے نظر آنے کی ہی۔ حسن آرا۔ تارے دن کو کیون نہین دکھائی دیتے۔ اُستانی جی۔ خود آفتاب کی دہکتی ہوئی شعاعین ہمیر ہوتی ہین تارون کی مدھم چمک نظر نہین آتی جیسے دن کو چراغ کا نور پھیکا پھیکا ہو جاتا ہے۔ حسن آرا۔ یہ جو آپنے فرمایا کہ زمین کی ایک طرف اُجالا اور دوسری طرف اندھیرا رہتا ہے بات تو ٹھیک ہی گول چیز کو روشنی کے سامنے رکھین گے تو سامنے والی طرف اُجالا ہوگا اور دوسری طرف تاریکی مگر چاہیے تھا کہ زمین پر جہان دن تھا سدا دن رہتا اور جہان رات تھی سدا رات۔ اُستانی جی۔ کشش جانتی ہو۔ حسن آرا نے تامل کیا۔ محمودہ۔ اَین بھول گئین وہ کشش جسکے اثر سے چیزین زمین پر گرتی ہین۔ حسن آرا۔ ہان ہان جانتی ہون پھر۔ اُستانی جی وہ کشش کچھ صرف زمین مین نہین ہے ہر ایک چیز ایک دوسری کو کھینچ رہی ہی زمین

یعنی گھنٹے مین کوئی سو میل اور ریل کو تو گھنٹے مین تیس میل سے زیادہ چلتے ہوے
نہین سُنا شاید انگریزون کی ولایت مین کچھ زیادہ تیز ہو گی حسن آرا گھنٹے کا
حساب مجھ کو محمودہ بیگم نے بتایا تو تھا پر خیال سے اُتر گیا اچھی اُستانی جی ذرا آپ
پھر سمجھا دیجیے - اُستانی جی - دِن رات کے چوبیس گھنٹے اور گھنٹے کا ساٹھوان حصہ
منٹ - حسن آرا - ہان تو گولہ ایک منٹ مین ڈیڑھ کوس جاتا ہے (پھر سوچ کر)
ایک منٹ مین - ڈیڑھ کوس - اُستانی جی - اگر زمین سے توپ چھوڑی جاے تو
۱۹ برس مین گولہ آفتاب پر پہونچے - حسن آرا - ہی ہے خدا کی پناہ کیا ٹھکانا ہی - حسن آرا -
اور چاند زمین سے کتنا بڑا ہے - اُستانی جی - چاند بڑا نہین چھوٹا ہے - حسن آرا -
تو کچھ پاس بھی ہو گا - اُستانی جی - ہان ایک لاکھ بیس ہزار کوس دور ہی - حسن آرا -
اچھی اُستانی جی یہ نور کے اِتنے بڑے بڑے گولے اللہ میان نے اِسی واسطے
بنائے ہونگے کہ زمین پر اِنکی روشنی پہونچے - اُستانی جی - آفتاب تو اپنی ذات سے
روشن ہے مگر چاند کا یہ حال نہین وہ ہماری زمین کی طرح بے نور ہے - حسن آرا -
کیا جس طرح آنکھ ستارون کے قدو قامت مین غلطی کرتی ہی اِنکی چمک مین بھی غلطی
کرتی ہی - اُستانی جی - چمکدار تو سب ستارے ہین لیکن جو ستارے اپنی ذاتی چمک
نہین رکھتے آفتاب کی شعاع جس طرح زمین پر پڑتی ہی اور زمین چمک اُٹھتی ہی
اِسی طرح وہ ستارے بھی آفتاب کی دھوپ پڑنے سے ہمکو چمکدار نظر آتے ہین -
حسن آرا - آپکی باتون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض ستارے بے نور ہین جیسے
چاند اور بعض مثل آفتاب اپنی ذات سے روشن - اُستانی جی - تم نے ٹھیک سمجھا یہی
حال ہے حسن آرا - مگر آفتاب کی برابر تو کسی مین چمک نہین - اُستانی جی -

بہت بڑے ہین آنکھ کا قاعدہ ہے کہ دور کی چیز کو چھوٹا دیکھتی ہے اِس نقص کے رفع کرنیکو
عقلمندون نے دوربین ایجاد کی وہ بھی ایک قسم کا شیشہ ہے مگر دور کی چیز اُسکے
ذریعے سے بڑی نظر آتی ہے جن کتابون مین چاند سورج اور ستارون کا بیان
ہوتا ہے وہ علم ہیات کی کتابین کہلاتی ہین مجھ کو خوب یاد ہے کہ جب میرے والد نے
اپنا تصنیف کیا ہوا رسالہ سیر آسمان مجھ کو پڑھایا ہے تو بات بات پر تم سے زیادہ
تعجب مجھ کو ہوتا تھا بلکہ مینے اپنے والد سے عرض بھی کیا کہ یہ باتین مجھی کو عجیب معلوم
ہوتی ہین یا فی الواقع عجیب ہین - تو جناب والد نے فرمایا کہ انسان ناقص العقل جو
کچھ زمین پر دیکھتا ہے اپنی کم فہمی کی وجہ سے جانتا ہے کہ خدا کی قدرت اِسمین منحصر ہے
اور اُسکی کاریگری کے تمامتر کرشمے یہی ہین اور خدائی کے کارخانے سب اُسنے
سمجھ لیے ہین انسان کا حال بعینہ گولر کے بھُنگے کا سا ہے کہ وہ اُسی کے اندر پیدا
ہوا اور اُسی کو جہان خیال کرتا ہے لیکن سچ یہ ہے کہ دنیا کی پیدایش سے لیکر اب تک جو
کچھ انسان نے جانا اور سمجھا ہے وہ خداوند عالم کے کارخانۂ قدرت مین ایسا ہے جیسے
سمندر کے آگے ایک ننھی سی بوند بلکہ اِس سے بھی کم حسن آرا - اچھا پھر اُستانی جی
کیا سچ مچ زمین سورج سے چھوٹی ہے - اُستانی جی - ہان ہان چھوٹی بھی کیسی چھوٹی
جیسے بڑے مٹکے کے آگے مٹر کا دانہ حسن آرا - بھلا آفتاب ہم سے دور کس قدر
ہوگا - اُستانی جی - پونے پانچ کرور کوس حسن آرا - پونے پانچ کرور کوس
اتنی ہے کچھ سمجھ مین بھی تو نہین آتا - اُستانی جی - مین آفتاب کی دوری تمکو دوسری
طرح سمجھاؤن توپ کا گولہ کتنا تیز چلتا ہے بھلا تمھارے ذہن مین اُسکی رفتار کا کچھ
اندازہ ہے حسن آرا - کوئی ریل سے دونا - اُستانی جی - نہین ایک منٹ مین ڈیڑھ میل

بڑے ہوے پر چھوٹے چھوٹے پانوٗن بدنکا بوجھ نہین سہار سکتے اور چلنے مین عورتین گر گر پڑتی ہین اور اسکو داخل نزاکت سمجھتے ہین چپٹی ناک کی بڑی تعریف ہے بڑی بڑی حکمتون سے ناک کے بانسے کو دباتے ہین - مرہٹے بیوہ عورت کا سر منڈوا دیتے ہین - راجپوت لڑکیون کو پیدا ہوتے کے ساتھ مار ڈالتے ہین - عرب کی عورتین کئی کئی نکاح کرتی ہین - حسن آرا - آخر اس اختلاف کا سبب کیا ہے شروع مین تو سب ایک آدم کی اولاد ہین - اُستانی جی - آدم کی اولاد جب بہت بڑھ گئی تو ایک جگہ رہ نہین سکتی تھی دس دس ہزار بیس بیس ہزار کے غول اطراف و جوانب مین جا بسے اور وطن اصلی سے کچھ تعلق نہ رہا شدہ شدہ اختلاف اس درجے کو پہونچا کہ گویا دو ملک کے لوگ ایک آدم کی نسل سے نہین ہین -

## اجرام فلکی اور علم ہیات کے اصول سرسری طور پر اور نھوڑا سا چاند گہن اور سورج گہن کا بیان

حسن آرا - کچھ خدا کی قدرت مین عقل کام نہین کرتی کتنی بڑی زمین بنا دی ہے کتنے سارے آدمی اسپر بسا دیے ہین - اُستانی جی - خدا کی قدرت کے آگے تو زمین نہایت چھوٹی ہے اُس قادر مطلق نے تو ایسے ایسے عالم بیشمار پیدا کر دیے ہین کہ اُنکے مقابلے مین زمین کی کچھ بھی حقیقت نہین حسن آرا - وہ کون - عالم عاقبت - اُستانی جی - عاقبت نہین یہ ستارے جو تم آسمان مین دیکھتی ہو حسن آرا - یہ زمین سے بڑے ہین - اُستانی جی - بہت بڑے ہین حسن آرا - بڑے تعجب کی بات ہے سچ مچ مین کچھ اندھی تو نہین ہو گئی - اُستانی جی - خدا نکرے - حسن آرا یہ ستارے جو آسمان مین ٹمٹماتے ہین انکو آپ زمین سے بڑا فرماتی ہین مجھ کو تو ناخن سے بھی چھوٹے معلوم ہوتے ہین - اُستانی جی - تم اکیلی کو کیا سبھی کو چھوٹے معلوم ہوتے ہین مگر واقع مین

ینے انھین مین دیکھی اپنے اوپر مصیبت ہو تو بڑی مستقل مزاج بڑی مضبوط بڑی صابر بھول کر بھی زبان پر نہ لائین اور دوسرے کی آنکھین دکھتی بھی سن پائین تو پھڑک اٹھین بیتاب ہو جائین حسن آرا۔ تم تو میم صاحب کی حد سے زیادہ تعریف کرتی ہو لوگ تو انگریزون کو عموماً برا سمجھتے ہین۔ حلیمہ۔ انکو انگریزون سے سابقہ نہ پڑا ہوگا ہمارا بھی یہی حال تھا ڈرتے ڈرتے ہم لوگون نے میم صاحب سے ملاقات کی اور بہت دنون تک دل مین کھٹکتے رہے معاملہ پڑا تو جانا۔ حسن آرا۔ اچھی اتنی نیک ہین تو باہر کیون نکلتی ہین۔ استانی جی۔ اپنی رسم اپنا دستور پردے کا دستور مسلمانون مین ہے اب ہندو بھی مسلمانون کی دیکھا دیکھی عورتون کو پردے مین چھپانے لگے ہین ورنہ روے زمین پر اور کسی قوم مین پردے کا رواج نہین۔

## علم تاریخ کا تذکرہ اور آدمیون کی مختلف رسمین

حسن آرا۔ آدمی آدمی ایک ذات رواج کا مختلف ہونا بڑی حیرت کی بات ہے۔ استانی جی۔ ایک رواج کا اختلاف اجی صورتین قد و قامت لباس وضع بولی راہ و رسم سبھی مین تو اختلاف ہے دنیا مین کوئی دو ہزار تو بولیان ہین راہ و رسم کے اختلاف کا تو یہ حال ہے کہ سرحد چین پر ابتک یہ دستور ہے کہ جتنے سگے بھائی ہون سب کی بی بی ایک سیوا سطے اُن لوگون مین نسب ماں کی طرف سے لیا جاتا ہے جزیرۂ انڈمان مین جسکو کالا پانی کہتے ہین مرد عورت سب مادر زاد برہنہ پھرتے ہین سچ کہا ہے ہر ملکے و ہر رسمے ملکون کی تاریخین پڑھو تو معلوم ہو عجب عجب دستور ہین تاریخ چین مین مینے لکھا دیکھا ہے کہ وہان چھوٹا پانون بڑی خوبصورتی کی بات سمجھی جاتی ہے چھٹپن مین لڑکیون کو لوہے کی جوتی پہنا دیتے ہین تاکہ پانون بڑھنے نہ پائے

پر بھی آپکی امّا جان نے کبھی نہین مارا۔ مس روز۔ کبھی نہین۔ مین۔ (ہنسکر) آپ مجھ کو مارا کیجیے گا۔ مس روز۔ (ہنسکر) ضرور لیکن اُسی طرح کی مار جیسی مینے کھائی ہے۔ مین۔ کب سے شروع کر دیجیے گا۔ مس روز۔ ابھی۔ مین۔ آپ اپنی امّا جان سے تو پوچھ لیجیے۔ مس روز۔ مین کہہ چکی ہون کہ ایسے کامون مین اُنسے دریافت کرنیکی مطلق ضرورت نہین۔ مین۔ کیا ہوا پھر بھی آپ احتیاطاً اُنسے اجازت لے لیجیے۔ مس روز نے جیب سے کاغذ پنسل نکال وہین بیٹھے بیٹھے مانکو رقعہ لکھ بھیجا اُسکی پشت پر یہ جواب لکھا آیا کہ اگر تم نبی ہمسائی کی بیٹی کو (کہ مجھے تمھاری طرح عزیز ہین) کچھ سکھا سکو تو جتنی محنت تم نے اِن کامون کے سیکھنے مین کی ہے اِس سے بہتر اُسکا انعام نہین اور بیشک اگر ہم نبی ہمسائی کے بچونکو سکھانے مین کوشش نکرین تو ہمارا ایمان رہنا لاحاصل محض ہے اور جب یہانسے اُٹھینگے تو یہ حق اپنی گردن پر لیجائینگے اگر تم کسی تدبیر سے اِن لوگونکو سیکھنے پر آمادہ کر سکو تو نہایت خوش ہونگی اور مین آیندہ کی کوششون مین ہر طرح تمھاری شریک رہونگی۔ غرض یہ کہ اُسیدن سے مینے اِس مکتب مین آنا شروع کیا اور مس روز نہایت مہربانی سے مجھ کو سینا سکھایا کرتی ہین گھر بھر اِس طرح کا نیک ہے کہ مینے تو اِس قسم کے آدمی نہین دیکھے ذرہی مہینے مین تمام محلے کو گرویدہ کر لیا ہے غربا کو چپکے چپکے بہت کچھ ملتا ہے کوئی بیمار پڑے تو مس صاحب اپنے پاس سے مفت دوا دیتی ہین اور دلجوئی کیسی کہ کوئی اپنا بھی نکرے ایکدن علیمہ میری چھوٹی بہن کا جی اچھا نہ تھا مس صاحب پہر دن رہے سے آدھی رات تک بیٹھی رہین کبھی یہ دوا پلا کبھی وہ دوا پلا بہتیرا امّا جان نے کہا آپ جاکر آرام کیجیے بہت رات گئی سر کین تک نہین جب علیمہ سو گئی اور آرام ہو گیا تب گئین یہ بات

رکھتے ہین - مین - چھوٹے ناسمجھ کسی بات پر ضد کرین تو اُسکا کیا علاج - مس روز - نرمی
سے پیار کے ساتھ اُنکو سمجھا دینا نہ کہ اُنسے لڑنا - مین - اور اگر وہ نہ سمجھین - مس روز - وہ
نہ سمجھین یا بُرا نہ سمجھا سکے - مین - وہ ایک ہی بات ہی - مس روز - تو یہ بڑے کا قصور ہے
- مین - بھلا صاحب کھانے پہننے کی کسی چیز کو آپکا جی چاہتا ہوگا تو آپ کی اماجان
کسی بات مین روک ٹوک نہین کرتین - مس روز - خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مجھکو اپنے
کھانے اور پہننے کے واسطے مطلق فکر کرنے کی ضرورت نہین مجھ سے زیادہ اماجان
کو میری ضرورتون کا خیال رہتا ہے اور مین دیکھتی ہون تو جو چیز مجھکو درکار ہے اُو
میری حالت کے لیے مناسب ہے اماجان بے کہے خود اُسکا سامان کر لیتی ہین -
پھر مجھ کو اُسمین دخل دینے سے حاصل - مین - بھلا کبھی کسی نوکر چاکر پر آپکو خفا ہونیکا
اتفاق ہو - مس روز - میری اماجان نے تو مجھ کو یہ تعلیم کیا ہے کہ اگر آدمی (جسکا بال
بال گنہگار اور خطاوار ہے) چاہتا ہے کہ اُسکی خطاؤن سے درگزر کیا جائے تو چاہیے
کہ وہ اپنی زیردستون کی خطاؤن سے درگزر کرے پھر نوکرون پر خفا ہونیکا کیا موقع ہے
مین - تبھی اتنے دن آپکو اِس مکان مین رہتے ہوے آواز تک نہین سُن پڑی - مس روز -
خدا کا شکر ہے جب سے مینے ہوش سنبھالا ہے اِسی طرح گھر کو غل غپاڑے سے خالی پاتی ہون
مین - کیون صاحب کیا کسی بات پر چھوٹے بچون کو آپکے گھر مار نہین پڑتی - مس روز -
اگر خدانخواستہ بچون کو مارنے پیٹنے کی ضرورت ہو تو ہم سمجھین کہ اُنکی خرابی علاج
سے درگذری مار پیٹ آخری درجہ بچون کی سزا کا ہے جیسے پھانسی آخری درجہ مجرمون
کی سزا کا ہے - مین - پڑھنا لکھنا سینا پرونا آپنے اپنی اماجان سے سیکھا یا کسی دوسری
سے - مس روز - بہت کچھ اپنی اماجان سے اور تھوڑا سا مدرسے مین - مین - پڑھنے

کچھ سیکھین - مین - آپ کی اماں جان تو اسمین کچھ مضائقہ نکرینگی - مس روز - مضائقہ - آپ لوگ اُنکے مزاج سے ابھی واقف نہین ہین میری والدہ ضرور ہین مگر از روے انصاف کہنے ایسی نیک عورت کوئی نہین دیکھی زیادہ رہنے سے خود آپکو معلوم ہو جائیگا دوسرے کے لیے مین تو جانتی ہون شاید اپنی جان تک کا اُنکو دریغ نہین ہے آپ سے تو ہمسایگی اور ملاقات ہی کوئی ہو اُنکو ہمدردی کرنی ضرور - مین - آپ کی اماجان کبھی آپکو گھرکتی تو نہین مس روز - اُنکو ہر ایک طرح کا اختیار مجھپر حاصل ہے مگر خدا مجھکو ایسی نافرمان بیٹی نہ بنائے کہ میری اماجان کو گھرکنے کی نوبت آئے دنیا مین اس سے بڑھکر بھی کوئی نادانی کی بات ہوگی کہ مین اپنی پیاری اور مہربان اور خیرخواہ اور دلسوزمان کے خلاف رائے کوئی بات کرون - مین - چھوٹے بھائی بہنون سے اور آپ سے کسی بات مین ردوکد ہوتی ہوگی اُسوقت تو آپکی اماجان ضرور دخل دیتی ہونگی - مس روز - اگر مین اپنی چھوٹون سے ردوکد کرون تو تف ہے میری بڑائی پر مین اپنے سب چھوٹے بھائی بہنونکی شکرگزار ہون کہ وہ لوگ ہر طرح میرا ادب کرتے ہین اور مین بھی سبکو جان کی طرح عزیز رکھتی ہون اور سب پر دم دیتی ہون اور کیونکر نہ دون اپنے بھائی بہنون سے بھی کچھ پیارا ہے - مین - کیا سچ مچ تم بھائی بہنون مین کبھی لڑائی جھگڑا نہین ہوتا - مس روز - بھائی بہن تو بھائی بہن ہم لوگونکو تو خدا کے فضل سے غیرونکے ساتھ بھی لڑنے کا اتفاق نہین ہوتا - مین - آپکی باتین سنکر مجھکو سخت تعجب ہوتا ہے ایسا تو ممکن نہین کہ اوپر تلے کے بھائی بہنون مین لڑائی جھگڑا نہ ہو - مس روز - اور مجھکو آپ سے یہ سُنکر تعجب ہوا کہ بھائی بہنون مین لڑائی کا ہونا ضرور ہے - مین - اجی لڑائی کچھ خدانخواستہ بیر نہین یہی بحث وتکرار - مس روز - جی ہان مین سمجھی مگر مجھ کو حیرت ہی کہ وہ کیسے بھائی بہن ہین جو آپس مین تکرار

ٹہل رہی تھین دیکھتے ہی مجھسے پوچھا آپ کہین تو مین آپکے گھر آؤن - اماّجان - شوق سے
اماجان نے مس روز سے آنے کو تو کہا مگر مین اپنے جی مین کہہ رہی تھی خدا کرے نہ آئین -
آئینگی تو کہان بٹھائینگے حسن آرا - کیون کیا تمھارے گھر مین بیٹھنے کی جگہ نتھی مین تو سنتی
ہون تمھارا مکان بڑا عالیشان مکان ہے اور فرش فروش کرسی مونڈھے ہر طرح کا وافر
سامان موجود ہے - حلیمہ - خدا کا دیا سب کچھ ہے مگر مین میم صاحب کے یہان جاکر دیکھ چکی
تھی اُنکے لائق ایک چیز بھی نہ تھی ہمارے یہان وہ صفائی اور وہ اُجلاپن کہان حسن آرا -
کچھ میم صاحب کی وقعت ہی تمھارے ذہن مین جم گئی ہے ورنہ ماشاءاللہ تم بھی خاصی
صاف اور ستھری رہتی ہو - حلیمہ - ہان تم یون ہی سمجھو مگر میری طرح میم صاحب کا مکان
دیکھے ہوتین تو جانتین کہ صفائی کسکو کہتے ہین - حسن آرا - بلا سے تمنے مس روز کے لیے
سفید سوزنی بچھوادی ہوتی - حلیمہ - کچھ آپکے فرمانے پر موقوف نتھا جلدی جلدی جو کچھ
ہوسکا کیا ہی مگر کس کس چیز کو چھپاتی جب مس روز چلی آئین تو مینے باورچی خانے کی
طرف پشت کرکے کرسی بچھادی تھوڑی دیر مین آفتاب سامنے آگیا مس روز کرسی
پھیر عین باورچی خانے کے سامنے ہو بیٹھین اور میرا یہ حال کہ برابر اُنکو باتون مین لگائے
جاؤن تاکہ اِدھر اُدھر اُنکی نظر نہ پڑے دو چار باتون کے بعد مس روز بولین کہ میرا جی
چاہتا ہے کہ آپ مجھ کو بہن بنا لیجیے مینے کہا بہن بننے کا تو مُنہ نہین مجھکو آپ شاگرد کیجیے
اور کچھ سکھائیے تو بڑی مہربانی ہو مس روز - بسر و چشم - مین - کیا سکھائیے گا مس روز -
پڑھنا لکھنا تو آپکو اپنے ملک کا سیکھنا چاہیے - مس گریوز جو زنانے مدرسون کی انسپیکٹر
ہین مجھسے (اُستانی جی کا نام لیا) اُنکے مکتب کی بہت تعریف کرتی تھین مگر سلائی
ہر قسم کی مین سکھادونگی اور اس سے زیادہ مجھکو کوئی خوشی نہین ہوسکتی کہ آپ مجھسے

بنے ہوے قیمتی اور عمدہ سے عمدہ تکیون اور کرسیون کے غلاف میزون کی چادرین
کپڑے پھول موزے کتاب مین رکھنے کی نشانیان گلوبند موباف دستی رومال جھالرین
ڈورے کے کام دکھائے۔ مین تو مین اماّجان حیران ہوکر رہ گئین پھر میم صاحب سب کمرون
مین ہمکو لے گئین کتابون کی الماری سے ایک کتاب نکالکر اپنے رشتے دارون اور دنیا
کی عمدہ عمارتون اور نامی اور مشہور لوگون کی تصویرین دکھائین۔ گئے تو اس نیت
سے تھے کہ ذرا کے ذرا بیٹھکر چلے آئینگے مگر کوئی چار گھڑی دن رہ گیا تب اماجان نے
کہا کہ آج مینے آپکا بڑا حرج کیا۔ میم صاحب۔ مجھکو آپکی ملاقات سے بڑی مسرت حاصل
ہوئی اور ہرگز میرا کوئی حرج نہین ہوا۔ اماّجان۔ مگر گستاخی معاف مین آپکے پاس سے
اُداس ہوکر چلی۔ میم صاحب۔ خیر ہے بات تو کہیے۔ اماجان۔ اب اپنی حالت پر جو نظر
کرتی ہون تو سخت افسوس ہوتا ہے بھلا یہ بھی کوئی زندگی کا ڈھنگ ہے خیر میری تو تیر
ہوگئی افسوس یہ ہے کہ اولاد کو بھی مینے اپنا ہی ایسا اُٹھایا۔ میم صاحب۔ افسوس کی
کیا بات ہی ہر ملکے وہر رسمے۔ اماّجان۔ آگ لگے اس ملک کو جسمین ہنر کا نام نہین ہمکو
شہر مین بڑے سلیقہ شعار کہلاتے ہین مگر سچ یہ ہے کہ ہنر اور سلیقہ آپ لوگونپر ختم ہے
غرض میم صاحب سے رخصت ہوکر گھر آئے تو جدھر آنکھ پڑتی تھی ہر چیز حقیر اور بھونڈی
نظر آتی تھی میرا تو یہ حال ہوا کہ اُس رات رنج کے مارے مجھسے کھانا تک نہین کھایا گیا
آگلے دن مینے اماّجان سے کہا کہ اگر آپ فرمائین تو مین مس فورسے کچھ سیکھون۔
اماّجان۔ بھلا بیٹی مس روز کچھ اپنے دیس کی توہین نہین کہ جان پہچان کا پاس ہو
خدانخواستہ کچھ محتاج نہین کہ روپیہ پیسے کا لالچ کرین مین اُنسے کس منہ سے کہون دیکھو
کسی طرح اُنکی مانسے دریافت کرونگی۔ مینے جاکر کھڑکی کھولی دیکھا تو مس روز صحن مین

ٹہل رہی تھین دیکھتے ہی مجھ سے پوچھا آپ کہین تو مین آپکے گھر آؤن - اماّجان - شوق سے
اماجان نے مس روز سے آنے کو تو کہا مگر مین اپنے جی مین کہہ رہی تھی خدا کرے نہ آئین -
آئینگی تو کہان بٹھائینگے حسن آرا - کیون کیا تمھارے گھر مین بیٹھنے کی جگہ نتھی مین تو سنتی
ہون تمھارا مکان بڑا عالیشان مکان ہے اور فرش فروش کرسی مونڈھے ہر طرح کا وافر
سامان موجود ہے - حلیمہ - خدا کا دیا سب کچھ ہے مگر مین میم صاحب کے یہان جاکر دیکھ چکی
تھی اُنکے لائق ایک چیز بھی نہ تھی ہمارے یہان وہ صفائی اور وہ اُجلاپن کہان حسن آرا -
کچھ میم صاحب کی وقعت ہی تمھارے ذہن مین جم گئی ہے ورنہ ماشاءاللہ تم بھی خاصی
صاف اور ستھری رہتی ہو - حلیمہ - ہان تم یون ہی سمجھو مگر میری طرح میم صاحب کا مکان
دیکھے ہوتین تو جانتین کہ صفائی کسکو کہتے ہین - حسن آرا - بلا سے تمنے مس روز کے لیے
سفید سوزنی بچھوادی ہوتی - حلیمہ - کچھ آپکے فرمانے پر موقوف نتھا جلدی جلدی جو کچھ
ہوسکا کیا ہی مگر کس کس چیز کو چھپاتی جب مس روز چلی آئین تو مینے باورچی خانے کی
طرف پشت کرکے کرسی بچھادی تھوڑی دیر مین آفتاب سامنے آگیا مس روز کرسی
پھیر عین باورچی خانے کے سامنے ہو بیٹھین اور میرا یہ حال کہ برابر اُنکو باتون مین لگائے
جاؤن تاکہ اِدھر اُدھر اُنکی نظر نہ پڑے دو چار باتون کے بعد مس روز بولین کہ میرا جی
چاہتا ہے کہ آپ مجھ کو بہن بنا لیجیے مینے کہا بہن بننے کا تو مُنہ نہین مجھکو آپ شاگرد کیجیے
اور کچھ سکھائیے تو بڑی مہربانی ہو - مس روز - بسر و چشم - مین - کیا سکھائیے گا - مس روز -
پڑھنا لکھنا تو آپکو اپنے ملک کا سیکھنا چاہیے - مس گریوز جو زنانے مدرسون کی انسپیکٹر
ہین مجھ سے (اُستانی جی کا نام لیا) اُنکے مکتب کی بہت تعریف کرتی تھین مگر سلائی
ہر قسم کی مین سکھادونگی اور اس سے زیادہ مجھکو کوئی خوشی نہین ہوسکتی کہ آپ مجھ سے

بنے ہوے قیمتی اور عمدہ سے عمدہ تکیون اور کرسیون کے غلاف میزون کی چادرین
کپڑے کے پھول مورے کتاب مین رکھنے کی نشانیان گلوبند موباف دستی رومال جھالرین
ڈورے کے کام دکھائے۔ مین تو مین اماّجان حیران ہوکر رہ گئین پھر میم صاحب سب کمرون
مین ہمکو لے گئین کتابون کی الماری سے ایک کتاب نکالکر اپنے رشتے دارون اور دنیا
کی عمدہ عمارتون اور نامی اور مشہور لوگون کی تصویرین دکھائین۔ گئے تو اس نیت
سے تھے کہ ذرا کے ذرا بیٹھ کر چلے آئینگے مگر کوئی چار گھڑی دن رہ گیا تب اماجان نے
کہا کہ آج مینے آپکا بڑا حرج کیا۔ میم صاحب۔ مجھکو آپکی ملاقات سے بڑی مسرت حاصل
ہوئی اور ہرگز میرا کوئی حرج نہین ہوا۔ اماّجان۔ مگر گستاخی معاف مین آپکے پاس سے
اُداس ہوکر چلی۔ میم صاحب۔ خیر ہے بات تو کہیے۔ اماجان۔ اب اپنی حالت پر جو نظر
کرتی ہون تو سخت افسوس ہوتا ہے بھلا یہ بھی کوئی زندگی کا ڈھنگ ہے خیر میری تو تیر
ہوگئی افسوس یہ ہے کہ اولاد کو بھی مینے اپنا ہی ایسا اُٹھایا۔ میم صاحب۔ افسوس کی
کیا بات ہی ہر ملکے وہر رسمے۔ اماّجان۔ آگ لگے اس ملک کو جسمین ہنر کا نام نہین ہمکو گ
شہر مین بڑے سلیقہ شعار کہلاتے ہین مگر سچ یہ ہے کہ ہنر اور سلیقہ آپ لوگونپر ختم ہے
غرض میم صاحب سے رخصت ہوکر گھر آئے تو جدھر آنکھ پڑتی تھی ہر چیز حقیر اور بھونڈی
نظر آتی تھی میرا تو یہ حال ہوا کہ اُس رات رنج کے مارے مجھ سے کھانا تک نہین کھایا گیا
آگلے دن مینے اماّجان سے کہا کہ اگر آپ فرمائین تو مین مس فورسے کچھ سیکھون۔
اماّجان۔ بھلا بیٹی مس روز کچھ اپنے دیس کی تو ہین نہین کہ جان پہچان کا پاس ہو
خدانخواستہ کچھ محتاج نہین کہ روپیہ پیسے کا لالچ کرین مین اُنسے کس منہ سے کہون دیکھو
کسی طرح اُنکی مانسے دریافت کرونگی۔ مینے جاکر کھڑکی کھولی دیکھا تو مس روز صحن مین

بھی کچھ اصل ہے مگر تیلیان چمکتی ہوئین اوپر ایک دستکار جالی کا نفیس غلاف سادگی
مین تکلف غرض جو چیز تھی صفائی کا نمونہ تھی۔ گھر مین جانے سے جی چاہے کہ صحن مین
کھانا بکھیر کر کھا لیجیے۔ وہان کا سامان دیکھکر مجھ کو یقین ہوا کہ صفائی بڑی زینت ہے
میم صاحب کے بچے اپنے اپنے کمرونمین کوئی لکھ رہا تھا کوئی سی رہا تھا سب نے ہم کو
آتے دیکھا بھی مگر کیا مقدور کہ بے مان کی اجازت باہر نکل آئین میم صاحب نے ہم سبکو
ملاقات کے کمرے مین بٹھایا ہم لوگ تو ادھر اُدھر دیکھ ہی رہے تھے اماجان بھی کن انکھیون
سے چیزونکو دیکھتی جاتی تھین۔ میم صاحب۔ کیا آپکی تواضع کرون یان مین نہین کھاتی
عطر ہم لوگونکا شاید آپکو پسند نہو خشک مٹھائی کا تو کچھ پرہیز نہین ایک کنٹر سنگا طشتریون
مین ہم لوگونکے روبرو رکھدیا ہم لوگون نے تامل کیا۔ میم صاحب۔ (ہنسکر) اجی نہ
تامل کھاؤ اسمین تو کچھ قباحت نہین اوریون آپکے مذہب مین تو ہمارے ساتھ کھانا جائز
لکھا ہے اور روم اور مصر مین کوئی مسلمان بھی اس طرح کا پرہیز نہین کرتا یہ ہندوستان
کے مسلمانون نے نیا مسئلہ نکالا ہے۔ اماجان۔ نہین پرہیز کی کیا بات ہے مگر ابھی سب
کھانا کھا چکے ہین۔ میم صاحب۔ کیا ہوا آپ کچھ نقصان کا اندیشہ نہ کیجیے ہم لوگون کی
مٹھائیون مین بھی دوا ہوتی ہے۔ غرض نہایت نفیس اور لطیف مٹھائی ہم سب نے
کھائی اسکے بعد میم صاحب نے اپنے بچونکو پکارا سب آموجود ہوے میم صاحب نے بیٹھنے کا
اشارہ کیا بچون کی عقل دیکھیے کہ ہر ایک اپنے ہمجولی کے پاس آکر بیٹھا مسز وزیر میرے پاس
بیٹھین اور پہلا سوال انھون نے مجھ سے یہی کیا کہ آپ کیا پڑھتی ہین انکا پوچھنا تھا کہ
مجھ پر گھڑون پانی پڑ گیا اور مینے شرمندہ ہو کر کہا کچھ نہین۔ مسز وزنے میری بات کو
نہایت تعجب سے سنا اور چپ ہو گئین پھر اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی تصویرین آپنے

سے اِس قدر خوش ہون کہ سلطنت کی خوشی بھی اُسکے مقابلے مین ہیچ نظر آتی ہے صاحب کی
تنخواہ تو کچھ بہت نہین صرف چار سو روپے مہینا پاتے ہین مگر جس محبت اور مہربانی سے
وہ مجھ کو اور بچونکو رکھتے ہین میرا منہ نہین کہ اُسکا شکر ادا کر سکون پندرہ برس میرے
بیاہ کو ہوے کسی بات مین مجھ سے رد و کد کی نوبت بھی نہین آئی بچونکے ساتھ کچھ اِس طرح کی
مدارات ہے کہ ہر ایک بچہ دل و جان سے فدا ہے جب کچہری سے آتے ہین تو بچون کو
عید کی سی خوشی ہوتی ہے مگر مجال نہین کہ کوئی اُنکی خلاف مرضی بات کر سکے نہ مارتے
ہین نہ گھرکتے نہ ترشروئی کرتے مگر کچھ ایسا ڈھنگ کر رکھا ہے کہ محبت مین رعب پیار مین دُر
اور اُنھین کے انتظام سے اِن بچونکی اصلاح بھی میری خاطر خواہ ہوتی جاتی ہے خدا کا
شکر ہے کہ بیٹے اور بیٹیان سب ہی کے مین ہین میری بڑی لڑکی کا نام مس روز ہے آپنے
تو کھڑکی مین قفل لگا رکھا ہے ورنہ میری لڑکیان تو ایسی ملنسار ہین کہ دن مین سو سو بار
کھڑکی کے پاس آ کھڑی ہوتی ہین اور آپکے بچون سے ملنے کو ترستی ہین قفل کھول دینے
مین اگر کچھ قباحت نہو تو ایکدن آکر ذرا ہمارے گھر کو دیکھیے اِس سے خاطر جمع رکھیے کہ
سوائے میرے اور میرے بچونکے کوئی غیر اندر نہ رہنے پائیگا - اما جان - انشاء اللہ تعالے
مین کسیدن ضرور آؤنگی - اگلے دن اما جان ہم سبکو ساتھ لے کھڑکی کی راہ میم صاحب کے
گھر گئین - میم صاحب کے گھر مین گئے تو کیسا صاف ستھرا کہ صحن مین تنکے کا نام نہین
خانہ داری کا اسباب اِس سلیقے کے ساتھ اپنے اپنے موقع سے رکھا تھا کہ ہم لوگون
مین شادی بیاہ مین بھی ایسی آرایش نہین ہوتی ہر ایک چیز نایاب اور قیمتی تو تھی ہی
نہین اکثر چیزین ایسی تھین کہ ہمارے گھر مین بھی تھین مگر وہانکی چیزون پر اور ہی کچھ
رونق تھی منہ دھونے کا طسلہ کیسا صاف ستھرا ہوا کہ آنکھ نہ ٹھہرے بید کے مونڈھے کی

چچا نے اسی بڑے مدرسے مین داخل کیا جسمین فیس اور میرا ضروری خرچ ملاکر دوسو روپیہ کا
دوسو روپیہ مہینا خرچ ہوجاتا تھا جب میرے باپ غدر مین مارے گئے تو اب کہین سہارا نہ تھا
ناچار مجھ کو مدرسہ چھوڑنا پڑا ایک برس کی کسر رہگئی ورنہ مین ایکسال اور پڑھتی ماباپ کے
مارے جانے کا رنج اور مدرسے کے ایسی مجبوری کے ساتھ چھوٹنے کا صدمہ مین
سچ کہتی ہون دونون نے میرے دل پر برابر اثر کیا ہر چند مین ناتمامی کی حالت مین
مدرسے سے نکلی پھر بھی میری لیاقت کا چرچا دور دور تھا اور مدرسے سے نکلنے کے
ساتھ جب لوگون نے جانا کہ مین شادی کرنے کو آمادہ ہون تو سیکڑون آدمیون نے
مجھ سے شادی کی درخواست کی ہم لوگون مین یہ بہت اچھا طریقہ ہے کہ شادی لڑکا
لڑکی کی رضامندی سے ہوتی ہے مینے کتابون مین پڑھا ہے کہ رضامندی آپ لوگون
کے مذہب مین بھی شرط ہے مگر مین دیکھتی ہون کہ اسکا برتاؤ کچھ بھی نہین ہوتا اکثر
نے تمیزی کی حالت مین آپ لوگ اولاد کو بیاہ دیتے ہین اور یہی وجہ ہے کہ آپ لوگون
مین اکثر زن وشوہر مین نے لطفی اور ناسازگاری رہا کرتی ہے جب کثرت سے لوگ
خواہان ہوے تو مجھ کو انتخاب مین بڑی دقت پیش آئی کبھی حسن صورت پر دل فریفتہ ہوتا
تھا کبھی طمع دولت رغبت دلاتی تھی کبھی فخر نسب کی خواہش ہوتی تھی مدرسے کی
مستانی جو مجھ پر سگی ماں کی طرح مہربان تھین مینے انسے مشورہ کیا انھون نے مجھ کو نیک
صلاح دی کہ علم ولیاقت اور نیکی انسان کے بڑے جوہر ہین جسمین یہ صفتین پاؤ اسی کو
اختیار کرو چنانچہ خوب تحقیق وتفتیش کرنیکے بعد مینے ان صاحب کو پسند کیا۔ جناب بڑے
عالم ہین مدرسے سے خطاب فضیلت حاصل کیا ہے اور نیک اس درجے کے ہین کہ یہان کے
سارے انگریز پادریون کے برابر انکی تعظیم کرتے ہین اور مین تو صاحب کی نیک مزاجی

ہوا کھانے چلی جاتی ہون اور کوئی ساڑھے سات بجے اٹھ بجے لوٹ آتی ہون آتے کے
ساتھ سبکو لے کر نماز پڑھتی ہون پھر سبکو سبق پڑھاتی ہون گیارہ بجے سبق سنکر کھانا کھاتی
ہون اِسکے بعد کوئی لکھتا ہے کوئی سیتا ہے دنکو ہم لوگ کبھی نہین سُوتے تین بجے پہلے
کچھ کھالیا پھر دوسرا سبق دیا جاتا ہے پانچ بجے پھر غسل کیا اور کپڑے بدلے ہوا خوری
کو چل گئی سات بجے واپس آئی اتنے مین صاحب آجاتے ہین سب بچونکا سبق سنتے
اور ہر ایک کا کام دیکھتے اور پھر سب ملکر نماز پڑھتے ہین نماز کے بعد کھانا کھایا سو رہے
فرمائیے اب اِنکو لڑائی کی فرصت کہان ہے اور اگر مین انکو آپس مین لڑتا دیکھون تو
کیا توقع رکھون جب یہ آپس مین ملاپ نرکھین تو دنیا مین دوسرے لوگونکے ساتھ کیونکر
گذر کرینگے۔ اماجان۔ سبحان اللہ آپنے بڑا عمدہ اِنتظام کر رکھا ہے اور تبھی تو تم لوگ
سلطنت کر رہے ہو ہم ہندوستانیون مین عورتونکے یہی کام ہین دو چار کھانونکی ترکیب
سیکھ لی اپنے ہاتھون اپنے کپڑے سی لیے پڑھنے لکھنے کا تو دستور ہی نہین نوکر جاکر
رکھنے کا مقدور ہوا تو اعدی بن کر بیٹھ رہے۔ میم صاحب۔ ہم لوگون مین ضرورت کی
نظر سے ہنر نہین سیکھتے بلکہ ہنر کو باعث عزت سمجھتے ہین مجھ کو اپنے باپ کی ایک بات یاد ہے
کہ جب مجھ کو اُنھون نے ولایت پڑھنے کے لیے بھیجا تو چچا کو چٹھی لکھ دی تھی کہ اِسکو کسی
اچھے مدرسے مین داخل کر دینا چچا نے لکھا کہ فلانے مدرسے مین بڑی عمدہ اور اعلےٰ
درجے کی تعلیم ہوتی ہے مگر وہان فیس بہت دینی پڑتی ہے میرے باپ نے لکھا کہ
دو سو روپیہ مہینا اپنے اِس لڑکی کے حق کا علحدہ کر دیا ہے اِسمین اگر کچھ بچے گا وہ اِسکے
واسطے جمع ہوتا جائیگا لیکن اگر اِسکا کُل روپیہ اِسکی تعلیم مین صرف ہو تو جمع ہونے سے بہتر
ہوگا کیونکہ ہنر کا جمع کیا جانا روپے کے جمع کیے جانے سے کہین مفید ہے چنانچہ مجھ کو

ایک آدھ طمانچہ بھی مار بیٹھتی ہون لیکن دن بھر مجھ کو پریشان کیے رہتے ہین سگے بھائی ہین
ہو کر ایک لمحہ کو ایک کی ایک سے نہین بنتی جب سے آپ آکر رہی ہین ذرا امن بھی ہے
مین بات بات پر روکتی رہتی ہون پھر بھی کیا اثر ہوتا ہے ممکن نہین کہ انکا شور و غل
آپکو تکلیف ندیتا ہو۔ میم صاحب۔ کیا ہوا بچے ہی تو ہین کھیلنے کودنے کی تو انکی عمر ہے
شرارت کیا ہی کرتے ہین انکے شور و غل ہی کی تو گھر مین بستی ہے۔ اماجان۔ مجھکو حیرت
ہے کہ آپکے بچے کیون نہین غل کرتے۔ میم صاحب۔ کرتے ہین مگر نہ ہر وقت۔ اماجان۔
برائے خدا کوئی تدبیر مجھے بھی بتائیے مین ان بچونکے ہاتھ سے سخت عاجز ہون نہ اپنا
دیکھین نہ پرایا انکو لڑنے سے کام انکی وجہ سے مینے شادی بیاہ مین جانا کم کر دیا لوگ
کہتے ہین فوج کیسی نے سری اولاد اٹھائی ہے ناحق شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ میم صاحب۔
یہ کوئی ایسی بڑی بات نہین ہے جسکے واسطے آپ اتنا سوچ کرتی ہین بڑے ہو کر
آپ درست ہو جائینگے۔ اماجان۔ کیا بڑے ہونیکے لیے کوئی اور زمانہ آئیگا اللہ رکھے
تیرھوین برس مین تو یہ میری علیمہ ہے بہتیرا کہتی ہون تم بڑی ہو سمجھدار ہو چھوٹون کے
منہ مت لگا کرو چھیر چھیر کر لڑتی ہے کچھ ان وقتون مین ایسے خون سفید ہو گئے ہین
نہ چھوٹونکو بڑونکا ادب ہی نہ بڑونکو چھوٹون کی محبت۔ میم صاحب۔ بچون سے کچھ آپ
کام بھی لیتی ہین۔ اماجان۔ کام کیا ہے خدا کے دیے نوکر چاکر گھر مین ہین انکا یہی
کام ہے کھائین اور کھیلین۔ میم صاحب۔ بس یہی خرابی ہے مینے تو ہر ایک بچے پر اسکی
بساط کی موافق اتنا کام ڈال رکھا ہے کہ اسکو اسی سے فرصت نہین ملتی ہم سب لوگ
چھوٹے بڑے چاہے کوئی موسم ہو صبح کے پانچ بجے اٹھ بیٹھتے ہین ہر ایک نے غسل
کیا کپڑے بدلے اور تھوڑا سا ناشتہ کھا پی چھ بجتے بجتے مین ان سبکو لیکر شہر کے باہر

جناب اسمین ناخوشی کی کیا بات ہے آپسے تعارف کرنا تو ہمارے لیے فخر ہے۔ میم صاحب۔
مجھ کو ایک بات پوچھنی ہے اگر تمھاری اماجان مہربانی کرکے اپنے کوٹھے پر ذرا کی ذرا
آکھڑی ہون تو بڑا احسان کرین اپنی اماجان سے میرا بہت بہت سلام اور یہ پیام
کہنا مینے کہا بہت خوب مین ابھی جاکر کہتی ہون پیچھے آکر مینے اماجان سے سب حال بیان کیا
پہلے تو اماجان نے بھی کچھ تامل سا کیا بارے چلی گئین۔ میم صاحب۔ (سلام کے بعد)
مینے آپکو صرف اتنا پوچھنے کے لیے تکلیف دی ہے کہ اس آنیکے سوائے اگر کچھ اور تکلیف
ہم لوگونکے رہنے سے آپکو پہونچی ہو تو مہربانی فرماکر مجھ کو اس سے اطلاع دیجیے۔ اماجان
آپکے منہ پر تو کہنا خوشامد ہے مجھ کو تو آجتک یہ بھی نہین معلوم ہوا کہ اس مکان مین کوئی
رہتا بھی ہے یا نہین ایسا تو کوئی ہندوستانی بھی آکر نہین رہا ہم لوگون مین کمبخت
پردیکی بڑی قید ہے بس اسیکا خیال تھا۔ میم صاحب۔ ہون تو مین بیشک انگریز مگر
مین اسی ملک مین پیدا ہوئی اور اسی ملک مین ہوش سنبھالا مین بڑے آدمی کی
بیٹی ہون ماباپ دونون غدر مین مارے گئے اکیلی رہ گئی شادی کرلی خدا کے فضل
سے چار بچے ہوگئے ہین انکو پرورش کرتی ہون اور مین آپ لوگونکے دستور سے
بخوبی واقف ہون خدا نے چاہا تو کوئی بات مجھ سے ایسی نہ ہوگی کہ آپ کی اذیت کا
باعث ہو ہماری کتاب مین ہمسایے کے بہت بڑے حقوق لکھے ہین سو اگر مجھ سے وہ
حق نہ بھی ادا ہون تاہم مین امید کرتی ہون کہ میرے سبب سے آپکو کسی طرح کی
تکلیف بھی نہ پہونچیگی۔ اماجان۔ آپکے رہنے سے تو سراسر راحت ہے مگر ہم لوگون
کی وجہ سے عجب نہین آپکو ایذا ہوتی ہو۔ ہین اللہ رکھے میرے بھی چار ہی بچے مگر دن
بھر آپس مین اودھم مچائے رہتے ہین بہتیرا گھرکتی ہون کوستی ہون اور عاجز آکر

اور صبح کو چار بجے کام پر چلے جاتے ہین دن کی حاضری وہین جاتی ہے اور کوئی باہر نا
نہ آتا ہے نہ جاتا ہے چھوٹے چھوٹے بچے ہین بڑی بیٹی مس بابا اصل خیر سے تمھاری لڑکی
سے عمر مین تو کم ہے مگر میری آنکھون مین خاک ڈیل مین کوئی دو مٹھی نکلتی ہوئی ہے۔
اما جان۔ گو باہر والونکی آمد و رفت نہ ہو خود میم صاحب تو باہر نکلتی بیٹھتی ہین۔ بھشتن۔
صبح و شام پیادہ بچونکو ساتھ لے ہوا کھانے البتہ کشمیری دروازے کے باہر جایا کرتی
ہین۔ اما جان۔ میم صاحب یا اُنکے بچے ہمارے گھر مین تو نہ چلے آیا کرینگے۔ بھشتن۔
بے مرضی ہر گز نہین۔ اما جان۔ دیکھو کچھ قباحت نہو مجھے تو ڈر ہی لگتا ہے۔ بھشتن۔
بیوی کچھ شبہ مت کرو میرا ذمہ۔ غرضکہ میم صاحب آرہین دو چار دن اما جان ہم
سب بچون پر آہستہ بولنے کی تاکید کرتی رہین اور کوٹھے پر چڑھنے کو بھی منع کر دیا تھا
اور ہم لوگون نے بھی اتنے دنون میم صاحب کی طرف سے آواز تک نہین سُنی اوپر
پیاز پھیلی ہوئی تھی اُسکے لینے کو آمان کے پوچھکر کوئی چار گھڑی دن رہے مین
دبے پاؤن چڑھی دیکھتی کیا ہون باہر صحن مین میز بچھی ہے اور میم صاحب اور اُنکے
بچے آس پاس کرسیان بچھائے سبکے سب کچھ پڑھ رہے ہین چھت پر میرے چلنے کی
دھم دھم سُنکر چھوٹی لڑکی نے مجھ کو دیکھ لیا اور دیکھتے ہی آپسے آپ سلام کیا اُسکا
سلام کرنا تھا کہ سبکے سب مجھ کو دیکھنے لگے تب تو مینے بھی میم صاحب کو سلام کیا
میم صاحب نے نہایت مہربانی سے میرا سلام لیا اور جلد سیڑھی اُٹھ چھت کے نیچے
آکھڑی ہوئین اور کہنے لگین کہ ہم لوگون نے تم سے جان پہچان پیدا کرنے مین
ابتدا کی ہے تم اِسبات سے کچھ ناخوش تو نہین ہوئین میم صاحب کو آتے ہوئے دیکھ
جی مین آیا کہ بھاگ جاؤن لیکن اُنکی بات سنکر تو دل مین کچھ دلیری سی آئی اور مینے کہا

انگریز سب سے زیادہ جانتے ہین اسی علم کے زور سے وہ وہ نادر کلین ایجاد کی ہین اور آئے دن
ہوتی جاتی ہین کہ سُنکر عقل دنگ ہوتی ہے دنیا کا تمام کام کاج سے لیا جاتا ہے کلین سوت
کاتین کلین کپڑے بُنین اور کلین آٹا پیسین کلین کتابین چھاپین کلین باجے بجائین کلین
لوہار بڑھئی کا کام دین بلکہ کلین وہ کام کرین جو آدمی سے نہو سکے حُسن آرا - کیا انکی
میمین بھی اسی طرح کی عقلمند ہوتی ہین - اُستانی جی - بیشک عورتین بھی سبکی سب پڑھی لکھی
ہنرمند اور محکن نہین کہ مرد اس درجے کے لائق ہون اور عورتین ہم کم بختونکی طرح بے علم
بے ہنر - حلیمہ کے ہمسائے مین ایک میم رہتی ہین ذرا اُنکا حال سُنو حلیمہ بوا کہو تو -

## ایک انگریزی خاندان کا حال اور اُسکی نیک زندگی

حلیمہ - جناب ہمارے مکان سے ملا ہوا مکان (وہ بھی ہمارا ہی ہے) پانچ چھہ مہینے
ہوے ایک میم نے کرایے پر لینا چاہا ہمارے محلے کی بھشتن میم صاحب کے پاس آیا گرجی
مین نوکر ہے وہی پیام لائی میم کا نام سُنکر اما جان نے صاف انکار کیا کہ ہم میم کو مکان
نہین دیتے بھشتن - بیوی ڈیوڑھا دونا کرایہ ماہ بماہ لو ایسا کھرا کرایہ دار نہین پاؤگی -
اما جان کرایہ لیکر کیا چولھے مین ڈالنا ہے دیوار بیچ تو مکان لگا ہے لڑکیون بالیونکی
آواز برابر جاتی ہے میان مرزائی اپنے کارخانے کے لیے منتین کرتے رہے مینے ندیا
رکھونگی تو کسی اشراف کو ورنہ بلا سے خالی پڑا رہنا اچھا - بھشتن - بیوی میم صاحب بھی
بڑی ہی اشراف آدمی ہین - ہین تو غیر قوم غیر مذہب مگر مجھے اپنے ٹھوکے سر کی قسم
بڑی ہی بھلی مانس ہین اور پاس کے رہنے سے آپ حال کھل جائیگا اگر میری بات مین
فرق پاؤ میری ناک چوٹی کاٹ لینا - اما جان - بھلا اُنکے یہان انگریزون کی آمد و رفت
تو رہتی ہی ہوگی بھشتن - بیوی صاحب تار گھر مین نوکر ہین رات کو نو بجے آتے ہین

زمین مین چلی جائے میرے پاس ایک رسالہ ہے جسمین تار برقی کا سب حال لکھا ہے آئین بجلی کے عجب عجب خواص لکھے ہین جب تم زیادہ پڑھ لوگی تو اُسکو دیکھنا۔

## انگریزون کا حال

حسن آرا۔ انگریز بھی نرے عقل کے پتلے ہین۔ اُستانی جی۔ قوم کی قوم کا یہی حال ہے عقل کے پتلے نہ ہوتے تو کالے کوسون آکر بادشاہ کس طرح بن بیٹھتے ذرا انگلستان کی تاریخ پڑھو تو تمکو معلوم ہو کہ ابتدا ان لوگونکی کیا تھی نرے وحشی تھے جانورونکو مارکر گوشت کھاتے اور چمڑا پہنتے پہاڑونکی کھوہون مین رہتے کھیتی باڑی اور مکان بنانے تک کی عقل نتھی رومیون کی سلطنت تھی اُنھین سے انگریزون نے عقل و سلیقہ سیکھا یہانتک کہ رومیونکو اپنے ملک سے نکال باہر کیا اب یہ وہی انگریز ہین کہ روے زمین پر کوئی قوم ایسی دانشمند اور ایسی شائستہ نہین ہے۔ حسن آرا۔ ابتک مین یہ سمجھتی تھی کہ خدا نے سب آدمیونکو برابر عقل دی ہے مگر آپکے فرمانے سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریزونکی ملک کی آب و ہوا مین ایک خاص تاثیر ہے کہ وہانکے لوگ زیادہ عقیل ہوتی ہین میری کتاب مین بھی کئی جگہ دانشمندان فرنگ آیا ہے۔ پھر آیمین دوسرے ملک والونکا کیا دوس ہے۔ اُستانی جی۔ عقل واقعی خداداد ہے مگر اُسکی ترقی بے علم کے نہین ہوتی اسی طرح جسم بھی خداداد ہے مگر اُسکی توانائی اور بالیدگی غذا پر موقوف ہے۔ عقل کی غذا علم ہے سو افسوس ہے کہ علم ہندوستان سے بالکل اُٹھ گیا اور جو ہے وہ جہل سے بدتر ناحق کی کٹھ حجتی اور جھوٹی شاعری کے سوا ہندوستان مین کچھ اور بھی ہے حسن آرا۔ کیا انگریز بڑے مولوی ہوتے ہین۔ اُستانی جی۔ لفظ مولوی کا استعمال تمکو اس مقام پر نہین کرنا چاہیے مسلمان عالم مولوی کہلاتے ہین ہندو پنڈت مگر کچھ شک نہین کہ جو علم بکار آمد ہین

جلکر خاک سیاہ ہوگیا۔ حسن آرا۔ بجلی تو زمین پر بھی گرا کرتی ہے اسکا سبب اُستانی جی۔ جب بادل زمین کے قریب ہوا نزدیک ہونیکی وجہ سے زمین اُس گرمی کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ حسن آرا۔ کیا یہ بادل آسمان مین نہین ہوتے۔ اُستانی جی۔ اکثر میل دو میل سے زیادہ اونچے نہین ہوتے اور پہاڑ و پر تو گھر و نیمن بادل گھستے پھرتے ہین بیٹھے ہین بیٹھے ہین کہ یکایک کہر کی طرح دھوان سا آبھرا تھوڑی دیر بعد چاند نا ہوا تو دھوان ندارد پانی مین تر بتر۔ حسن آرا۔ بجلی تو بڑی آفت ہے کچھ اسکی روک بھی ہے مینے تو جہان کڑک کی آواز سنی اندر بھاگ جاتی ہون۔ اُستانی جی۔ آواز کے سنے پیچھے بھاگنا تو بیوقوفی ہے بجلی گرتی ہے تو آواز پہونچنے سے پہلے گر چکتی ہے ہوا کی نسبت روشنی کی رفتار بڑی تیز ہوتی ہے تم نے کاہے کو دیکھا ہوگا غدر کے دنو نیمن ہم لوگ کوٹھے پر سے بادلے کی توپون کو دیکھتے تھے کہ رنجک کی چمک پہلے نظر آتی تھی اُسکے چند لمحہ بعد توپ کی آواز سُن پڑتی تھی یہی حال بعینہٖ بجلی اور کڑک کا ہے خوب دھیان لگاکر جب چاہو آزمالو پہلے چمک نظر آتی ہے اُسکے تھوڑی دیر بعد کڑک کی آواز سنائی دیتی ہے اور بجلی کی روک کی جو تمنے پوچھی تو ہان عقلمندون نے اِسکی تدبیر بھی نکالی ہے۔ بجلی تھی تو نقصان کی چیز عقل کے زور سے اُسکو فائدہ مند کرلیا تار برقی کا نام تمنے سنا ہے۔ حسن آرا۔ ہان دو چار مرتبہ بڑے ابّا کے پاس سے سُنا کہ تار مین خبر آئی۔ اُستانی جی۔ دیکھو انگریزون کی ولایت پانچہزار کوس دور ہے مگر تار کے ذریعے سے چار پانچ گھنٹے مین خبر آنے لگی ہے یہ سب بجلی کے کھیل ہین۔ حسن آرا۔ روک کی نسبت آپنے کچھ نہ فرمایا۔ اُستانی جی۔ دھات کی چیزین لوہا تانبا پیتل وغیرہ بجلی کو کھینچتی ہین میگزینون مین بارود کی حفاظت کے واسطے بجلی کی روک کرنی پڑتی ہے چھتونکے پہلو مین لوہے کی سلاخین گاڑ دیتے ہین کہ بجلی گرے تو سلاخون کی راہ

وہ بھاپ ہوئی جو سردی پاکر پانی بن گئی تو بجلی وہ بھاپ ہوگی جو آگ بن جاتی ہوگی
اوپر کی خنکی بھاپ کو پانی تو بنا دیتی مگر کیا اِس آگ کو نہین بجھا سکتی - رابعہ نے
تامل کیا - محمودہ - کوئی چیز گرمی سے خالی نہین یہانتک کہ جمی ہوئی برف مین بھی
گرمی رہتی ہے اور دو چیزون کو آپس مین گھسنے اور رگڑنے سے یون بھی گرمی پیدا
ہوجاتی ہے - یہ ستارہ جو ٹوٹتا ہے ہوا کی گرمی کوئی تحریک پاکر بھڑک اُٹھتی ہے اور
اِس قاعدے کے نجاننے سے لوگون نے بڑے بڑے دھوکے اُٹھائے ہین
قبرستانون اور مرگھٹون اور پُرانی عمارتون اور باغون اور جنگلون مین جو کبھی ہوا بھڑک اُٹھتی
ہے لوگ جانتے ہین بلا ہے بجلی وہ گرمی ہے جو بادلون مین رہتی ہے اور گرمی کا یہ بھی
خواص ہے کہ جب دو چیزین ایسی برابر رکھی جائین جنمین سے ایک مین گرمی زیادہ ہو
اور دوسری مین کم تو زیادہ گرمی والی چیز سے گرمی نکلکر کم گرمی والی چیز مین جائیگی
یہانتک کہ دونون چیزون مین برابر گرمی ہوجائیگی مثلاً ٹھنڈے پانی مین ہاتھ ڈالو تو
ہاتھ کی گرمی پانی مین جائیگی یہانتک کہ دونون مین یکسان گرمی ہوجائے اور تھوڑی
دیر بعد پانی کی ٹھنڈ جو ہاتھ کو محسوس نہین ہوتی اُسکی یہی وجہ ہے اسیطرح جس بادل مین
گرمی زیادہ ہوتی ہے وہ پاس کے کم گرمی والے بادل مین رُوسے جاتی ہے اِسکا نام
کڑک ہے جسکی آواز ہم لوگ سنتے ہین جس آرا - ٹھنڈے پانی اور ہاتھ کی مثال جو
آپنے دی اِسمین تو ہمکو ہاتھ سے آگ نکلتی نظر نہین آتی مگر بجلی مین تو ایسی آگ ہوتی ہے
کہ آنکھ چوندھیانے لگتی ہے - محمودہ - گرمی سے آگ بجانا کون تعجب ہے پتھر کو پتھر پر
مارو صاف چنگاریان جھڑتی ہوئی نظر آئینگی خیر النسا نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ اُنکے
وطن مین ایک مرتبہ آندھی آئی بانسونکی رگڑ سے جنگل مین اِس بلا کی آگ لگی کہ تمام بیستان

بڑے بڑے جہاز چلتے ہین اگر اتنا مال خشکی کی راہ لے جائین تو بڑی محنت بڑی دیر اور بڑے خرچ اگرچہ جہاز دخانی سمندر اور بڑے دریاؤنمین اسطرح چلتا ہے جیسے خشکی مین ریل مگر صدہا جہاز صرف ہوا کی مدد سے چلتے ہین اور ہوا موافق ہو تو سیکڑون کوس ایک دن مین چل جاتے ہین یہ تھوڑے فائدے ہین اور فائدے تو سمندر نہ ہو تو کسیکی زندگی ہی نہ ہو۔ حسن آرا۔ جناب لاکھون آدمی ہین جنھون نے سمندر کی صورت بھی نہین دیکھی بلکہ شاید نام بھی نہ سنا ہو۔ اُستانی جی۔ یہ مینے کب کہا کہ دیکھنے اور نام کے سننے پر موقوف ہے مینے تو یہ کہا کہ سمندر نہ ہو تو کسیکی زندگی ہی نہو۔ حسن آرا۔ مہربانی فرما کر مجھ کو اسکی وجہ سمجھا دیجیے۔ اُستانی جی۔ وجہ تو ظاہر ہے کھانے کے انواع و اقسام کے غلے سب مینہ سے پیدا ہوتے ہین اور مینہ سمندر سے آتا ہے۔ حسن آرا۔ آہا تبھی لوگ کہا کرتے ہین کہ بادل سمندر مین پانی پینے جاتے ہین۔ اُستانی جی۔ یہ کہنا تو غلط ہے مگر مینہ ضرور سمندر سے آتا ہے۔ رابعہ۔ تم نے ابھی چند روز ہوے مینہ اور قوس قزح بجلی اور اولون کا حال پڑھا ہے حسن آرا بیگم کے روبرو بیان تو کرو۔

## مینہ۔ بجلی۔ بادل وغیرہ اور روشنی اور ہوا کی رفتار

رابعہ۔ گرمی کی وجہ سے سمندر اور دریاؤن اور ہر ایک گیلی اور سیلھی چیز مین سے بھاپ نکلتی ہے اور چونکہ سمندر کا پانی ہزارون کوس مین پھیلا ہوا ہے سب سے زیادہ بھاپ سمندر سے اُٹھتی ہے اِس بھاپ کا نام بادل ہے جو ہلکی ہونے کے سبب ہوا پر جا کر آفتاب کے عکس سے ہمکو رنگ برنگ کی نظر آتی ہین یہ بھاپ بلندی پر پہونچکر خنکی پاتی اور مینہ بنکر برستی ہے اور کبھی خنکی کی وجہ سے جم کر اولا ہو جاتی ہے۔ حسن آرا۔ مینہ تو

رکھین تو تمام زمین کا نقشہ خدا جانے کتنا بڑا ہو قطب صاحب تک تو پھیل جائے۔ محمودہ عجب کیا ہے۔

## سمندر کے منافع

حسن آرا۔ سمندر تو خدا نے ناحق ہی بنایا تمام زمین خشک ہوتی آدمی مزے مین اِدھر سے اُدھر چلتے پھرتے جہانتک چاہتے بستے بساتے۔ اُستانی جی۔ یہ بڑا کفر کا کلمہ ہے توبہ کرو توبہ دنیا مین کوئی چیز نے فائدہ اور نے مصلحت نہین ہے اور خدا کے جتنے کام ہین سب عقل اور حکمت سے بھرے ہوے ہین آدمیون نے اِتنا غور کیا مگر اُسکی حکمت کا ایک شمہ بھی نہین سمجھ پایا۔ حسن آرا۔ (کلون پر ہولے ہولے طمانچے مار کر) اے ہے میری توبہ ہے الٰہی توبہ مگر اُستانی جی ذرا سمندر کے فائدے مجھ کو تو بتایئے۔ اُستانی جی۔ مین دو چار فائدے جو مجھ کو معلوم ہین بتاؤنگی لیکن انسان ایسا ضعیف العقل ہے کہ وہ بہت سی چیزونکا فائدہ سمجھنے سے قاصر ہے تو اسکا یہ مطلب نہین کہ آدمی اپنے قصور فہم کی وجہ سے انتظامِ الٰہی پر اعتراض کر بیٹھے انتظام الٰہی عقل انسان کے لیے ایک کسوٹی ہے جب عقل کوئی بات خلاف انتظام الٰہی سوچتی ہے تو یہ دلیل غلطی عقل ہے سمندر کے فائدونمین تمکو شک ہے تو لو سنو ایک فائدہ تو یہ ہے کہ سمندر سے لاکھون روپے کے بیش بہا موتی نکلتے ہین جو ہم عورتونکے لیے موجب زینت ہین سمندر مین لاکھون قسم کی مچھلیان ہوتی ہین جنکو آدمی کس خواہش سے کھاتے ہین۔ مچھلیون کی چربی جلانے کے کام آتی ہے بلکہ بعض مچھلیونکا تیل بہت سی بیماریونکی دوا ہے سمندر مین مچھلیان اتنی بڑی بڑی ہوتی ہین کہ تم سنو تو حیران ہو جاؤ ایک قسم کی مچھلی وہیل ہوتی ہے سیکڑون گز کی لمبی چوڑی ہزارون من کی وزنی یعنے بجاے خود جہاز کا جہاز پھر سمندر مین مال کے لدے ہوے

بتائی تو انگریزونکا ملک ہمارے ملک کی نسبت بہت سرد ہوگا اور افریقہ گرم۔ محمودہ۔ تم بہت درست سمجھین واقعی ایسا ہی ہے۔ حسن آرا۔ حبشی شاید گرمی ہی کے سبب بہت کالے ہوتے ہین۔ محمودہ۔ آدمی تین رنگ کے ہوتے ہین کالے گورے اور تانبے کے رنگ کے سرد ملکونکے رہنے والے گورے ہوتے ہین گرم کے کالے اور امریکا والونکا رنگ تانبے کا سا ہوتا ہے۔ حسن آرا۔ سردی گرمی کے اعتبار سے ہمارا ملک بیچ کی راس ہے آئے ہئے اور ملک والے بھی یہین آرہتے۔ محمودہ۔ جو جس ملک مین پیدا ہوا ہے اُسیکو پسند کرتا ہے خدانے اُنکی ویسی ہی طبیعت پیدا کی ہے اور اُنکی ضرورت کی چیزین اُسی ملک مین بآسانی میسر آتی ہین۔

## ایشیا۔ یوروپ۔ افریقہ کے نقشہ جات

حسن آرا۔ بھلا اِس کتاب مین اور نقشے کیسے ہین۔ ہاجرہ۔ یہ نقشہ تمام زمین کا تھا اِس سے آگے صرف ایشیا صرف افریقہ صرف یوروپ صرف شمالی امریکا صرف جنوبی امریکا کے ہین پھر ایشیا مین جتنے ملک ہین ہندوستان عرب چین افغانستان وغیرہ سب کے الگ الگ نقشے ہین اِسی طرح ضلعے اور پرگنے اور گاؤن اور مکانکے نقشے ہوتے ہین۔ حسن آرا۔ یہ کیا بات ہے تمام زمین کا نقشہ تو چھوٹا اور ہندوستانکا بڑا۔ محمودہ۔ یہ تو پیمانے کا فرق ہے پرگنے کا نقشہ بڑے پیمانے کا ہوتا ہے یعنی مثلاً ایک میل کا ایک انچ ضلع کا نقشہ اگر اِتنے پیمانے پر بنائین تو مکانمین نہ سمائی اِسواسطے پیمانہ چھوٹا کر دیتے ہین چار میل کا ایک انچ اور ہندوستان کے اِس نقشے مین پچاس میل کا ایک انچ ہے اور کرۂ زمین کے نقشے مین پانچ سو میل کا ایک انچ نقشہ ایک تصویر ہے اور اُسکا چھوٹا بڑا بنا لینا اپنے اختیار مین ہے۔ حسن آرا۔ اگر پرگنے کا پیمانہ

محمودہ - واقعی حسن آرا - اور یہ لہریدار لکیرین کیا ہین - محمودہ - دریا ہین - حسن آرا - ہماری دلی اس نقشے مین کہان ہے - محمودہ - دلی اسمین نہین ملیگی ایک بالشت مین تمام زمین ہے اسمین اتنی گنجایش نہین ہوسکتی کہ تمام شہرونکے نام لکھے جائین ورنہ نقشہ ایسا گھچ پچ ہوجاتا کہ پڑھا بھی نہ جاتا مگر یہ دیکھیے ہندوستان موجود ہی حسن آرا - ایک بڑا کھجور ایہان بھی چل رہا ہے - محمودہ - ہان یہی ہمالیہ پہاڑ ہے جسمین کشمیر سیالکوٹ شملہ منصوری لندھور نینی تال وغیرہ مقامات واقع ہین جہان گرمی کے دنونمین انگریز جاکر رہا کرتے ہین حسن آرا - بھلا یہ دکھن کیطرف ایک بند اسا کیا لٹک رہا ہے - محمودہ - ہندوونکی لنکا جسکے قصے کی نقل رام لیلا دسہرے مین بناتے ہین یہ ایک ٹاپو ہے - حسن آرا - خالی میدان مین جو رنگین نقطے نقطے دئے ہین یہ کیا ہین - محمودہ - چھوٹے چھوٹے ٹاپو - حسن آرا - ٹاپو کیا - محمودہ - چارونطرف سمندر بیچ مین اونچی زمین جسپر آدمی بستے ہین - حسن آرا - ٹاپوؤنکے رہنے والے کہین آتے جاتے کیونکر ہونگے - محمودہ - کشتیون اور جہازونپر - حسن آرا - دونون سرون مین نہ آبادی کا نشان ہے نہ سمندر کا یہ کیا بات ہے - محمودہ - زمین کے دونون سرے قطب کہلاتے ہین ایک شمالی دوسرا جنوبی - آجتک کوئی وہان پہونچ نہین سکا غضب کی سردی ہے سمندر مارے خنکی کے جم گیا ہے - حسن آرا - کیا تمام روئے زمین پر سردی گرمی یکسان نہین - محمودہ - ہرگز نہین بیچ مین جو یہ لکیر کھینچی ہوئی ہے اسکو خط استوا کہتے ہین اسپر آفتاب کی کرنین سیدھی پڑتی ہین اور اس بلا کی گرمی ہے کہ سمندر ہے تو کھول رہا ہے اور زمین ہے تو جلتے توے کی طرح تپ رہی ہے اس خط سے جتنی دور چلو اُتر کو یا دکھن کو اُسی قدر گرمی سردی زیادہ یہانتک کہ قطبون پر حد درجے کی سردی ہے - حسن آرا - یہ تو آپنے بڑی عمدہ بات

حسن آرا- نئی پرانی دنیا کیسی- محمودہ- نئی دنیا کا حال پہلے کسیکو معلوم نہ تھا اب کوئی چار سو برس سے معلوم ہوا کہ یہان بھی بستی ہے نئی دنیا کو امریکا کہتے ہین- اُسکے دو ٹکڑے ہین شمالی امریکا اور جنوبی امریکا- ہم لوگ پرانی دنیا مین رہتے ہین اسکے تین ٹکڑے ہین ایشیا یوروپ افریقہ ایشیا مین ہندوستان چین افغانستان عرب ایران توران وغیرہ ہین یوروپ انگریزون کا ملک ہے اور افریقہ حبشیون کا مجمل حال تو یہ ہے اور مفصل سے کتابین بھری پڑی ہین اگر آپ نقشہ دیکھیے تو خوب سمجھ مین آئے ہاجرہ ذرا وہ کتاب تو دو جسمین نقشے ہین- محمودہ نے ہاجرہ سے کتاب لے پہلے کرۂ زمین کا نقشہ حسن آرا کے روبرو پھیلا دیا اور کہا کہ دیکھو یہ تمام زمین کی تصویر ہے

## کرۂ زمین کا نقشہ مع حالات عامہ

حسن آرا- تم تو کہتی تھین زمین گول ہے یہ چکی کے سے دو پاٹ الگ الگ کیسے ہین محمودہ- ان دونونکو جوڑ کر بیچ مین مٹی یا کچھ اور چیز بھر دو تو ٹھیک زمین کی شکل بنجائے ایک کٹی کا گولہ بنا کر اوسپر موقع موقع سے ملکون اور سمندرون اور پہاڑون اور ندیونکے نشان بنا دیتے ہین وہ خوب ہوتا ہے اُسکو کرہ کہتے ہین ہمارے یہانکا کرہ فراشخانے کے مدرسے کی اُستانی جی نے منگوا بھیجا ہے وہ ہوتا تو اُس سے خوب سمجھ مین آتا مگر خیر اسی نقشے مین دیکھیے کہ نیلی پیلی لال سبز لکیرون سے جو جگہ گھری ہے وہ تو خشکی ہے باقی جو جگہ آپ خالی دیکھتی ہین تمام سمندر ہے- حسن آرا- آہا ہر چار طرف سمندر ہی سمندر پھیلا ہوا ہے- محمودہ- بیشک میںنے آپ سے کہا تھا نہ کہ تین حصے کے قریب سمندر ہے اور ایک حصے کے قریب خشکی- حسن آرا- بھلا یہ کھنکھجورے کی طرح کیا بنا ہے- محمودہ- پہاڑ ہین- حسن آرا- امریکا مین پہاڑونکی بڑی کثرت معلوم ہوتی ہے

خانہ بدوش ہوتے ہین سردی کی جگہ گرمی خیمون مین رہتے اور بال بچے مویشی ساتھ لیے پھرتے جہان پانی قریب ہوا اور مویشیون کا چارہ پایا رہ پڑے جب پانی گھاس کی تکلیف ہونے لگی دوسری جگہ جا رہے لوٹ کھسوٹ ان لوگونکا موروثی پیشہ ہے ہر سال حج کے دنون مین دو چار کمزور قافلے لوٹ رکھتے ہین۔

## عام جغرافیہ مختصر

حسن آرا۔ کیون بوا کلثوم یہ سب حال تمنے کس کتاب مین پڑھا۔ کلثوم۔ جن کتابون مین شہرون اور ملکون کا حال لکھا ہوتا ہے اُنکو علم جغرافیہ کی کتابین کہتے ہین اِس علم مین بہت سی کتابین ہین مگر حال مین بابو شیو پرشاد صاحب نے جام جہان نما ایک کتاب لکھی ہے بڑی اچھی کتاب ہی۔ حسن آرا۔ کیا تمام روی زمین کے شہرون اور ملکونکا حال اُسمین ہی۔ کلثوم۔ بیشک تمام روی زمین کی مختصر کیفیت بھی اس کتاب کے پڑھنے سے بخوبی معلوم ہو جاتی ہی مگر ایشیا اور خاصکر ہندوستانکا حال تو نہایت تفصیل سے لکھا ہے۔ حسن آرا۔ ایشیا افریقہ نئے نئے لفظ سُننے مین آتی ہین اِنکا مطلب مین خوب نہین سمجھتی۔ محمودہ۔ مین آپکو سمجھا دون جس طرح مکان مین ہر ایک حصے کا کچھ نام رکھ لیتے ہین غسل خانہ آبدارخانہ باورچی خانہ توشے خانہ بالاخانہ صحن غلام گردش سائبان اصطبل خانہ باغ پائین باغ شہ نشین دالان کوٹھری وغیرہ اِسی طرح زمین کے حصونکے نام رکھ لیے ہین جو حصہ سمندر کے پانی مین ڈوبا ہوا ہے اُسکو تری یا بحر اعظم کہتے ہین اور جو پانی سے کھلا ہے اُسکو خشکی یا بر اعظم۔ بحر اعظم کے بھی ٹکڑے کر لیے ہین۔ لال سمندر کالا سمندر ہند کا سمندر شمالی سمندر جنوبی سمندر اُنھین ٹکڑونکے نام ہین خشکی کے دو بڑے حصے ہین بڑا پرانی دنیا اور چھوٹا نئی دنیا۔

ہوشمند کی وفاداری پر حسن آرا۔ عرب مین تو لوگ حج کرنے جاتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہان دینداری کا چرچا زیادہ ہے پھر بدوون نے ان بیچارونکو ناحق کیون لوٹا اور پرائی بہو بیٹیونکو پکڑکر کس طرح لونڈی بنایا۔ اُستانی جی کلثوم تم نے عرب کا جغرافیہ عرب کی تاریخ بہت کچھ پڑھی ہے وہانکا کچھ حال تو حسن آرا بیگم کو سناؤ۔

## عرب کا جغرافیہ اور بدووونکے حالات

کلثوم۔ عرب ایک ویران ملک ہے اوسکا نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آبادی بہت کم ہے صدہا کوس کے ریگستان پڑے ہین جنمین نہ پانی ہے نہ درخت نہ گانوُن نہ بستی اگر عرب مین مکہ مدینہ نہ ہوتا تو کوئی عرب کی طرف منہ بھی نہ کرتا اور ملکو نہین جو لوگ جاتی ہین تو آخر کسی غرض سے جاتے ہین کہین غلّے کی افراط ہے کہین میوے کی کثرت کہین جواہرات پیدا ہوتے ہین غرض کوئی نہ کوئی چیز نایاب یا کثرت سے اُس ملک مین ہوتی ہے کہ اُسکی ضرورت لوگونکو کھینچ بُلاتی ہے سو عرب مین صرف خدا کا نام ہے نہ غلہ نہ میوہ نہ جواہرات نہ کچھ نہ کچھ۔ محمودہ۔ کیون عرب کے اونٹ عرب کے گھوڑے تمام جہان مین نامی ہین اونٹ تو بھلا خیر ہندوستان مین بیکانیر کی طرف اور افریقہ کے ملک مین بھی ہوتا ہے مگر گھوڑے جیسے عرب مین عمدہ اور بیش قیمت ہوتے ہین کسی ملک مین نہین ہوتے۔ کلثوم۔ آپنے درست کہا عرب مین گھوڑے بڑے نفیس ہوتے ہین مگر گھوڑا ایسی عام ضرورت کی چیز نہین عرب مین تجارت کے لیے لوگ بہت کم جاتے ہین البتہ حج کے لیے ہر سال اطراف وجوانب سے لاکھون آدمی مکہ مین جمع ہوتے ہین اور بعض دیندار لوگ ہجرت کرکے بھی عرب مین جارہے ہین۔ وہانکے اصلی باشندے بدو ہین جنکا نہ کوئی شہر ہے نہ گھر یہ لوگ اِس ملک کی کنجرون کی طرح

تو نہین ہے عمرانہ مین ایک معلم ہے تب تو مسیح الملک اور نازپرورد کو یقین ہوا کہ اُسکی
رہائی مین ہوشمند نے تحریک کی ہے تب نازپروردنے ہوشمند کی وفاداریان اور
اُسکے احسان اور دلجوئیان سب مسیح الملک سے بیان کین مسیح الملک نے دل مین
کہا کہ ہرگز اقتضای حمیت و مروت نہین ہے کہ مین نازپرورد کو لیجاؤن اور ہوشمند
کی رہائی مین سعی نکرون یہ سوچ اُسنے عمرانہ جانیکا ارادہ کیا اور جابر سے منزلون کا
حال پوچھنے لگا جابر نے کہا کہ آج شام تک ایک قاصد عمرانہ سے آنیوالا ہی اُس سے
ٹھیک حال معلوم ہوگا گھڑی بھر رات گئے قاصد آیا اور ہوشمند بھی اُسکے ساتھ تھی
مسیح الملک کو دیکھتے ہی قدمون پر سر رکھدیا مسیح الملک نے پوچھا تو اپنا حال بیان
کیا کہ متوکل جو حج سے واپس آیا تو مینے اپنے پیام کا حال اُس سے پوچھا معلوم ہوا کہ
آپ ہلا اور چھوٹی بیوی کی رہائی کی تدبیر ہوگئی اور شریف کا نامہ لے کر آپ + یعنے نازپرورد ۱۲
بیرالاعراب روانہ ہوے متوکل نے مجھ سے آپکا ماجرا پوچھا مینے شروع سے آخر تک
بیان کیا تب اُسنے مجھ سے پوچھا کہ تو نے اپنی رہائی کی کچھ فکر نہ کی مینے جواب دیا کہ مجھ کو
رہائی کی ضرورت نہین مین تو جنم کی کنیز ہون جنکو ضرورت ہی خدا اُنکو نصیب کرے
متوکل کو نہین معلوم کیا سوجھی اور کیا مغیرہ سے کہا غرض مجھ کو آزاد کر دیا مینے کہا کہ
مین یہ احسان اپنے سر نہین لے سکتی تا وقتیکہ اپنی بیوی کو آزاد نہ دیکھ لون یہان
قاصد آنیوالا تھا مجھ کو اُسکے ساتھ کر دیا یون خدا نے نازپرورد اور ہوشمند دونون کی
رہائی کی اور مسیح الملک ہنسی خوشی دونونکو ساتھ لے جابر سے رخصت ہوے مسیح الملک
نے ہوشمند کو بیٹی اور نازپروردنے اُسکو اپنی بہن بنایا۔ کہانی ختم ہوئی تو سب
لڑکیون نے تعریف کی کہ سبحان اللہ بڑی عمدہ اور بڑے مزے کی کہانی ہی ہزار آفرین ہی

کے حالات جو دونون کو یاد آئے تو بیٹی باپ دونون ایسی دار دھین مار مار کر
روئے کہ جابر کے گھر بھر کے دل ہل گئے سب وہ رو رو کے اسطرح دونون ملے
کہ جس طرح سانون سے بھادون ملے ۔ نازپرور دنے تھمتے کے ساتھہ اپنی ماتا کی
خیریت پوچھی ۔ مسیح الملک ۔ تمھاری مفارقت مین زندہ در گور رہے پھر ہر ایک نی
اپنی اپنی مصیبت کا تذکرہ کیا ۔ مسیح الملک پر متوکل سے نازپرور دکا سلام اور
پتہ سنکر ایک شادی مرگ کی حالت طاری ہو گئی تھی اُس وقت اُسنے متوکل
سے کچھ اور نہین پوچھا اسواسطے مسیح الملک کو اُس وقت تک ہوشمند کا حال
معلوم نہین تھا بلکہ جب اُسنے ہوشمند کو نازپرور دکے پاس نہین پایا تو یہ جانا
کہ شاید وہ کہین اور ہو گی نازپرور دنے مسیح الملک سے پوچھا کہ یہ میرا پتہ آپ کو
معلوم کیونکر ہوا ۔ مسیح الملک ۔ مجھ سے متوکل نامی ایک معلم نے تمھارا سلام اور
پتہ بیان کیا ۔ نازپرور د ۔ مین تو متوکل کے نام سے بھی واقف نہین شاید خدائے
تعالی نے میری مصیبت پر رحم کر کے رجال الغیب مین سے کسیکو آپکے پاس بھیجا ہو
یا ہوشمند یہان تھی اُسنے کسی سے کچھ تذکرہ کیا ہو مگر مجھکو معلوم نہین ۔ مسیح الملک ۔
ہوشمند بھی تمھارے ساتھہ تھی ۔ نازپرور د ۔ شروع سے ۔ وہ تو اب پانچوان مہینا
ہے کہ جابر کی بیٹی ضیمران کے ہمراہ مین دی گئی اور اُسکے ساتھہ روانہ ہوئی ۔
مسیح الملک ۔ ضیمران کہان بیاہی گئی ۔ نازپرور د ۔ یہان سے چھ یا سات منزل
کوئی مقام عمرانہ ہے وہان مغیرہ کے بیٹے ثابت سے ۔ مسیح الملک ۔ متوکل کا
سخت عجب ہے ۔ نازپرور د ۔ فی الواقع عجب ہے جابر سے پوچھیے شاید کوئی شخص
ہیر الاعراب مین اِس نام کا ہو ۔ مسیح الملک نے جابر سے پوچھا تو اُسنے کہا یہان

پتہ لگا کر اتنا اُنسے کہدیجیے کہ نازپرور نے جو بیرالاعراب + مین جابر بدوی کے پاس ہی آپ کو سلام کہدیا ہی متوکل نے بہت وثوق کے ساتھ وعدہ کیا کہ انشاءاللہ تعالی تمھارا یہ پیام مین ضرور ضرور مسیح الملک تک پہونچادون گا غرض یہ کہ جانے کے ساتھ متوکل نے مسیح الملک کو ڈھونڈھا تو جلد ایسی پتہ مل گیا اسواسطے کہ مسیح الملک خود شریف مکہ کے یہان معالج تھے جون ہی مسیح الملک نے نازپرور کا نام سنا بے اختیار آنکھ سے آنسو نکل پڑے متوکل چونکہ خدا پرست آدمی تھا مسیح الملک کو روتے دیکھ پوچھنے لگا کہ اگر آپ کی مصیبت مین مجھ سے کچھ مدد ہوسکے تو انشاءاللہ تعالی مین دریغ نہ کرون گا تب مسیح الملک نے اپنے لوٹے جانے اور قید رہنے کا قصہ بیان کرکے کہا کہ نازپرور مجھی بدبخت کی بیٹی ہی آپ مجھ کو صرف اتنی بات بتائیے کہ اُس کی رہائی کی عمدہ تدبیر کیا ہے متوکل نے کہا تمام اعراب اگرچہ خود سر ہین مگر شریف مکہ کا ادب کرتے ہین اگر شریف ساعی ہو تو آپکی بیٹی کی رہائی بہت سہل ہے۔ مسیح الملک یہ سنکر بہت خوش ہوے اور فورًا شریف مکہ سے جاکر عرض حال کیا شریف نے اُسی وقت نامہ لکھدیا اور اپنا خاص خادم مسیح الملک کے ساتھ کردیا مسیح الملک خادم شریف کو ساتھ لے بیرالاعراب مین گئے اور جابر کو شریف کا نامہ دیا جابر نے خط پڑھنے کے ساتھ مسیح الملک کو بہت خاطر داری سے اپنے گھر مین لے جانا چاہا مسیح الملک نے تامل کیا۔ جابر۔ یہ امر ہرگز قرین انصاف نہین ہے کہ آپکی بیٹی برس روز میرے اہل وعیال مین داخل رہے اور مین اُسکے ناموس کا حافظ نہ رہون اور آپکو اجنبی سمجھون غرض جابر مسیح الملک کو گھر کے اندر لے گیا نازپرور باپ کو دیکھتے ہی دوڑ قدمون سے لپٹ گئی اور جدائی

+ اُس گانون کا نام ہے جس مین جابر کا گھر تھا۔

لیا اور ہزار درہم شداد کو دیے مغیرہ نے اُس ہزار درہم کا عشر شداد سے مانگ بھیجا
شداد نے انکار کیا اسی بات پر تکرار بڑھتے بڑھتے لڑائی ٹھہری پہلے تو شداد نے
اِس ہزار درہم سے انکار کیا مغیرہ کو یہ خبر ملی تھی کہ وہ طبیب ہندی ہنوز مکے مین ہے
اُسنے اپنے دوست شریف مکہ کی معرفت دریافت کرایا تو ہزار درہم کا ملنا صحیح تھا
مغیرہ نے عشر کے لیے تنگ طلبی کی آپ تو ہوشمند کو حکیم صاحب کا ٹھیک ٹھیک پتہ
مل گیا نہایت خوش ہوئی اور جی مین کہنے لگی ہاے پر ہوتے تو اسی وقت اُڑ کر جاتی
اور ناز پرورد کو خوش خبری سُناتی حقیقت حال سننے کے ساتھہ ہوشمند دل مین
منصوبے کرنے لگی کہ حکیم صاحب مکے مین ہین تو وہان سال در سال ہر طرف سے
آدمی حج کو جاتے ہین کہلا بھیجنا کچھہ مشکل نہین مغیرہ اور شداد مین جو لڑائی ہونیوالی
تھی حج کے دن قریب آجانے کی وجہ سے وہ بھی ملتوی ہو گئی ہوشمند نے تحقیق
کیا تو متوکل نامی ایک معلم مغیرہ کے گانون کا رہنے والا ہندی لوگون کو مناسک
حج کی تعلیم کے لیے ہر سال مکے جایا کرتا تھا یہ شخص ایک طرح کا مجاور تھا یلملم مین جہاز
سے اُترتے ہندیون کو جا لیا اور دس بیس کو حج کرا دیا اُنھون نے اس خدمت
کے صلے مین جو کچھہ دیدیا یہی متوکل کی معاش تھی متوکل بڑا نیک دل اور خدا پرست
آدمی تھا اور بندو اُسکے زہد و صلاح کے بہت معتقد تھے خصوصاً مغیرہ ہوشمند جو
کچھہ مغیرہ کے گھر سے پاتی اپنا پیٹ کاٹ کر متوکل کے گھر دے آتی رفتہ رفتہ جب
ہوشمند نے متوکل سے اچھی طرح تعارف پیدا کر لیا اور اُسکی دینداری اور امانت
پر اُسکو اعتماد ہو گیا تو اُسنے متوکل سے کہا کہ مجھہ کو آپ سے ایک حاجت ہے وہ یہ
کہ آپ مکے جائیے تو شریف مکہ کے پتے سے ایک ہندی طبیب مسیح الملک کا

تھوڑے دنونکے بعد کیا اتفاق ہوا کہ ہوشمند ثابت اور ضمیران کو کھانا کھلاتی تھی ثابت کے ہاتھہ پر جو ہوشمند کی نگاہ جا پڑی تو اُس کو بعینہٖ اُسی طرح کی انگوٹھی پہنے دیکھا جیسی حکیم صاحب پہنے رہا کرتے تھے تا بدیر غور سے دیکھتی رہی وہی حلقہ تھا وہی نگین ایک دو دفعہ موقع پاکر ثابت کے سونے کی حالت مین بھی ہوشمند نے اُس انگوٹھی کو دیکھا اور اچھی طرح یقین کر لیا کہ ضرور انگوٹھی ہی حکیم صاحب کی ہاتھہ کی - اب اِس بات کی درپے ہوئی کہ یہ انگوٹھی ثابت تک کیونکر پہونچی - بدّو بڑے لڑاکو ہوتے ہین اور چھوٹی چھوٹی باتون مین کشت وخون پر آمادہ ہوجاتے ہین ضمیران کو سُسرال گئے ہوئے تیسرا یا چوتھا مہینا تھا کہ دفعۃً مغیرہ کے یہان لڑائی کی طیاریان ہونے لگین اور اُسنے یہ صلاح کی کہ عورتون کو شیخ بصرہ کے گھر پہونچا دے یہ ایسی بات نتھی کہ ہوشمند کو اُس کی وجہ معلوم کرنے مین کچھہ دقت ہوتی تھوڑی ہی سی تفتیش سے یہ امر دریافت ہوا کہ مغیرہ بدّوون کی ایک بڑے گروہ کا سردار ہے اور وہ لوگ جہان کہین لوٹمار کرین مغیرہ کو گھر بیٹھے عشر یعنے دسوان حصہ بھیجدیتے ہین یا رسال حج سے پہلے مدینے کی راہ مین ہند کا قافلہ لوٹا گیا تھا اور اُس لوٹ مین شدّاد نامی مغیرہ کے گروہ کا ایک شخص بھی شریک تھا اُسنے لوٹ مین سے جس قدر حصّہ پایا تھا اُسکے عشر کی عوض ایک انگوٹھی جو ثابت کے ہاتھہ مین تھی مغیرہ کو دی اب چند روز ہوے مغیرہ کو یہ خبر پہونچی کہ شداد میر قافلہ کو بھی پکڑ لایا تھا اور اُس کو غلام بنانا چاہا وہ شخص پیر مرد تھا اُسنے کہا کہ مین ضعیف ہون کار و خدمت کی لائق نہین مجھکو غلام بنانے سے تجھہ کو کیا حاصل ہوگا تب اُس سے یہ شرط کی کہ تو مجھہ کو ہزار درہم دے تو چھوڑ دون وہ پیر مرد ہندی طبیب بھی تھا چنانچہ مکے مین آکر کچھہ اپنے پیشے سے کمایا اور کچھہ اپنے ہموطنون سے

لگائے نہین ہزارون اُسکے خواہان سیکڑون اُسکے طالب ہمارے ہندوستان مین مردون
نے اپنی آزادی تو قائم رکھی جسکو مقدور ہوا دو دو تین تین چار چار بیبیان کر لیتے ہین
عورتون پر قید ہے کسی حالت مین دوسرا نکاح نہین کر سکتین اس سبب سے مرد
کے مقابلے مین عورت بہت دبی ہوئی ہے۔ اِس اثنا مین ضمیران کا نکاح بھی ٹھہر گیا
مغیرہ ان بدوون کا ایک سردار تھا اُسی کے بیٹے ثابت سے بات قرار پائی جابر کے
گھر تو بڑی خوشیان ہونے لگین مگر ہوشمند اور نازپرورد کے غم پھر تازہ ہو گئے کیونکہ
جابر اِسی نیت سے ہوشمند اور نازپرورد کو لایا تھا کہ اپنی بیٹیون کے جہیز مین دے
سواب ہوشمند اور نازپرورد کے ایک دوسرے سے جدا ہونے کا وقت آپہونچا جابر
نے ضمیران کو اختیار دیا کہ ہوشمند اور نازپرورد سے جسکو پسند کرے لے ضمیران نے
ہوشمند ہی کو لیا۔ ضمیران مزاج کی ایسی نیک تھی کہ اگر ہوشمند کہتی سنتی تو وہ اُسکی
عوض نازپرورد کو لے لیتی مگر باوجودیکہ نازپرورد کی جدائی نہایت شاق تھی ہوشمند
نے ضمیران کے ساتھ اپنا ہی جانا مناسب سمجھا اسواسطے کہ اتنی مدت جابر کے
یہان رہی اور کسی وقت فکر آزادی سے غافل نتھی مگر کوئی سبیل نہ نکلی ہر چند
کوئی وجہ امید کی نہ تھی مگر ہوشمند کا دل اندر سے خود بخود گواہی دیتا تھا کہ مغیرہ کے گھر
جاکر ضرور کوئی صورت رہائی کی نکلے گی اور اِس امید کو ہوشمند نے اِس طرح وثوق
کے ساتھ نازپرورد کے روبرو بیان کیا کہ اُسکو بھی تسلی ہو گئی۔ ضمیران کا بیاہ ہوا تو
وہ بھی سادہ اور بے تکلف شرعی نکاح تھا اور مہمانی اور جہیز کا سامان بھی اتنا مختصر
کہ اگر جابر دہلی یا لکھنؤ مین ایسا مقدور رکھ کر یون بیٹی کا بیاہ کر لیتا تو دنیا تھڑی
تھڑی کرتی غرض ضمیران ماں باپ سے رخصت ہو کر مغیرہ کے گھر آئی ہوشمند ساتھ تھی

تھوڑے دنونکے بعد کیا اتفاق ہوا کہ ہوشمند ثابت اور ضمیران کو کھانا کھلاتی تھی ثابت کے ہاتھہ پر جو ہوشمند کی نگاہ جا پڑی تو اُس کو بعینہٖ اُسی طرح کی انگوٹھی پہنے دیکھا جیسی حکیم صاحب پہنے رہا کرتے تھے تا بدیر غور سے دیکھتی رہی وہی حلقہ تھا وہی نگینہ ایک دو دفعہ موقع پاکر ثابت کے سونے کی حالت مین بھی ہوشمند نے اُس انگوٹھی کو دیکھا اور اچھی طرح یقین کر لیا کہ ضرور انگوٹھی ہی حکیم صاحب کی ہاتھہ کی - اب اِس بات کی دریے ہوئی کہ یہ انگوٹھی ثابت تک کیونکر پہونچی - بدّو بڑے لڑاکو ہوتے ہین اور چھوٹی چھوٹی باتون مین کشت وخون پر آمادہ ہو جاتے ہین ضمیران کو سُسرال گئے ہوئے تیسرا یا چوتھا مہینا تھا کہ دفعۃً مغیرہ کے یہان لڑائی کی طیاریان ہونی لگین اور اُسنے یہ صلاح کی کہ عورتون کو شیخ بصرہ کے گھر پہونچا دے یہ ایسی بات نتھی کہ ہوشمند کو اُس کی وجہ معلوم کرنے مین کچھہ دقت ہوتی تھوڑی ہی سی تفتیش سے یہ امر دریافت ہوا کہ مغیرہ بدّوون کی ایک بڑے گروہ کا سردار ہے اور وہ لوگ جہان کہین لوٹ مار کرین مغیرہ کو گھر بیٹھے عشر یعنے دسوان حصہ بھیجدیتے ہین یا سال حج سے پہلے مدینے کی راہ مین ہند کا قافلہ لوٹا گیا تھا اور اُس لوٹ مین شدّاد نامی مغیرہ کے گروہ کا ایک شخص بھی شریک تھا اُسنے لوٹ مین سے جس قدر حصّہ پایا تھا اُسکے عشر کی عوض ایک انگوٹھی جو ثابت کے ہاتھہ مین تھی مغیرہ کو دی اب چند روز ہوے مغیرہ کو یہ خبر پہونچی کہ شداد میر قافلہ کو بھی پکڑ لایا تھا اور اُس کو غلام بنانا چاہا وہ شخص پیر مرد تھا اُسنے کہا کہ مین ضعیف ہون کار و خدمت کی لائق نہین مجھکو غلام بنانے سے تجھہ کو کیا حاصل ہوگا تب اُس سے یہ شرط کی کہ تو مجھہ کو ہزار درہم دے تو چھوڑ دون وہ پیر مرد ہندی طبیب بھی تھا چنانچہ مکے مین آکر کچھہ اپنے پیشے سے کمایا اور کچھہ اپنے ہموطنون سے

لگائے نہین ہزارون اُسکے خواہان سیکڑون اُسکے طالب ہمارے ہندوستان مین مردون
نے اپنی آزادی تو قائم رکھی جسکو مقدور ہوا دو دو تین تین چار چار بیبیان کر لیتے ہین
عورتون پر قید ہے کسی حالت مین دوسرا نکاح نہین کر سکتین اس سبب سے مرد
کے مقابلے مین عورت بہت دبی ہوئی ہے - اس اثنا مین ضیمران کا نکاح بھی ٹھہر گیا
مغیرہ ان بدوون کا ایک سردار تھا اُسی کے بیٹے ثابت سے بات قرار پائی جابر کے
گھر تو بڑی خوشیان ہونے لگین مگر ہوشمند اور نازپرورد کے غم پھر تازہ ہو گئے کیونکہ
جابر اسی نیت سے ہوشمند اور نازپرورد کو لایا تھا کہ اپنی بیٹیون کے جہیز مین دے
سو اب ہوشمند اور نازپرورد کے ایک دوسرے سے جدا ہونے کا وقت آپہونچا جابر
نے ضیمران کو اختیار دیا کہ ہوشمند اور نازپرورد سے جسکو پسند کرے لے ضیمران نے
ہوشمند ہی کو لیا - ضیمران مزاج کی ایسی نیک تھی کہ اگر ہوشمند کہتی سنتی تو وہ اُسکی
عوض نازپرورد کو لے لیتی مگر باوجودیکہ نازپرورد کی جدائی نہایت شاق تھی ہوشمند
نے ضیمران کے ساتھ اپنا ہی جانا مناسب سمجھا اسواسطے کہ اتنی مدت جابر کے
یہان رہی اور کسی وقت فکر آزادی سے غافل نتھی مگر کوئی سبیل نہ نکلی ہر چند
کوئی وجہ امید کی نہ تھی مگر ہوشمند کا دل اندر سے خود بخود گواہی دیتا تھا کہ مغیرہ کے گھر
جاکر ضرور کوئی صورت رہائی کی نکلے گی اور اس امید کو ہوشمند نے اس طرح وثوق
کے ساتھ نازپرورد کے روبرو بیان کیا کہ اُسکو بھی تسلی ہو گئی - ضیمران کا بیاہ ہوا تو
وہ بھی سادہ اور بے تکلف شرعی نکاح تھا اور مہمانی اور جہیز کا سامان بھی اتنا مختصر
کہ اگر جابر دہلی یا لکھنؤ مین ایسا مقدور رکھکر یون بیٹی کا بیاہ کر لیتا تو دنیا تھڑی
تھڑی کرتی غرض ضیمران ماں باپ سے رخصت ہو کر مغیرہ کے گھر آئی ہوشمند ساتھ تھی

نے تکلفی کے ساتھ تھی ہر شخص سیر چشم مہمان نواز سخی دلیر محنتی جفاکش وعدے کا سچا
اور قول کا پکا - ہر چند کہ یہ سب باتین مدت تک نازپرور دو کو عجیب معلوم ہوتی رہین
مگر چونکہ سب مین نیکی کا پرتو تھا رفتہ رفتہ نازپرور دان کو پسند کرنے لگی اور ہوشمند
سے کبھی کبھی کہا بھی کرتی کہ یہ جنگلی بدو گو وحشی ہین مگر بہت باتین ہمین ان شہر والون
سے بہتر پاتی ہون - ہوشمند - ایک بات تو مجھ کو بھی اس ملک کی بہت پسند آئی وہ
یہ کہ عورتون کی اس طرف زیادہ قدر ہے - نازپرور دہ - آخر اسکا سبب کیا معلوم
ہوتا ہے - ہوشمند - ایک تو یہ کہ عورتین اپنی رای سے شادی کرتی ہین اب دیکھیے
ضیمران کی باتین ادھر اُدھر سے آتی ہین اور ضیمران بے تامل اُنمین گفتگو کرتی ہے
ہمارے ہندوستان مین اول تو لڑکیون کو ایسی چھوٹی سی عمر مین بیاہ دیتے ہین
کہ اُن کو ایسی باتون کی تمیز ہی نہین ہوتی اور جو لڑکی بڑی عمر کی بھی ہو جائے
تو اپنی شادی مین وہ کچھ بول نہین سکتی اس کو بے حیائی قرار دے رکھا ہے
دوسرے عورتون کی زیادہ قدر ہونیکا ایک بڑا سبب اور ہے وہ یہ کہ نکاح کے بارے
مین جیسی آزادی مردون کو ہے ویسی ہی عورتون کو ہے مرد یہان کئی کئی نکاح کرتے
ہین عورتون کا بھی یہی حال ہے طلاق یہان عیب نہین دوسرا نکاح عورتونکو
یہان منع نہین عذرا کا حال آپ کو معلوم ہے یہ چار ساتوین جگہ ہے
اور پھر دیکھیے تمام گانون مین ساری بیبیان عذرا کی کیسی عزت کرتی ہین نکاح کا تعلق اس ملک مین ایسا قوی تعلق نہین ہے جیسا ہماری ملک مین ہے
تھوڑے تھوڑے مہر ہوتے ہین مرد ناخوش ہوا فوراً طلاق دے دی عورت ناراض ہوئی جھٹ سے خلع کر لیا پھر اب یہ نہین کہ طلاقن ہے تو کوئی اُسکو عیب

(دریچانہ اور ضیمران کی بان کا نام ہے ۱۲)

اِس کو نرِی احمق اور نری کام چور جانتے تھے وہ تو ہوشمند ہر ایک کام مین اُسکی
شریک ہو جاتی تھی اِس سے نازپرورد کا پردہ ڈھکا چلا گیا ورنہ خدا جانی کیا نوبت
ہوتی ہوشمند اپنی ہڈیان پیلتی اور اکیلے دم پر تمام مصیبت جھیلتی مگر نازپروردی
تکلیف گوارا نہ کرتی اور جہان تک ہوسکتا اُس کو کسی کام مین ہاتھ نہ لگانے دیتی
جابر بدوی کے گھر جاکر نازپرورد کو اپنی ساری حقیقت کھل گئی ہوشمند کے ساتھ
اپنی حالت کو مقابلہ کرتی تو آپ اپنی نظرون مین تھوڑی تھوڑی ہو کر رہ جاتی
اَب اُسنے جانا کہ جن لوگون کو نظر حقارت سے دیکھتی تھی واقع مین وہی بڑے کام
کے تھے اور مین ہی بڑی نکمی نلے مصرف دوسرون کی محتاج دوسرونکی دست نگر
ہون اَب اُسنے سمجھا کہ آزادی کیا چیز ہے اور دوسرون کی لونڈی ہو کر رہنا کتنی
بڑی تکلیف کی بات ہی اَب اُس کو ہوشمند کی قدر آئی کہ آزادی کی تمنا اِس کو بیجا
نہ تھی اِس پر بھی یہ غنیمت تھا کہ جابر کے گھر یہ دونون ایسی ذلیل نہ تھین جیسی خود
اِسکے اپنے گھر کی لونڈیان یہان تو جس طرح ضیمران اور ریحانہ جابر کی دونون بیٹیان
رہتی تھین اُسی طرح نازپرورد اور ہوشمند تھین کھانا ایک کپڑا ایک سب کا کام
برابر یہ نہین کہ دلی لکھنؤ کی بیگمون کی طرح جابر کی بی بی بیٹیان پلنگو پر لدی
بیٹھی رہین اور ہلکہ پانی تک نہ پین کچھ ایک جابر پر کیا موقوف تھا اُس ملک کا
دستور ہی ایسا ہے کیسے ہی بڑے امیر کیون نہ ہون کام کرنا عار نہین سمجھتے۔ جابر
تھا تو لٹیرا مگر خوش حال تھا سو اونٹ تو لدو تھے ہزار کے قریب بھیڑ بکریان رہی
ہون گی یہی اُسکا دھن دولت تھا اور جو کبھی برس دو برس مین کچھ لوٹ ہاتھ لگ
گئی تو وہ علاوہ بانیمہ اُس کی اور اُس کے گھر والون کی زندگی نہایت سادگی اور

کہان بھاگ کر جا سکتے ہین - نازپرور د - آبا کی کچھ خبر نہین - ہوشمند - کچھ نہین - نازپرور د
یہ جابر تو ضرور جانتا ہوگا - ہوشمند - بیشک مگر پوچھے کون اول تو اُس کی بولی نہین
آتی دوسرے وہ کچھ اس طرح کا سخت مزاج آدمی معلوم ہوتا ہی کہ خود اُسی کی بیٹیونکا
اُس کی صورت دیکھنے سے دم فنا ہوتا ہے ڈر کے مارے سامنے تک تو جاتین ہی
نہین - نازپرور د عورتون مین کوئی بھلی مانس ہی - ہوشمند - ابھی کیا معلوم مگر بڑی
بیٹی ضیمران کچھ ملنسار معلوم ہوتی ہی وہ جب ہم لوگون کی طرف دیکھتی ہی تو اُسکی
نگاہ مین ایک رحم پایا جاتا ہے - نازپرور د - چلو اُسی سے اپنی مصیبت بیان کرین
ہوشمند - کس زبان مین - نازپرور د - کچھ اشارون ہی سے اُس کو سمجھائین - ہوشمند -
ابھی جلدی نہین کرنی چاہیے - نازپرور د - زبان کے نہ جاننے سے کیسی خرابی
آنی ہی - ہوشمند - مین تو سمجھتی ہون کہ زبان کا نہ آنا اِس وقت ہمکو بہت فائدہ دے
رہا ہی اول تو اگر ہم کوئی کام اِن لوگون کی مرضی کے موافق نکر سکین تو نہ سمجھنے کا
عذر معقول ہی دوسرے میرے اور آپکے ارادے اِن پر ظاہر نہین ہو سکتے بے تکلف
ہم لوگ باتین کیا کرین اِنکو خاک خبر نہین ہوتی - نازپرور د - جابر کی بی بی اور بیٹیان
تو اپنے ہاتھون سب کام کرتی ہین اب کیا یہ لوگ سارا کام ہمارے سر ڈالکر الگ
ہو جائین گے - ہوشمند - نہین یہ تو اِن لوگون مین ایک بڑا عمدہ دستور معلوم ہوتا ہی
کہ یہ لوگ لونڈی غلامون کو کام اور کھانے اور کپڑے اور سب باتونمین گھر والونکی
ساتھ برابر رکھتے ہین غرض ہوشمند کے ڈھارس دلانے سے نازپرور د بھی اُٹھنے
بیٹھنے لگی مگر کام کی عادت تو تھی ہی نہین اُسپر سے دل غمزدہ کچھ ہوتا ہوا نہ تھا
اور بے سلیقگی کے سبب سے جس کام کو ہاتھ بھی لگاتی خراب کرتی جابر کے گھر والے

تو بھلی ہی بات نہ ہوتی مجھ کو مرنا قبول تھا مگر آپکی تکلیف دیکھنے کا یارا نہین۔
نازپرورد۔ غش پہ غش تو مجھ کو آنے ہی لگے ہین دو ایک دن مین جان بھی نکل جائیگی۔ ہوشمند۔ سب کچھ تو ہوا مگر خدا نے اِس وقت تک نے حرمتی نہین کی اب مجھ کو اسکا بھی کھٹکا ہے۔ نازپرورد یہ سُنکر چونک پڑی اور پوچھا کیا۔ ہوشمند۔ وہ بدوجو ہمکو پکڑلایا ہے اُسکا نام جابر ہے آج وہ اپنی بی بی سے باتین کر رہا تھا اور آپکی طرف آنکھین نکال نکال کر دیکھتا جاتا تھا اُسکے تیور اچھے نظر نہین آتے۔
نازپرورد۔ آخر کیا کہتا تھا۔ ہوشمند۔ اپنی بولی مین بہت دیر تک نہین معلوم کیا کہتا رہا مگر تھا ضرور آپ ہی کا مذکور۔ نازپرورد۔ تم کو کیا معلوم ہوا کہ وہ کیا چاہتا ہے (آج یہ پہلا مرتبہ تھا کہ نازپرورد ساری عمر مین ہوشمند سے تم کہکر بولی)۔
ہوشمند۔ میرے قیاس مین وہ یہی چاہتا ہے کہ آپ رونا دھونا موقوف کرکے کام کاج کرین۔ یہ کہنا تھا کہ نازپرورد پھر بیتاب ہوگئی اور بہت دیر کے بعد سنبھل کر کہنے لگی کہ اگر مین اُس کی مرضی کے موافق نہ کرون گی تو یہی نہ کہ مجھکو مار ڈالے گا سو مین خود جان دینے کو موجود ہون۔ ہوشمند۔ مرنے پر آپ سے زیادہ مین دلیر ہون مگر وہی خوف ہے کہ شاید اُسنے جان سے نہ مارا اور کچھ بے حرمتی کی۔ نازپرورد۔ پھر کیا کرنا چاہیے۔ ہوشمند۔ سنگ آمد و سخت آمد اُٹھانا چاہیے۔ نازپرورد۔ تم جانتی ہو مجھکو کچھ کام کرنہین آتا۔ ہوشمند۔ کام تو مین کرلون گی صرف آپ میرے ساتھ چلتی پھرتی رہیے۔ نازپرورد۔ کیا یہان سے رہائی کی کوئی تدبیر نہین۔ ہوشمند۔ کون تدبیر ہے۔ نازپرورد۔ رات کو چھپ کر بھاگ چلین۔ ہوشمند۔ اجنبی ملک اجنبی لوگ نہ شہرون کے نام معلوم نہ کہین کی راہ معلوم پانون مین چلنے کا بوتا نہین

نازپرورد کی حق مین تو گویا مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا گھر چھوٹا دیس چھوٹا ماں باپ
چھوٹے عزیز و یگانے چھوٹے بیگم سے لونڈی بنی اور اُسپر طرّہ یہ کہ لونڈی بھی بنی
تو نکمّی اور ذلیل - جابر کے گھر چھا لیا کرنی نہ تھی پان بنانے نہ تھے ورنہ شاید قہر
درویش بر جان درویش نازپرورد کر بھی گذرتی یہان تو بھٹیارن بکریون اور مونگو
چرانا پانی پلانا دودھ دوہنا گھر کا پیسنا پکانا یہ کام تھے سو انمین کوئی بھی نازپرورد کے
بس کا نتھا نازپرورد کو دن رات رونے سے کام تھا اِسکی مصیبت کو دیکھ دیکھ ہوشمند کا
کلیجہ بھی مُنہ کو آجاتا تھا دو چار دن تو کسی نے اِنسے کچھ پوچھا گچھا نہین جابر اپنی
بی بی بیٹیون سے شاید اِنکے بارے مین کچھ کہتا سنتا ہو سو اُنھون نے سمجھا نہین
نازپرورد تو روتی ہی رہی مگر ہوشمند نے گھر کے کام کاج مین ہاتھ لگانا شروع کر دیا
ایک دن جابر اپنی بی بی سے باتین کرتا تھا اور نازپرورد کی طرف آنکھین نکال نکال
دیکھتا بھی جاتا تھا ہوشمند سمجھی کہ اب اِسکو نازپرورد کا رونا اور کام نکرنا ناگوار ہے
ڈری اور نازپرورد سے جاکر کہا کہ تقدیر کا جو لکھا تھا سو ہوا اور جو کچھ اور لکھا ہے
سو ہوگا مگر رونے سے حاصل کیا پانچ پانچ چھ چھ دن ہوے دانہ تک آپکے مُنہ مین
نہین گیا آنکھین تمام سوج گئی ہین ذرا دل کو مضبوط کیجیے - یہ کہنا تھا کہ نازپرورد
اور بھی بے اختیار ہوکر رونے لگی تھوڑی دیر بعد ہوشمند نے کہنا شروع کیا کہ رونا کچھ
آج تھوڑا ہی ختم ہوا جاتا ہے یہ تو عمر بھر کو روگ لگا جینگے تو بہتیرا رولینگے - نازپرورد
کیا کرون دل ہے کہ اندر سے اُمڈا چلا آتا ہے - ہوشمند - سچ ہے مصیبت سی مصیبت
ہے جتنا رنج کیجیے تھوڑا ہے مگر مین کہتی ہون اِسکا انجام کیا ہوگا - نازپرورد - مین
اِسی طرح اپنی جان دونگی - ہوشمند - ای کاش جان کا دینا اپنے اختیار مین ہوتا

غلام نہین بنالیتا اور یہ بھی سمجھ مین نہین آتا کہ نانا نے میری ماں کو بیچ کیونکر دیا ضرور
میری ماں اُن کی بیٹی تھی مگر کسی کو کسی کے بیچ دینے کا اختیار تو ٹھیک نہین معلوم ہوتا
غرض اس طرح کے بیسیون منصوبے ہوشمند کے ذہن مین بھرے تھے جب حکیم
صاحب کا کام بگڑا اور سب لونڈی غلام شتر بے مہار کی طرح چلتے پھرتے نظر آئے
ہوشمند کی نسبت بھی کسیکو اطمینان نتھا بلکہ سبکے بعد اسکا ٹھہرا رہنا اور کار و خدمت
مین پہلے سے زیادہ تندہ ہونا ہر ایک کو موجب حیرت تھا آخر جب روانگی مین دو
دن رہ گئے تو نازپرور نے خود کہا کہ کیون ہوشمند وہ آزادی جسکی تمنا تمکو برسون
سے تھی اب یہ وقت ہی بسم اللہ جہان جی چاہے چلی جاؤ ہوشمند نے کہا البتہ مین
آزادی کی بڑی قدر کرتی ہون مگر اُسکا یہ مطلب نہین تھا کہ مین اس گھر سے
چلی جاؤن آپ سے جُدائی اختیار کرون دنیا مین اس گھر کے سوا مجھ کو کسی سے
تعلق نہین اگر اس بگڑے وقت مین میری جان بھی آپکے کام آئے اور حق نمک
اور حق پرورش ادا ہو جاے تو مجھ کو اسکے صرف کرنے مین بھی انشاء اللہ دریغ
نہ ہوگا غرض حکیم صاحب بی بی اور چھوٹی بیٹی اور ہوشمند کو ساتھ لے بمبئی پہونچے
اور یہان جواہر بیش بہا جو پاس تھے بیچ سامان ضروری اور نقد روپیہ جہاز مین رکھ
سولھوین دن جدّے مین جا داخل ہوے حج کو ابھی بہت توقف تھا یہ صلاح ہوئی
کہ چلو پہلے مدینے ہو آئین راہ مین بدّوون نے آگھیرا مال و متاع ذرا ذرا کر کے لوٹ
لیا ہوشمند اور نازپرور دونون کو جابر بدوی پکڑ کر لے گیا اور گھر لیجا بی بی کے حوالے
کیا کہ لو ان دونون کو لونڈی بناؤ گھر کی ٹہل خدمت اِنسے لو جب ریحانہ
اور ضمیر ان کا نکاح کرینگے تو یہی لونڈیان انکے جہیز مین دینگے بیچاری

+ جابر بدوی کی دونون بیٹیون کا نام ہے۔

ہمیشہ اپنے تئین لیے رہتی تھی مارنا پیٹنا کیسا کوئی سخت بات بھی کہتا تو مہینون اسپر صدمہ رہتا ہر وقت اپنی حالت اُسکو پیش نظر رہتی اور اِسی وجہ سے سدا اُداس رہا کرتی تھی اکیلی ہوتی تو کبھی اپنی مصیبت پر رویا بھی کرتی آزادی کا تصور اسکے ذہن مین ایسا سمایا تھا کہ کوئی چیز اسکو خوش نہ آتی اور جس قدر ہوشمند آزادی کی خواہشمند تھی اُسی قدر گھر والون کی نظرون مین ذلیل تھی خصوصًا نازپرور دا اسکی وماغداری سے نہایت جلتی اور کہا کرتی تھی لونڈی ہو کر اسکے یہ دماغ ہین جھونپڑون مین رہنا اور محلون کے خواب دیکھنا۔ ہوشمند نے اپنے ذہن مین پہلے پہلے اپنی نسبت یہ تحقیق کیا کہ چورانوے کے قحط مین اِسکی مانکو اسکا نانا دو روٹیون پر بیچ گیا تھا اُس وقت اِسکی مان چھ سات برس کی تھی جب بڑی ہوئی تو حکیم صاحب نے کسی اپنے غلام سے نکاح کر دیا یہی ہوشمند ایک لڑکی ہوئی تھی کہ مان باپ دونون مر گئے ہوشمند کو جب یہ حال دریافت ہوا تو دل مین کہنے لگی کہ البتہ اِس گھر کا مجھپر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ مجھکو اور میری مان کو پرورش کیا مگر مرے حق پرورش سے یہ لازم نہین آتا کہ مین تمام عمر کے لیے ایسی ذلت اور مصیبت مین رکھی جاؤن حق پرورش جیسا مجھپر ویسا خود گھر کے بال بچون پر پس کیا سبب کہ مین بڑی ہو کر لونڈی رہون اور یہ لوگ برابری کے درجے مین سمجھے جائین یہی نہ کہ میرا نانا قحط مین دو روٹیون کا حاجت مند تھا اور اُس وقت دو روٹیان دیکر ان لوگون نے میرے نانا کی جان بچائی لیکن جب اِنکو اتنا مقدور تھا تو انپر بھی میرے نانا کی مدد کرنی فرض تھی دنیا مین اِس سے بڑھ بڑھکر لوگ سلوک کرتے ہین لیکن کوئی کسیکو

* ان لفظون کا یہ مطلب ہے کہ نازپرور دنے ہوشمند کی شان مین اور بھی الفاظ نا ملایم کہے مگر وہ لکھے نہین گئے۔ ۱۲

سے سوائے اِسکے اور کچھہ نہ بن پڑی کہ کعبۃ اللہ جائین نو سو چوہے کھاکے بلی
حج کو چلی سفر کا نام سنکر نوکرون چاکرون نے ٹکا سا جواب دیا گھر کے لونڈی
غلام کنی کاٹ گئے اِتنی بڑی بھیڑ مین سے صرف ایک کنیز ہوشمند نام ساتھہ
ہولی اِسکو حکیم صاحب کی چھوٹی بیٹی نازپرور سے ساتھہ کھیلنے اور ہمعمری کی وجہ
سے بڑی محبت تھی اور اِسی تعلق سے اُسنے نازپرور کی رفاقت اختیار کی۔
ہوشمند تھی تو کنیز زادی مگر بڑی ہی عقلمند اور اسم بامسمی تھی گو عقلمندی کی سبب
سب اہل خدمت مین ممتاز اور سلیقہ مند اور صاحب شعور تھی مگر اُسکی عقل آزادی
چاہتی تھی اپنی حالت کو نہایت ناپسند کرتی اور جی ہی جی مین غور کیا کرتی کہ گھر
مین تین قسم کے آدمی ہین ایک تو خود گھر والے جنکو سب طرح کا آرام اور اختیار
حاصل ہے دوسرے نوکر کہ یہ لوگ گھر والون کی ٹہل خدمت تو کرتے ہین مگر خاطر خواہ
اپنی مزدوری لیتے ہین اور جب کوئی نوکری سے ناخوش ہوتا ہے تو چھوڑکر چل دیتا ہے
تیسرے ہم لوگ ہین جو لونڈی غلام کہلاتے ہین ہماری محنت اور مصیبت کی کچھہ
انتہا نہین نہ ہم چھوڑکر کہین جاسکتے نہ کچھہ تنخواہ کا استحقاق رکھتے سب مین ہم
ہی کم بخت گئے گذرے ہوے ہین۔ ہوشمند اِسکے سبب کی تفتیش مین تھی کہ آخر
مینے ایسا قصور کیا کیا ہے کہ اُس کی پاداش مین مجھکو عمر قید ہے بہتیرا سوچتی کچھہ پتہ
نہین چلتا تھا دو ایک مرتبہ اُسنے قصد کیا کہ اپنے ہم جنسون مین اِسکا تذکرہ کرے
مگر کسیکو اِس دل و دماغ کا نہ پایا وہ لوگ سب کے سب اِسی قدر عقل رکھتے تھے
کہ کسی دن کام زیادہ پڑگیا یا مارے پیٹے گئے تھوڑی دیر کو روئے دھوئے پھر
ویسے کے ویسے مصرعہ چکنے گھڑے پہ بوند پڑی اور پھسل پڑی۔ مگر ہوشمند

کہ گویا بالکل اُنسے بیخبر ہین پانی ہوا آگ درخت غلہ کپڑا زیور برتن بلکہ ضرورت اور خانہ داری
کی سب چیزین آسمان ستارے کبھی بھی کسی نے غور کیا ہے کہ کیا ہین اور جنھون نے کیا
تو سمجھا کہ ایک ایک چیز بجای خود ایک علم ہے سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے
برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ÷ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ÷ غرض
ذہن کو خوض و فکر کی عادت رہے اور عقل کو تفتیش کا روگ لگ جای یک من
علم را دہ من عقل باید کا یہی تو مطلب ہے ورنہ طوطے کی طرح پڑھا بھی تو کیا۔ کتنا طوطے
کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا۔ ہان صاحب کہانی شروع ہو۔ حسن آرا نے پڑھنا
شروع کیا دو چار جملون تک تو آواز اٹکھڑائی مگر پھر تو صاف پڑھنے لگی۔

## مسیح الملک کی باقی حکایت۔ اُسکا بعد معزولی حج کو جانا اور اُس کی بیٹی نازپرور دکا جسنے امیرزادیون کی طرح تربیت پائی تھی بدّوون کے ہاتھ مین ہوشمند کنیز کے ساتھ گرفتار ہونا اور اُس حالت مین نے ہنری سے تکلیف پانا اور ہوشمند کی کوشش سے رہا ہونا۔

مسیح الملک کی شامت جو آئی بیٹی کا بیاہ کرنے اُٹھے پہلا کام تھا پس و پیش کچھ
نہ سوچا لوگون کے حق مار مار کر زور و ظلم سے جو کچھ جمع کیا تھا سب خرچ کر ڈالا ملکہ
ہزارون کا قرضہ سر کر لیا اور نام و نمود کے پیچھے مرمٹے شادی کے سامان دیکھکر
جہان پناہ کو بدگمانی ہوئی اور ستم رسیدون کو کہنے سننے کا موقع ملا غرض قہر
شاہی سے نام کٹ گیا نام کا کٹنا تھا کہ قرض خواہون نے تنگ کرنا شروع کیا
متوسلان شاہی ناراض تو تھے ہی راہ مین چلتے پھرتے آوازے کسنے لگے مسیح الملک

حصہ کیسا عمدہ تھا ایسے ایسے نہین معلوم کتنے ہمنے تمنے باتون اور نیند مین ضائع کر دیے اور اگر اس وقت کی طرح اُن کو بھی کام کی باتون مین لگاتین تو کیا کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا ہوتا افسوس آدمی وقت پر قابو پاکر اُسکو اکارت کرے۔

حسن آرا بیگم اب تم نے اِس نیک کام کو شروع کیا ہے تو تندہ ہو کر اسکو ختم تک پہونچاؤ وہ شخص جو شوق کرتا ہے مگر ناتمام اور ارادہ کرتا ہی مگر ناقص اُس سے زیادہ بُرا ہے جو بالکل بے شوق ہی۔ بڑی شرم کی بات ہی کہ جن لوگون نے تمھارا پڑھنا سنا وہ کبھی یہ بھی سنین کہ حسن آرا بیگم نے پڑھنا چھوڑ دیا۔ حسن آرا بیگم کسی آدمی کو اپنی نادانی کی انتہا معلوم نہین جسکو جتنا آتا ہے وہ اُس چوہے کی طرح جو ہلدی کی ایک گرہ پا جانے سے اپنے آپ کو عطار خیال کرتا تھا بڑا عالم سمجھا کرتا ہے اور تھوڑی ہی معلومات پر فخر کیا کرتا ہے سو عجب نہین کہ تمکو بھی اپنی حالت پر ناز ہو کہ جو کتاب سامنے آجائے مین پڑھ سکتی ہون اور سب کچھ مجھ کو آگیا خبردار ہرگز ہرگز ایسا خیال اپنے دل مین مت آنے دینا مینے تم سے پہلے بھی کہا ہے کہ دریای علم کی تھاہ کسی نے نہین پائی عبارت پڑھ لینے کو علم نہین کہتے یہ تو علم حاصل کرنیکا ذریعہ ہے علم وہ باتین ہین جو کتابون مین لکھی ہین حساب جغرافیہ تاریخ اخلاق طبعیات طب صرف نحو منطق ہندسہ ریاضی وغیرہ۔ حسن آرا بیگم بہت چیزون کے جاننے اور بہت کتابون کے پڑھنے سے چندان فائدہ نہین ہے تمامتر علمون کا نتیجہ یہ ہے کہ آدمی ہر ایک چیز کی اصل اور ہر ایک بات کی تہ کو دریافت کرے تم شروع سے سوچنے اور غور کرنے کی عادت ڈالو کوئی چیز جو دیکھو اُسکی حقیقت اور کوئی بات جو سنو اُس کی وجہ سوچنی چاہیے۔ جو چیزین ہم رات دن دیکھتے ہین کچھ ایسی سرسری نظر سے دیکھتے ہین

کیا ماشاء اللہ ایسا ذہن ہے کہ میں نے تو نہیں دیکھا ایکدن میں تو انھوں نے ساری الف بے پہچان لی تھی اور کچھ ایسا حافظہ خدا نے دیا ہے کہ جو پڑھا بس تھپہ کی لکیر۔

## غیرت اور غور

اُستانی جی۔ حسن آرا بیگم محمودہ سے تمھارے پڑھنے کا حال سنکر میں بہت خوش ہوئی اور اتنی تھوڑی مدت میں جو تمنے عبارت پڑھ لینے کی استعداد حاصل کی میں سب لڑکیوں کے روبرو تمکو اس کی شاباش دیتی ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ محمودہ سے چھپ کر پڑھنے کا یہ سبب ہوا ہے کہ تمھاری غیرت نے چھوٹی لڑکیوں کے روبرو جو کتابیں پڑھتی ہیں الف نے پڑھنا پسند نہیں کیا سو میں تمھاری اس غیرت پر آفرین کہتی ہوں غیرت آدمی کو خدا نے اسی واسطے دی ہے کہ وہ نیک کام میں اس سے مدد لے۔ غیرت سستی اور کاہلی کا تازیانہ ہے۔ غیرت سے شوق کو تیزی اور ارادوں کو پائداری حاصل ہوتی ہے۔ غیرت ہمارے حق میں امداد الٰہی اور تائید غیبی ہے۔ مشکلوں پر غالب آنے اور دقتوں کے رفع کرنے کے لیے غیرت ایک عمدہ ہتھیار ہے۔ غیرت محنت کو راحت اور تکان کو آسایش کر دیتی ہے۔ غیرت ہمارے دلوں کی توانائی اور ہماری جانوں کی قوت ہے۔ غیرت وہ تیر ہے جسکا نشانہ کبھی خطا نہیں کرتا۔ غیرت وہ تدبیر ہے جسکا نتیجہ ہمیشہ کامیابی اور فتح مندی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنکے مزاج غیور ہوں اور اقبالمند ہیں وہی جو غیرتمند ہیں۔ حسن آرا بیگم ہزار خوبیوں کی ایک خوبی تم میں یہ غیرت ہے اے لڑکیو تم بھی اسکا اہتمام کرو کہ تمھاری غیرت میں ماند اور مدھم نہ ہونے پائیں۔ حسن آرا بیگم یہ دو تین مہینے جو تمنے پڑھنے میں صرف کیے تم خود سمجھ گئی ہوگی کہ تمھاری عمر کا یہ بہت چھوٹا سا

عربی فارسی کا لفظ آگیا تو ذرا کے ذرا رُکی اور چل نکلی - کہانیون کا نام سنکر حسن آرا کی
دل مین گدگدی ہونے لگی اور محمودہ کے پاس جاکر آہستہ سے کہا کہ آج جی چاہتا ہی
کہ مین پڑھون - محمودہ - بسم اللہ - حسن آرا - اُستانی جی سے کہتے ہوے شرم آتی ہی -
محمودہ - شرم کی کیا بات ہی مین کہ دون - حسن آرا - کیسکو میرے پڑھنے کا حال
معلوم نہین سنکر سب کو تعجب ہوگا - محمودہ - ہوگا تو سہی - حسن آرا - سب کان
لگاکر سُنین گی ایسا نہ ہو میری سٹّی بھول جاے - محمودہ - اِن مین کوئی اجنبی آدمی
نہین ہے پڑھتے مین کتاب کے سواے تم دوسری طرف خیال نکرنا - حسن آرا -
آگے کی کہانی کچھ بہت مشکل ہے - محمودہ - نہین منتخب الحکایات تم بے تامل پڑھتی
ہو اُس سے تو کہین سہل ہے - حسن آرا - تم میرے پاس بیٹھنا - محمودہ - ضرور - حسن آرا -
اُستانی جی کچھ خفا تو نہ ہون گی - محمودہ - ہرگز نہین خوش ہونے کی بات ہے یا خفا
ہونے کی - حسن آرا - ای ہے جی ڈرتا ہے - محمودہ - اُستانی جی کی خفگی سے حسن آرا -
نہین سنکے سامنے پڑھنے سے - محمودہ - اجی آنکھین نیچی کیے تم پڑھ چلنا تھوڑی دیر
مین ہباؤ کھُل جائیگا - اِتنے مین رابعہ کتاب نکال پہونچی جون ہی چاہتی تھی کہ
پڑھے محمودہ نے کہا اُستانی جی آج حکم ہو تو حسن آرا بیگم کہانی پڑھین یہ سُنکر
سب کو حیرت ہوئی - اُستانی جی - ہان - محمودہ - حسن آرا بیگم کئی مہینے سے چپکے چپکے
مجھ سے پڑھتی تھین اَب عبارت پڑھنے لگی ہین - اُستانی جی - شروع مین ایک
مرتبہ انھون نے مجھ سے پڑھنے کو کہا تھا مینے اِس خیال سے روک دیا کہ اِنکا
شوق خوب تیز ہو لے تب شروع کراؤن پھر انھون نے کچھ تذکرہ نہین کیا
مین سمجھی کہ ابھی ارادہ نہ ہوگا - محمودہ - جناب اُسی دن سے انھون نے پڑھنا شروع

ہوجائے۔ نانی۔ اجی اِن کا تو وہی منتون کا تقاضا تھا سو مین کر چکی اب کچھ ڈر کی بات نہین اصل خیر سے اِسکی سال گرہ ہوجائے تو پھر مجھکو کسی طرح کا کھٹکا نہین مین تو آپ باہر سے گھبرا اُٹھی ہون اسکی سالگرہ ہوئی اور مین سبکو ساتھ لیکر آئی۔ غرض ایسا وہم دل مین سمایا کہ نہ ٹھہرین پر نہ ٹھہرین۔ دیکھو ان ہماری نانی کے کیسے خیالات تھے جنکو دین اور عقل سے کچھ واسطہ نتھا اور یہ سب دیہات کے رہنے کا اثر تھا سب سے بڑا عیب تو دیہات مین یہ ہے دوسرے عورتون پر کچھ اس طرح کی سختی اور قید ہے کہ بیان نہین ہوسکتا آٹھ آٹھ دس دس برس کی بیاہی ہوئین اور تین تین چار چار بچون کی مائین مگر گھونگھٹ کا تو بڑا چڑھا ہوا ہی بات چیت سے معذور گفت وشنود سے محروم غرضکہ شرعی پردہ داری کے ساتھ جو آزادی عورتون کو حاصل ہونی چاہیے دیہات مین میسّر نہین غلامی کی حالت مین بیچاریون کی زندگی بسر ہوتی ہے۔ ازبسکہ حسن آرا کی ننگنی جھجھر مین ہوئی تھی اِس بات کو سنکر ایسے سنّاٹے مین ہوئی کہ پھر بولی ہی نہین۔ جب شام ہوئی آئی اُستانی جی نے کہا لڑکیو کیا تم کو خدا کی سنوار ہے مسیح الملک کی کہانی کو کچھ ایسی گھڑی کا نہ کیا ہے کہ پھر اُسکا نام تک نہین لیا کوئی معمول ہو ایک روز بھی ناغہ ہوجاتا ہے تو چالیس دن کی برکت اُڑ پڑجاتی ہے تمکو کہانیون مین کھیل سوجھتا ہے اور مین سبق سے بڑھکر ان کو ضرور سمجھتی ہون جاؤ کتاب نکال لاؤ۔

## حسن آرا نے مسیح الملک کی کہانی پڑھکر سُنائی

اِس اثنا مین حسن آرا نے بھی چپکے چپکے اِتنی استعداد پیدا کرلی تھی کہ عبارت پڑھ لے سکتی تھی فرانے کے ساتھ تو نہین پڑھا جاتا تھا مگر اٹکتی بھی نتھی شاذونادر کوئی

کہین کا بکرا مانا ہوا ہے یہ منتین اُترین اور تم بخار کو اُترا سمجھو تکلیف اسکو ہے مین
جانتی ہون مگر میری خاطر جمع ہے مین اسکو خواب مین مردہ دیکھ چکی ہون اور
جسکو مردہ دیکھو اُس کی زندگی دراز ہوتی ہی۔ غرض ہزار ہزار تدبیر کی کہ علاج ہو نہوا
آب وہوا کی تبدیل سے خود بخود لڑکے کی طبیعت بہت کچھ سنبھل گئی تھی یکایک سنا کہ
نانی کل جارہی ہین۔ مین۔ اچھی نانی ایسی جلدی۔ نانی۔ ہان بوا مکان اچھا
نہین کیا کرون۔ مین۔ ہان کچھ بند بند سا ہے ہوا کم لگتی ہوگی رات کو بالاخانی پر
سورہا کرو۔ نانی۔ آگ لگے اِس گھر کو اور اسکے بالاخانے کو کوئی آدمیون کے رہنے
کا ہے۔ مین۔ نانی ایسا بہت چھوٹا تو نہین ہے اور بالاخانہ تو خوب ہی ہوادار ہے
نیچے کا صحن البتہ ذرا بھیچا بھیچا ہے۔ نانی۔ تم ہوا ہی کو پیٹتی ہو رات بھر بچّا اُچھل اُچھل
پڑتا ہے اور کچھ ایسا بھیانک بھیانک ہی کہ خود مجھی کو ڈر لگتا ہے تمام رات بُرے بُرے
خواب نظر آتے ہین۔ مین۔ کبھی کچھ آنکھون سے بھی دیکھا ہے۔ نانی۔ جھوٹ کیونکر
کہدون دیکھا بھالا تو کچھ نہین خدا نہ دکھائی مگر نہین بوا مکان بُرا ہی ہی۔ مین۔
اچھی کیا بُرائی ہے۔ نانی۔ تمام رات تو کمبخت بلیان روتی ہین پچھواڑے بڑ کا درخت
ہی اُسپر اُلو رہتا ہے رات کو جب آنکھ کھُلے گلی مین کتون کو روتے سنو کوٹھا سب سے
زیادہ خراب ہی۔ مین۔ دو برس تک ایک کرایہ دار بال بچون سمیت اسی کوٹھے پر رہا
ہمنے تو کچھ شکایت نہین سُنی۔ نانی۔ اُسکے اُٹھ جانے پر خراب ہوگیا ہوگا۔ مین۔
اچھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ نانی۔ کیون اچھے گھر مین چالیس دن چراغ نہ جلے تو
اُسمین دخل کر لیتے ہین۔ مین۔ نانی شہر کی ہوا لڑکے کو خوب راس آئی ہے دیکھو تو
پہلے کی نسبت ماشاء اللہ کتنا فرق ہے مہینہ سوا مہینہ اور رہ جاؤ تو یہ لڑکا بالکل اچھا

نظر ہی ہے لاکھ علاج کرو جبتک وہ چیز نظر والے کو نہ پہونچ جائیگی کوئی
علاج تو فائدہ کرنے ہی کا نہین - مین - آخر نظر کا کچھ دفعیہ بھی ہے - نانی -
نظر والے کے یا نون تلے کی مٹی یا لہسن پیاز مرچ نمک چولھے مین جلاتے یا
وہی کھانا چولہے مین رکھوا دیتے یا نظر والے کو کھلا دیتے یا نظر رسیدہ کے
ہاتھ سے گوشت چھوا کر چیلون کو دیدیتے ہین بعض لوگ کھانے سے پہلے حق نظری
نکالکر رکھ چھوڑتے ہین کچھ کر ہی صدقہ اور صدقہ دیا رد بلا ثواب کا ثواب اور علاج
کا علاج - مین - نہ ثواب نہ علاج ثواب تو جب ہو کہ صرف خدا واسطے کو دیا جائے
ایسا دینا تو ایک طرح کی بھینٹ ہوئی اور علاج سے تو کچھ علاقہ ہی نہین - نانی -
جو کچھ سمجھو مگر نظر کے زہر کے اُتار کا منتر اگر ہے تو یہ ہے - مین - نانی تم اتنی تو احتیاط
کرتی ہو مگر کچھ اِسکا اثر تو خاک نظر نہین آتا ہمنے تو تمکو سدا روتی ہی دیکھا تم سے
ہزار درجہ تو وہ لوگ خوش ہین جو ان باتون کی کچھ بھی پروا نہین کرتے - نانی -
بیٹی میرے رونے کی کچھ نہ پوچھو جب سے آنکھ کے نیچے یہ مسّہ اُٹھا آنسو نہین تھما -
مین - پھر اِس بیچارے لڑکے کو اِسی طرح جھلائیے گا یا کچھ تدبیر بھی کیجیے گا - نانی -
اِسکو کھانسی اور بخار دو روگ ہین سو کھانسی کو تو ابھی چار دن اور مین نہین
چھیڑتی - مین - کیون - نانی - اِسکی کھانسی کالی کھانسی ہے اور اُسکی بڑی عمدہ دوا
یہ ہے کہ کالے گھوڑے کے سوار سے پوچھے جو کہے سو کرے سو گیارہ دن ہوئے
ایک شخص کالے ٹٹو پر چڑھا چلا جاتا تھا اُس سے پوچھا تو اُسنے کہا دو ہفتے مین
آپ اچھی ہو جائیگی رہا بخار سو اِسکی نتین اُتارنی مقدم ہین دیکھتی ہو چار چار چوٹیان
سر پر ہین گردن مین ہنسلیون اور چاندون کا ڈھیر ہو گیا ہی کہین کی چادر دینی ہی

تو توبہ توبہ کیا یہ جتیا وہ تو جسدن سے یہ روح پڑی مجھی سری کی تھی کہ ہر طرح کی
خبر گیری کرتی رہی گنڈے اور توشے اور منتین اور چڑھاوے کوئی بات تو مین نے
اُٹھا نہین رکھی۔ مین۔ نانی بہت ہی بُرا عقیدہ تمھارا ہے توبہ کرو توبہ اب مرنیکے
دن قریب آئے خدا کو کیا جواب دوگی سوائے خدا کے مرنا جینا بھی کسی کے اختیار
مین ہے یہی شرک ہے۔ نانی۔ خدا برحق اور اُسکی قدرت برحق یہ باتین بھی اُسی نے
بنائی ہین دِکھا تو کون سے قرآن مین لکھا ہے کہ بچہ پیٹ مین ہو اور دُسرے دُسرے
گہن پڑین اور بچے والی آنگن مین چلے پھرے اور کام کرے بتا تو کونسی حدیث
مین آیا ہے کہ بچون کو مکان مین اکیلا چھوڑ دیا کرو اور اُولتیون کی تلے درختون کے
نیچے نے تامل دودھ پلایا کرو۔ مین۔ قرآن اور حدیث مین سیکڑون جگہ لکھا ہے
کہ موت وحیات صرف خدا کے اختیار مین ہے اور بندہ عاجز ہے شعر نہین اُسکے
سِوا طاقت کسی مین ٭ کہ کام آوے کسی کی بیکسی مین۔ نانی۔ بھلا آگ کا کام
جلانا ہے یا نہین۔ مین۔ ہی اور خدا نے یہ تاثیر آگ مین رکھدی ہی۔ نانی بس
نظر اور پرچھانوے مین بھی خدا ہی نے یہ تاثیر رکھی ہے۔ مین۔ اتنے زبردستی
یہ ناحق کی تاثیرین مان رکھی ہین کہین سے اِس کی اصل نہین پائی جاتی۔ نانی۔
اے لڑکی نظر کی تاثیر مین بھی کلام ہے نظر تو مشہور بات ہی پتھر کو توڑ دیتی ہی آدمی
تو آدمی جانور کی نظر لگ جاتی ہے۔ مین۔ کس جانور کی۔ نانی۔ کتے کی چھپکلی
کی۔ مین۔ در و دیوار کی نظر لگنے لگی تو غضب ہی کہان زمین کے پردون مین
آدمی جاکر کھائے۔ نانی۔ زمین کے پردون مین نجائے تو ایسی بے احتیاطی بھی نکری
کہ ہر کس و ناکس کے سامنے کھانے لگے تم علاج علاج بہت پکارتی ہو دیکھو ایک

کرو دیکھو۔ نانی۔ یہ سب بگاڑ علاج ہی سے تو پڑے ہین اب پھر علاج کرون تو لڑکے سے ہاتھہ دھو بیٹھون۔ مین۔ معلوم ہوتا ہے کہ کھسرا کی گرمی اندر بھر گئی ہی اسکو ٹھنڈائی نہین پہونچی۔ نانی۔ اِس لڑکے کی اُفتاد تو مانکے پیٹ سی بگڑی ہوئی ہی آج کل کی لڑکیان بڑے بوڑھون کو تمھاری طرح احمق تو سمجھتی ہی ہین اُسنے بھی میری کہنے پر کبھی خیال نکیا اچھوتی کو کھہ کو بیٹھے بٹھاے روگ لگا لیا۔ مین۔ کیا کچھہ کھانے پینے مین نے احتیاطی کی۔ نانی۔ نہین اِس روگ کی روک اُن سے نہو سکی۔ مین۔ اچھی نانی مجھ کو تو بتاؤ کس بات سی اِس کی روک ہوتی ہے۔ نانی۔ آٹا چھاننے مین جو آٹے کا گھیرا زمین پر بن جاتا ہے اُسکو لانگھنے سے یہ دُکھہ ہو جاتا ہے دونون وقت ملے جا ضرور جانے سے کسی کے ساتھہ برابر کھڑے ہو کر گلے لگنے سے دوپٹے کا پلہ زمین مین لٹکنے سے چراغ کا ہاتھہ پیٹ کو چھو جانے سے درخت تلے نہانے سے دُکھہ والی کے نہانے کا پانی لانگھنے سے۔ مین۔ تو معلوم ہوتا ہی کہ یہ کوئی بدنی بیماری نہین۔ نانی۔ توبہ توبہ ایک طرح کا آسیب ہی اور آدمی سے آدمی کو اُڑ کر لگ جاتا ہے۔ مین۔ آخر سب سے پہلے جس عورت کو ہوا ہوگا تو از خود ہوا ہوگا نانی۔ خدا کی پناہ لڑکی تو تو بلا کی حجتی ہے مینے کہا نہین کہ از خود بھی یہ روگ پیدا ہو جاتا ہے۔ مین۔ نانی تم تو خفا ہوتی ہو اب تم سے نہ پوچھین تو کس سے پوچھین نانی۔ ای چل مکارہ مین خوب سمجھتی ہون تو مجھ کو باتون مین بناتی ہی۔ مین۔ ای ہی نانی مین اور تمکو بناؤن گی۔ نانی۔ بالکل تیری ہی سی طبیعت اِس لڑکے کی مانکی تھی وہ بھی بات بات مین ناحق کی حجتین نکالا کرتی تھی جب تک جی خوشی نصیب نہوئی اب آپ تو چل بسی آفت ہمارے سر پر ہے اور مان باپ کے اختیار مین رہتا

بچے کے کان مین پڑے اسی طرح کے بہتیرے پرہیز ہین مگر کرنے والے کو سوا انکے
باوا انھین بگڑے ہوئے مولویون مین ہین اُنکے یہان نہ کچھ پرہیز ہے نہ احتیاط بلکہ
اسکو شرک اور کفر بتاتے ہین اس لڑکے کو کھسر انکلی تو ضد کر کرکے بد پرہیزیان کین
کھسر امڑھے پر آنکھین دُکھنے آئین تو کحال کا علاج ہوا مین ہر چند کہتی رہی کہ دیکھو
کھسرا کی آنکھین ہین دوامت کرو ایک نمانی ایسی آنکھون کی دوا یہی ہوتی ہے جینے
کی دال اُتار رکھی سات پھول اُتار کر رکھ چھوڑے آنکھین اچھی ہوئین نہ ہین بہادے
خیر اُنھون نے آنکھین تو اچھی کروالین مگر آنکھون کا اچھا ہونا تھا کہ بخار آنے لگا
تب تو مینے کہا کہ بلا سے شرک کرتے ہین تو ہم کرتے ہین تم ہماری بات مین دخل
مت دو انکے باوا تو اسی بات پر لڑکر علاقے پر چلے گئے تب سے اُنھون نے یہ نہین
پوچھا کہ لڑکا مرتا ہے یا جیتا ہے مین اسکے پیچھے دیوانی بن رہی ہون دنیا بھر کی
تدبیرین کر چکی بخار ہے کہ ایک دن کو پیچھا نہین چھوڑتا۔ مین۔ اچھی نانی تم کہتی
ہو حکیم کا علاج نہین کیا پھر وہ دنیا بھر کی تدبیرین کیا تھین جو تم کر چکین۔
نانی۔ مہینون تو شربت کی کلھیان اُتار کر چوراہے مین رکھوائین تنبا کو کا ہاتھی بنا کر
رات کو بلانا غہ سرہانے رکھا رتھ کے پھندنے اسکے گلے مین لٹکائے سیکڑون دفعہ
پانی اور انگارے اسپر سے اُتارے۔ مین۔ نانی انگارے کیونکر اُتارتے ہین۔
نانی۔ پانی اور سات انگارے سر کی طرف سے پانون تک اُتارے اور گھر کی موری
کے پاس لیجا کر ٹھنڈے کر دیے اور ٹھنڈا کرتے وقت مُنہ سے کہہ دیا کہ بھوکا ہے
تو آگ کھا اور پیاسا ہے تو پانی پی۔ مین۔ اچھی پھر یہ سب کچھ تو کر چکین اور کچھ
فائدہ نہین ہوا روز بروز لڑکے کی حالت ردی ہوتی گئی تو اب حکیم کا علاج بھی

نانی - ایک برسات کچھ ایسا لیل و نہار بدلا ہے کہ نہ گرمی مین گرمی رہی نہ جاڑے مین جاڑا - مین - عجب کیا ہے ہزارون کوس کے جنگل کٹ کر آباد ہو گئے جا بجا نہر جاری ہے آبادی ڈیوڑھی ہو گئی ان باتون نے آب و ہوا پر ضرور اثر کیا ہو گا - نانی - اثر کیسا جن بیماریون کا نام نہین سنا تھا برس مین دو دو بار انکا دورہ ہوتا ہے کوئی سال تو ہیضے اور چیچک سے خالی نہین جاتا - مین - نانی کیا ہیضہ اور چیچک پہلے نہین تھے - نانی - ہیضہ ہوتا تھا مگر وہی گرانی اور بدہضمی کے ہیضے ہوتے تھے سو بھی شاذ و نادر اب تو عالمگیر وبا ہوتی ہے چیچک البتہ پہلے سے چلی آتی ہے جو آدمی کے جثے مین آیا ہے چیچک سے نہین بچا قبر کے اندر تک تو نکلتی ہے - مین - نانی اسکا تو انگریزون نے ٹیکا وہ حکمی علاج نکالا ہے کہ کبھی خطا ہی نہین کرتا - نانی - اے ہے آگ لگے اس ٹیکے کو مین پانچ مہینے سے وہی دکھڑا جھیل رہی ہون اس لڑکے کو اور روگ کیا ہے اسکے باوا نے میرے نہ پوچھے ٹیکا لگوا دیا آجتک مصیبت سے پناہ نہین - مین - دانہ اٹھا تھا - نانی - اٹھنا کیسا ساری بانہہ مہینون پکا کی - مین - پھر چیچک تو نہ نکلی ہو گی - نانی - بڑی ذات کی تو نہین نکلی اور بڑی نکلی ہوتی تو بھلے ہی دن نہوتے - مین - کھسرا تھی تو وہ کچھ ایسی خطرناک نہین ہوتی - نانی - اوپر والون کی نے تدبیری نے بگاڑ دیا اول تو ٹیکا لگوایا دوسرے انکے نکلنے مین جو پرہیز ہوتے ہین وہ نہ کیے - مین - کھسرا مین کچھ پرہیز بھی ہوتا ہے - نانی - کیون نہین گھر مین بگھار نہ لگے دھوبی کے گھر کے دھوئے ہوئے سفید کپڑے گھر مین کوئی نہ بدلے باہر سے اول تو کوئی آنے نپائے اور جو ایسی ہی ضرورت ہو تو تھم کر اور دم لیکر خوشبو کسی قسم کی پاس نہ آئے دوا تو اس بیماری مین کرنی ہی نہین چاہیے - گرج کی آواز

لالے پڑے ہین - مین - نانی نمود اور تکلف کی چیزین نئی نئی بہت چل نکلی ہین
اس سے بسکے خرچ بڑھ گئے ہین اور ملک مین ہر طرف امن ہونے سے ایک جگہ
کا پیداوار تمام ملک مین پھیل جاتا ہے دو سال اس طرف خشکی رہی کلکتے تک سے غلہ
کھنچا چلا آتا تھا دوسرے آدمیون کا شمار بہت بڑھ گیا ہے اناج سستا ہو تو کیونکر ہو
نانی - اے چل لڑکی مین ایسے ڈھکوسلے نہین سمجھتی میرے گھر آپ کھیتی ہوتی ہے
بیگھے مین دس من ہوتا تھا تو اب دو من نہین ہوتا - مین - نانی مینے کھیتی نہین کی
لیکن اس فن مین دو ایک کتابین دیکھی ہین اسمین شک نہین کہ اگلے زمانے کی
نسبت اندنون زمین کا پیداوار گھٹ گیا ہے سو اسکا سبب ہے اگلے زمانے مین
عملداری کا انتظام خراب تھا لوٹ کھسوٹ کے ڈر سے کھیتی کم ہوتی تھی اور بہت
زمین پڑی رہا کرتی تھی اور پڑے رہنے سے اسکی طاقت بڑھتی تھی جب بوئی جاتی
تو بڑے اناج ہوتے اب کسی سال زمین پڑی نہین رہتی پیداوار تو گھٹا ہی چاہے
نانی - بیٹی وہ پہلے کی سی برسات ہی نہین ہوتی اتنی عمر ہونے آئی ایک چورانوے
کے کال کے سوائے ہمنے تو قحط کا نام نہین سنا تھا اب تو قحط ایک معمولی بات
ہو گئی چار برس ہوے اوڑیسہ خاک سیاہ ہو گیا دو برس ہم لوگون نے مصیبت
جھیلی امسال یہان فصل اچھی ہے تو پنجاب بگڑا ہوا ہے غرض کسی نہ کسی طرف ضرور
کال رہتا ہے - مین - نانی مین تو جانتی ہون برساتین جیسی سدا سے ہوتی آئی ہین
ویسی ہی اب بھی ہوتی ہین بلکہ نہرون کے جاری ہونے سے جا بجا پانی کی افراط
ہو گئی ہے مگر اگلے وقتون مین ہمکو اور شہرون کا حال معلوم نہین ہوتا تھا اب
ایک جگہ ذرا سی خرابی ہوتی ہے تو تمام ملک مین ڈھنڈورا پٹ جاتا ہے -

تو خاطر جمع ہو۔ مین۔ اِس طرح کے دُکھ لوگون سے تو مین بھی سنتی ہون مگر کچھ دل
سے مین اِسکی قائل نہین میری سمجھ مین نہین آتا کہ دکھ ہو مان کو اور بچون پر بارہ بارہ
برس تک اُسکا اثر رہے اور کوئی دکھ ہو اُسکی کچھ دوا ہے یہ کیسا لاعلاج دکھ ہے
کہ طبیب اسکے قائل نہین اور بید اِسکو تسلیم نہین کرتے ڈاکٹر اسکو نہین مانتے اور
نہ کچھ اِسکی کیفیت معلوم ہوتی ہے کہ ہے کیا بلا۔ نانی۔ ہان اِس تیرھوین صدی
مین یہ نئی حکمت ایجاد ہوئی ہے ورنہ ہمارے خسر کیسے بڑے مولوی تھے کہ دنیا
جہان مین اُنکا فتوی چلتا تھا خود اسکے عامل تھے اب برکت والے علم والے
لوگ اُٹھ گئے کٹھ ملارہ گئے ہین جنکو نماز تک کی نیت نہین آتی نئے نئے مسئلے
نکالے ہین پیر پیغمبر کے درود فاتحہ کو حرام بتائین۔ سہرے گنگنے کو منع کرین
شادی بیاہ مین نوبت نقارہ سب بند تیرتھوا رسپیغمبرون سے چلے آتے ہین سب
موقوف محرم کا شربت حرام شب برات کا مانڈا حلوا حرام۔ عید کی سوئیان حرام
مرد تو بگڑے ہی تھے اُنھون نے عورتون کو بھی اپنے ساتھ خراب کیا وہی کہاوت ہے
مصرعہ مین تو ڈوبا ہون مگر تجھ کو بھی لے ڈوبون گا۔ اب کی سُہاگنین رانڈون
سے بدتر نہ کپڑون مین رنگ نہ مُنہ مین مسّی نہ ناک مین نتھ نہ ہاتھون مین چوڑیان
مین۔ یہ سب کچھ ہے مگر اِس سے کوئی خرابی تو پیدا نہین ہوئی بلکہ سردست ایک
فائدہ ہوا کہ رسمون کی پابندی مین جو تکلیف ہوتی اُس سے محفوظ رہے نانی۔
جب سے رسمین اُٹھ گئین دنیا سے رواج برکت محبت سبھی کچھ تو اُٹھ گیا رہا کیا ہے
میان بی بیون مین وہ اگلے وقتون کے سے اخلاص رہے بھائی بہنون مین پہلی
سی محبتین نرہین نہ وہ سستے سمے ہین نہ وہ فراغتین ہین اب تو گھر گھر روٹھونکے

ہم سب تو اسکی صورت دیکھکر ڈر گئے - مین - اچھی نانی اس لڑکے کا کیا حال ہے
اور کب سے یہ بیمار ہے - نانی - تیزی کا چاند دیکھکر جو پڑا ہے تو ابتک نہین سنبھلا مرت بیاہی
کے بچون کی یہی تو خرابی ہے بات بات مین ہٹ بات بات مین ضد اسکی ضد نے
اسکو بھی اس ہڈ رڑے کو پہونچایا اور مین تو اسکی بیماری مین مرے سے بدتر
ہو رہی ہون کھانیکا مجھکو ہوش نہین اپنے تن بدن کی مجھکو خبر نہین دھڑکون مین
جان جاتی ہے - مین - اچھی پھر اس شہر مین کوئی حکیم کوئی ڈاکٹر نہ تھا - نانی -
بہتیرے حکیم بہتیرے ڈاکٹر - مگر جب یہ کسی کے بس کے ہون - مین - کیا یہ دوا نہین
پیتا پرہیز نہین کرتا - نانی - نہین دوا تو پی لیتا ہے اور پرہیز کو تو اب پانچوان
مہینا ہے اُبالی کھچڑی کے سوائے دوسری چیز زبان پر رکھی ہو تو حرام - مین -
پھر کیا علاج نے فائدہ نہین کیا - نانی - حکیمون کا علاج تو کیا ہی نہین - مین -
اچھی حکیم کسی اور دن کے واسطے ہین یہ تو حال لڑکے کا ہو گیا ہے اور ابھی تک
دوا مطلق نہین کی یہان شہر مین ایک سے ایک بڑھے چڑھے حکیم ہین دوا بھی
عمدہ سے عمدہ ملتی ہے بسم اللہ کرکے کل ہی سے علاج شروع کر دیجیے - نانی -
حکیم کا علاج کرنے تو مین یہان نہین آئی البتہ کچھ منتین ہین اُنکو اُتارنا ہے -
مین - حکیم کی دوا کرنے مین تامل کی کیا وجہ ہے - نانی - یہ مرض حکیمون کی قابو
کے نہین ہین اس لڑکے کی مانکو کوکھ کا ظلل تھا پانچوان برس بچے کو لگا اور
رخصت ہوا یہ لڑکا دسوین جگہ ہے نہین معلوم کہان کہان کی خاک چھانی اور
اس لڑکے کے پیچھے اپنا لہو اور پسینا ایک کر دیا اس دکھ کا دستور ہے کہ
بارہ برس تک اسکا زور رہتا ہے ایک چار مہینے مصیبت کے اور ہین یہ تلجائین

## عورتون کے متوہمات کی ایک حکایت طولانی

دیہات والونکے خیالات مین بیدینی بہت ہی سبب کیا ہے علم کی کمی عقل کی کوتاہی
ہمارے دور کے رشتے کی ایک نانی تھین کوئی چار پانچ برس ہوے پورے سو برس
کی ہوکر مرین اُنکے حالات سنو تو نہایت تعجب کرو ایک تو اگلے وقتون کی آدمی
دوسرے مدتون رہین باہر - دیہات والیون کی خو بو اُن مین اتنا اثر کر گئی تھی
کہ بس وہم کا پتلا بنگئی تھین اتنا پھونک پھونک کر تو قدم رکھتی تھین مگر بیچاری رہین
سدا غمزدہ میان بھائی جوان جوان بیٹے جوان جوان بیٹیان سب ایک ایک کرکے
اُنکے روبرو مرے - اب اپنی مرتبون کو شہر مین آکر رہین تو صرف ایک بھتیجا ساتھ تھا
بھرے کنبے مین یہ ایک بچہ بچا تھا یون ہی اُسکی اللہ آمین تھی اور اُس پر
(اللہ جنت نصیب کرے) نانی کی احتیاط مین کہ نہین سکتی کس آفت مین وہ لڑکا
مبتلا رہتا تھا کوئی دُکھ ہو دوا تو اُس بیچارے نے جانی ہی نہین کہ کسکو کہتے ہین بس
لوٹنے لوٹکون پر اُسکی زندگی تھی جب نانی اُسکو لیکر شہر مین آئین تو کوئی چار مہینے کا
بخار تھا لڑکا نگوڑا سوکھ کر کانٹا ہوگیا تیلیون جیسے ہاتھ پانوُن رنگت جیسے کسی نے
مُنہ پر ہلدی ملدی ہو کلون پر آنکھون پر ہاتھ پانوُن پر اچھا خاصہ ورم موجود تلی اتنی
بڑھی ہوئی کہ پیٹ مین سانس مشکل سے سمائے اور اُسکے ساتھ کھانسی کھانسی بھی ایسی
کھانسی کہ رات دن دم نہ لینے دے یہ تو حال تھا کہ مگر اُدھی کی دوا نہین ملتی تھی
خدا نکرے کچھ پیسے کا لالچ نہین اُس لڑکے کے لیے نانی کو اپنی جان تک دینے تھی
اور سوائے اُسکے اُنکا اور تھا کون آپ گور مین پانوُن لٹکائے بیٹھی تھین مال و متاع
جو کچھ تھا اِسی لڑکے کا تھا جون ہی پالکی سے اُس نیم جان لڑکے کو لے کر اُترین

نہین گانون والون مین کچھہ عقل بھی واجبی ہی ہوتی ہے۔ محمودہ۔ عقل کی ترقی
کے سامان گانون والون کو میسر نہین زمین سے غلہ پیدا کر لینا اور مویشیون کو پالنا
بس یہی دو بڑے کام ہین۔ خیر النسا۔ کھیتی بھی بجاے خود بڑا مشکل کام ہے زراعت
کو دیکھو زمین کو درست کرنے اور جنس کو اعلیٰ اور عمدہ بنانے کی کیا کیا تدبیرین
لکھی ہین مگر سچ یہ ہے کوئی کرتا کراتا نہین زمین جوت کر بیج بو دیا اللہ اللہ خیر صلاح
حسن آرا۔ کیا دیہات مین عورتین بھی کھیتی کرتی ہین۔ خیر النسا۔ غریب آدمی جن مین
مردی کا رواج نہین اُن کی بہو بیٹیان مردون کی برابر کھیتون مین کام کرتی ہین مگر
ہم لوگون مین ایسا نہین ہوتا ہماری یہی کھیتی ہے گھر مین ترکاریان بولین امرود
انار آڑو فالسہ کھٹی لیمون نارنگی بیر آم اس طرح کے میوہ دار درخت جگہ ہوئی تو لگا دیا
یا جی بہلانیکو ایک آدھ کیاری مین پھول۔ مگر پھر بھی دیہات والے خدا کے اس نمونہ
قدرت سے ایسے ناواقف نہین ہوتے کہ خشکے کے پیڑ اور تنجن کے درخت کو دیکھکر
حیرت کرین۔ اُستانی جی۔ دیہات والیون کے حال پر البتہ مجھکو بھی اس خیال سے
تاسف ہوا کرتا ہے کہ اُن کی عقل کی اصلاح کا کچھ سامان بہم نہین پہونچتا بیچارہ
انواع و اقسام کے اوہام مین مبتلا رہتی ہین ٹوٹنے ٹوٹکے اُتارے چڑھاوے نظر
گذر جن آسیب بھوت پریت چڑیل فال شگون جھاڑ پھونک جادو منتر تدبر منت
ان چیزون کا بیجا گانون والون مین اکثر کرکے ہوتا ہے۔ شہر مین بھی یہ خرابی
کیون نہین تھی اُٹ خدا خدا کرکے مولویون نے درس سنا سنا کر کفر توڑا ہے یہی
خیر النسا موجود ہین ان کی چھوٹی بہن کو کس کس مصیبت سے مین نے چیچک کا
ٹیکا دلوایا ہے کہ معاذ اللہ۔

دیہات والیون کی طرح نہین بوبو سلام بوبو سلام۔ حسن آرا نے اس طرح پر دیہات کی بولی کی نقل کی کہ سب لڑکیان ہنس پڑین اور خود خیر النسا بھی ہنسی کو ضبط نکر سکی۔ خیر النسا۔ یہ تو پھر وہی بولی کا طعنہ ہوا جھوٹے تباک ظاہر داری کے اشتیاق بناوٹ کی لگاوٹ منہ دیکھے کی محبت دکھاوے کے پیار کس کام کے۔ ہم باہر والے سیدھے سادے منہ پر کم اور دل مین بہت کچھ ہین وزیر بیگم کے ہاتھون ایسی ظاہر داری کے دھوکے مین تو ماری پڑی میٹھی چھری زہر کی بھی منہ در منہ خالا نانی بیٹھہ پیچھے دشمن جانی چلو مکار و دیکھے تمھارے سلیقے اونچی دکان پھیکا پکوان مین تمھارے رگ و ریشے سے واقف ہون بس بہت منہ مت کھلواؤ ابھی تکلف کا لفافہ اوڈھیڑ کر رکھ دونگی۔ محمودہ بیگم صاحب اب بس کیجیے انکو وزیر بیگم کی بیوفائی پر غصہ آگیا ہی۔ خیر النسا۔ ہرگز مجھکو غصہ نہین ہے بیشک انکو اعتراض کرنے دیجیے مین انکو قائل کر کے رہون گی حسن آرا۔ ہان۔ خیر النسا۔ ہان اور ہان حسن آرا بھلا سچ کہنا دیہات والیان نے ہنر ہوتی ہین یا نہین۔ خیر النسا۔ قصور معاف یہ اعتراض آپکے منہ سے اچھا نہین لگتا کوئی اور لڑکی کہے تو جواب دون۔ حسن آرا۔ (کھسیانی ہوکر) میرا کیا مذکور تھا مین اب تک دولت کو ہنر سمجھتی رہی اب خدا نے بھی چاہا تو تھوڑے بہت سیکھ ہی لون گی مگر ہنرمندون سے شہر بھرا پڑا ہے بہتر سے بہتر سلائی بہتر سے بہتر کاڑھنا بہتر سے بہتر کام ہر ہر گلی کوچے مین ہے۔ خیر النسا۔ سچ ہے دیہات مین ایسے ہنر نہین ہین اور۔ حسن آرا۔ بھلا شکر ہے تم نے ایک بات تو مانی۔ خیر النسا۔ ذرا سن تو لیجیے ان ہنرون کے نجاننے کی وجہ یہ ہے کہ دیہات مین ان چیزون کی قدر نہین اور نہ دیہات والون کو ایسے تکلفات کی ضرورت اور عادت ہے۔ حسن آرا۔

ذات پات پوچھے نہ کوے۔ ہر کو بھجے سو ہر کا ہوے۔ حسن آرا۔ کیون خیر النسا
اب تو کبھی ذات کا نام نہ لوگی۔ خیر النسا۔ تم تو بات بات مین امیری نہ جتاؤ گی
اُستانی جی۔ ذات اور امیری پر کیا موقوف ہی غرور تو کسی بات پر کرنا ہی نہین چاہیے
حسن آرا۔ دیہات والے چاہے ٹکسالی اشراف ہون مگر عجب روڑھی بھدّی اور
بھنگم صورتین ہوتی ہین کہ بے اختیار ہنسنے کو جی چاہتا ہے نزاکت تو کسیکو چھو
نہین گئی اچھی بھلی صورت کو بگاڑ دیتے ہین۔ خیر النسا۔ شہر والون کی وضع اور
خراش تراش کا جواب تو مین پہلے ہی دے چکی ہون اگر وضعداری بے پردگی
کا نام ہے تو ایسی وضعداری کو سلام ہے اور ذرا مجھ کو نزاکت کے معنی سمجھا دیجیے
حسن آرا۔ مجھکو تو ایسی ہندی کی چندی نہین آتی۔ محمودہ۔ نزاکت یہ کہ دبلا پتلا
سوننتے ہوئے ہاتھ پانون کم خوراک محنت اور تکلیف کی برداشت نکر سکے۔
خیر النسا۔ کیون بیگم صاحب نزاکت کے یہی معنی ہین نہ جو محمودہ بیگم نے بیان کیے
حسن آرا۔ بیشک۔ خیر النسا۔ مین ہاری اور تم جیتین خدا ہم دیہات والیون کو
روگی اور اپاہج نکرے کیا اکٹی سمجھ ہے معذوری پر فخر اور مرض پر ناز۔ اسکے بعد
سب نے سکوت کیا تو خیر النسا بولی اور بھی کسیکو دیہات والیون پر اعتراض کرنیکا
حوصلہ ہو تو کہہ گذرے۔ حسن آرا۔ ابھی تو میرے ہی اعتراض باقی ہین دیہات والیون
کے بے سلیقہ ہونے مین بھی کچھ کلام ہے۔ خیر النسا۔ مین شہر والیون کے لغت
کم سمجھتی ہون پہلے یہ تو فرمائیے کہ سلیقہ کہتے کسکو ہین۔ حسن آرا۔ نشست برخاست
بات چیت کا دستور سلیقہ بولا جاتا ہے۔ خیر النسا۔ یہ واللہ باللہ اور قبلہ و کعبہ
اور مجرا اور کورنش اور مزاج مقدس یہی نہ۔ حسن آرا۔ ہان یہ بھی داخل سلیقہ ہی

غیر آدمی اُس کام کو ہاتھ نہ لگائے چنانچہ یہی دستور ابتک چلا جاتا ہے ہوتے ہوتے بادشاہت کا انتظام اب بخوبی بیٹھ گیا جان و مال کی حفاظت کے لیے اب جتھا درکار ہے نہ گروہ ویسے ہی ذات برادری کا بیچار کم رہ گیا ہے اور شہرون سے تو بالکل اُٹھ ہی گیا۔ پیشون کے اعتبار سے جو ذات کا امتیاز تھا اُسمین بھی کمی ہے خیر النسا۔ تو ذات کچھ فخر کی بات نہین۔ اُستانی جی۔ آدمی آدمی سب برابر فخر کی بات اگر ہے تو ہنر ہے۔ خیر النسا۔ مگر ذات پہلے سے چلی آتی ہے تو ذات پر فخر بھی پہلے سے چلا آتا ہے۔ اُستانی جی۔ جن لوگون سے ذاتین چلین وہ بڑی نمود کے لوگ تھے اور اپنے گروہ مین سردار تھے اگر فخر کرین تو وہ لوگ اور یون تو ذات پر فخر برابر ہوتا آیا ہے کوئی زمانہ ایسا نہین گذرا کہ اُسمین لوگ شیخی خورے نہ رہے ہون جب لیاقت والے بزرگ مر گئے جنکا نام تھا اُنکی اولاد مین کوئی نام نمود والا ہوا نہین اب یہ فخر کرین تو کس بات پر بیچارے مُردون ہی کی ہڈیون کو پڑے چچوڑ رہے ہین۔ خیر النسا۔ کچھ ہو مگر دُھنے جولاہون کی برابری تو نہین ہو سکتی۔ اُستانی جی۔ پھر حُسن آرا بیگم کی امیری پر ناحق کا اعتراض ہے انکو امیری کا گھمنڈ تو کسی قدر جا سے بھی ہے انکو خدا نے دولت تو دے رکھی ہے تمھارے پاس نری شیخی کے سوائے اور کیا ہے اور خدا کے یہان تو اسکی پرسش ہی نہین دیکھو اس زمانے کی سیدانیان اپنے تئین کتنا دور کھینچتی ہین اور پیغمبر صاحب نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ کو جنسے سیدون کی جڑ بنیاد ہے بُلا کر فرمایا کہ اے فاطمہؓ اس دھوکے مین مت رہنا کہ مین پیغمبرؐ کی بیٹی ہون بلکہ عاقبت کے لیے سامان کر جب خود حضرت فاطمہؓ کا یہ حال ہے تو اب اور کس گنتی مین ہین ہندی کا ایک دوہا کیا ہی اچھا ہے

شریعت مین تو منع نہین مگر باہر کے اشراف منع سے بڑھکر جانتے ہین ہم لوگ
سیدون تک کو بیٹی نہین دیتے مغل پٹھان کی کون کہے اور تمھاری شہر کا یہ قاعدہ
ہے کہ ذات جماعت کچھہ نہین دیکھتے صورت شکل اور روپیہ پیسا دیکھہ لیا پھر نہ بیٹی
لینے کا مضائقہ نہ بیٹی دینے مین عار اور دیہات والون مین استخوان اچھی چاہیے
دولت ہو یا نہ ہو۔ محمودہ۔ بھلا اس سے حاصل جب خدا رسول کے نزدیک منع
نہین تو ذات کوئی چیز نہین۔ خیر النسا۔ حاصل حصول تو مین کچھہ جانتی نہین بزرگون
سے ایک بات ہوتی چلی آتی ہی۔ اُستانی جی۔ دنیا مین بیوجہ کوئی رسم جاری نہین
ہوئی۔ ذات سے بھی بڑے بڑے فائدے تھے اور ہین دنیا مین ذات سے زیادہ
پُرانی کوئی رسم نہین اور کچھہ نہ کچھہ تو فائدہ اِس رسم سے ہے کہ آجتک یہ رسم
موقوف نہین ہوئی۔ شروع پیدایش دنیا سے کئی ہزار برس تک بادشاہت کا
انتظام بیٹھنے نہین پایا چارون طرف لوٹ کھسوٹ مچی رہتی تھی آئے دن ڈاکے
پڑا کرتے تھے اور ہمیشہ آپس مین مار کٹائی ہوا کرتی تھی اُن دنون جان و مال دونون
غیر محفوظ تھے اسواسطے پہلے لوگ جتھے باندھ باندھ کر رہتے تھے اور ایک دادا پردادا
کی اولاد ایک گروہ بن جاتی تھی جس گروہ مین آدمی زیادہ ہوتے تھے وہی گروہ
بڑا زبردست گِنا جاتا تھا اسواسطے ہر گروہ مین یہ عہد و پیمان ہوتا تھا کہ آپس ہی
مین شادی بیاہ ہو اور اِس گروہ کی طاقت کو گھٹنے نہ دین یون ذات برادری کی
رسم دنیا مین پھیلی جو آجتک چلی جاتی ہی۔ کچھہ ذاتین پیشون کے اعتبار سے بھی الگ
ہوئین مثلاً جولاہے موچی لوہار بڑھئی وغیرہ اور اِس سے یہ فائدہ تھا کہ اُس
ذات کے لوگ اپنی تئین اُس پیشے کا ٹھیکہ دار سمجھہ کر اطمینان کے ساتھہ کام کرین اور

صدائین سننے والون کے دلون کو لبھائین حق تو یہ ہی کہ دنیا کی بہشت شہر ہے
خدا رکھے تو شہر مین ورنہ گانون کے جینے سے مجھکو تو مرنا قبول ہے - خیر النسا -
اللہ ری چپوری مُنہ سوئی پیٹ کوئی بس کھانے پر مرتی ہین ہم دیہاتیون مین
بھلے مانسون کی بہو بیٹیان بازار کی چیز زبان پر بھی نہ رکھین ہم لوگون مین تو اسکا
بڑا عیب گنا جاتا ہے - حسن آرا - آہا آپ بڑی بھلی مانس بڑی اشراف کیون نہو
شریف پور مین نہ آپ رہتی ہین اور ہم شہر والے کمینے رذالے - خیر النسا - کیون کیا
باہر والون کی شرافت مین بھی کچھ کلام ہے ہم لوگ ٹکسالی اشراف ہین - حسن آرا -
تمھاری ذات کیا ہے - خیر النسا - بیچارے پتلی دال کے کھانے والے شیخ - حسن آرا -
مین تو مغلانی ہون کیون بوا کیا اس مکتب مین کوئی اور شیخ نہین - حلیمہ -
مین ہون - کلثوم - مین بھی شیخ ہون - زبیدہ - ہم بھی شیخون ہی کے نام لیوا ہین
خیر النسا - حلیمہ اور کلثوم کا حال تو مین کچھ جانتی نہین زبیدہ جیسی شیخون کی نام
لیوا ہین مجھکو خوب معلوم ہے اور زبیدہ نے کہا بھی ٹھیک اپنے تئین شیخ نہین کہا
شیخون کی نام لیوا کہا - زبیدہ تم شیخون مین کون شیخ ہو - زبیدہ - کون شیخ تو
مین جانتی نہین شیخ البتہ سنا کرتی ہون - خیر النسا - اجی قریشی ہو عثمانی ہو صدیقی ہو
(ہنسکر) ڈفالی ہو - زبیدہ - یہ مجھکو نہین معلوم مگر ڈفالی تم ہو گی - خیر النسا - تمھارے
مامون کا کیا نام ہے - زبیدہ - مرزا یاور علی بیگ - خیر النسا - اور خالو - زبیدہ
میر تقی - خیر النسا - اور مہنوئی - زبیدہ - دلاور خان - خیر النسا - تو بولو تم خاصی
سنت سنجی شیخ معجونی ہو ایک گھر مین چارون ذات - خیر النسا - بیگم صاحب شہر کے شیخون
کو آپنے دیکھا حسن آرا - دوسری ذات مین رشتہ ناتا کرنا کیا کچھ منع ہی - خیر النسا -

خیر النسا شوق سے تم یہی بولی بولنا۔ خیر النسا۔ نہین بوا مین تو جیسا دیس ویسا بھیس شہر مین آئی کتا بلی† کرنے لگی گھر گئی پھر وہی اٹا رُوٹی۔ حُسن آرا۔ گانون مین تم جاؤ سہی مگر ممکن نہین کہ وہان تمھارا جی لگے انشاء اللہ اگلے ہی مہینے لُٹے پانون بھاگو گی۔ خیر النسا۔ ہم گانون والیون کا خدا ایسا دیدہ ہوائی نہ کرے کہ گھرون مین جی نہ لگے اِس مکتب کے سوائے اور بھی کوئی چیز ہے جسکو مین گانون مین جاکر یاد کرونگی۔ حُسن آرا۔ ہزارون لاکھون چیزین یاد کرنے کی ہین ایک بات ہو تو کہون بڑے سویرے بچھونے سے نہین اُٹھے کہ چنے پر یل والون کی آوازین آنی شروع ہوئین اور۔ خیر النسا۔ اے لاحول ولاقوۃ چنے بھی کوئی آدمیون کا کھانا ہے یا جانورونکا دانہ بس دیکھی شہر والیون کی نزاکت۔ حُسن آرا۔ وہ دیہاتی چنے ہین جنکا تم مذکور کرتی ہو شہر کے چنے سبحان اللہ بھُلتے ہوے گرما گرم سوندھی خستہ ٹھڈی کا نام نہین نرم ایسے کہ بے تکلف پوپلے کھاتے ہین۔ شہر بانو۔ اور لطف یہ ہے کہ کوڑیون اور لوہے کی کیل پرُانے ٹاٹ اور گودڑ کے بدلے چنے لے لیجیے۔ حُسن آرا۔ اور چنے والا ابھی گلی سے باہر نہین نکلا کہ خونچے والا آموجود ہوا تازہ حلوا پوری تازی خستہ کچوریان تازی مٹھائی ہمہ نعمت موجود ایک گیا ایک آیا ایک گیا ایک آیا پہر رات گئے تک یہی تار لگا رہتا ہے برتن کپڑا گوٹا کناری برف میوہ پھول ترکاری جو چیز چاہیے گھر بیٹھے لے لیجیے کتنے بڑے آرام کی بات ہے کباب ایک سے ایک چٹپٹے مزیدار مٹھائیان ایک سے ایک تحفہ خوشگوار چھپہ کوڑی کا سودا لو تو بھی دونے مین دینگے یہ نہین کہ سودا لینے جاؤ تو بھیک کا پیالہ گھر سے لیکر نکلو سودے والونکی

† یہان کتا اور بلی نے تشدید پڑھنا چاہیے اسواسطے کہ خیر النسا کو شہر والون کی تخفیف پر اعتراض کرنا منظور ہے۔

‡ دونون کو مشدد پڑھا جائے جیسا کہ دیہات فواح دہلی مین بولتے ہین۔

جیسے کسی نے پتھر کھینچ مارا سیدھے بول کی بھی ہڈی پسلی توڑکر رکھ دیتے ہین۔
شہر بانو۔ آمین تو شک نہین کہ دیہات والے لفظون کی تو بڑی شامت لاتے
ہین کوئی لفظ تشدید سے خالی نہین نون کو جب بولینگے ڑون پانی کو پاڑین
گاڑی کو گاڈی خیر النسا کی بولی شہر مین رہنے سے بہت سنبھل گئی ہے پھر بھی
زبان کی اینٹھن نہین گئی کچھ عجب طرح سے لفظون کو مروڑ تروڑ کر بولتی ہین کیون
آپا محمودہ یاد ہے جب خیر النسا نئی نئی آئی تھین تو کس طرح کی بولی بولتی تھین۔
محمودہ۔ خیر النسا ایسی احسان فراموش نہین ہین شہر والون کا یہ سلوک تو
ضرور یاد رکھین گی کہ انکی بدولت انکی زبان درست ہوگئی۔ خیر النسا۔ ایکے بان
کا درست ہونا میرا تو روان رُوان شہر والون کا احسانمند ہے تھوڑا بہت لکھنا
پڑھنا سینا پرونا پکانا رندھنا جو کچھ مجھ کو آتا ہے سب کچھ شہر ہی کی بدولت ہے
مگر مین تو کہتی ہون شہر والون نے میری بولی خراب کردی خسن آرا۔ لو اور سنو
وہی کہاوت ہے گدھے کو نون دیا اُسنے کہا میری آنکھین دُکھتی ہین۔ خیر النسا یہ
بڑی شہر والی ہین اور انکو اپنی گفتگو پر بڑا ناز ہے نہ سمجھین نہ بوجھین کہدینے سے کام
حسن آرا۔ سیدھی تو بات ہے پہیلی نہین چیستان نہین سمجھنے کو کیا ہوا تمنے یہی
کہا نہ کہ شہر والون نے میری بولی کو بگاڑ دیا۔ خیر النسا۔ ہان ہان بگاڑ دیا اب خدا
کریگا مین پھر اپنے گھر جاؤنگی تو وہان والے میری باتون پر ہنسین گے اور میری نقلین
کرینگے۔ اُستانی جی۔ خیر النسا سچ کہتی ہین بڑی خرابی کی بات ہی شہر کی بولی
بولو تو گاؤن والے ہنسین اور دیہات کی بولی بولو تو شہر والی چھیڑین حسن آرا۔
دس نکٹون مین ایک ناک والا نکو اب کیا نکٹونکے ڈر سے آدمی ناک کٹا ڈالے

شہر والون مین گنتی ہین نہ شہر والون کا سا آپکا مزاج نہ شہر والون کی سی آپکی عادت
آپ تو دیہاتیون سے بھی زیادہ پردہ دار کپڑا اپہنتی ہین آپ کی دیکھا دیکھی تو میری امّان
بڑی آستینون کی کُرتی پہننے لگی ہین۔ اُستانی جی۔ بوا حسن آرا بیگم یہ تو بڑی بیجا بات
ہے کہ خیر النسا شہر والون مین عیب پر عیب نکالتی چلی جاتی ہین۔ حُسن آرا۔ کیا
بتاؤن مجھ کو دیہاتیون کے حال سے خوب واقفیت نہین ورنہ ابھی ہفتا دس پشت
تک اُکھاڑ کر رکھ دیتی اور ذرا آپ اِن شہر کی لڑکیون کو دیکھیے یہ کچھ بوچھاڑ ہو رہی
ہے کوئی ہون بھی کرتی ہے کیسی دم بخود بیٹھی سن رہی ہین۔ محمودہ۔ بھلا بوا
خیر النسا۔ شہر بانو۔ ذرا خیر النسا کو میری ایک بات کا جواب پہلے دی لینے دیجیے۔
کیون بوا خیر النسا گفتگو شہر والون کی بہتر ہوتی ہے یا دیہات والون کی۔
خیر النسا تم سب شہر والیان ایک طرف ہو جاؤ گی تو مجھ اکیلی کو قائل کر دینا کون
بڑی بات ہے مگر کوئی مجھ کو یہ تو سمجھاوے کہ گفتگو کی بھلائی بُرائی ہے کیا چیز۔
محمودہ۔ گفتگو کی خوبی یہ ہے کہ اُس مین سختی نہو بولنے والے کی زبان سے لفظ
آسانی کے ساتھ ادا ہون سننے والے کو گران نہ گذرے۔ خیر النسا۔ گانون والونکو
بھی اپنی بولی ہرگز سخت نہین معلوم ہوتی۔ محمودہ۔ معلوم کیونکر ہو وہ شہر کی
بولی کی نرمی سے واقف نہین تم بولو کہ دونون بولیون مین تمکو کہانکی بولی
بھلی معلوم ہوتی ہے۔ خیر النسا۔ بھلی بُری تو مین کچھ جانتی نہین مگر شہر والے
جو اپنی نرم اور نازک بولی سے کام لیتے ہین وہی کام گانون والے اپنی کرخت
بولی سے نکالتے ہین کوئی مطلب اُنکا اٹکا نہین رہتا۔ حُسن آرا۔ بس یہی تو گنوار پن
ہے کہ بھلے بُرے مین امتیاز نہین مجھکو تو دیہات کی بولی ایسی بُری معلوم ہوتی ہے

ہرگز نہین ہوتی۔ حسن آرا۔ بھلا شہر والون کے مزاج خراب سہی مگر شہر والونکی وضع کیا ہی مطبوع وضع ہے۔ خیر النسا۔ کچھ آپ ہی کے نزدیک شہر والونکی وضع مطبوع ہوگی پردہ داری تو بالکل نہین یہ احمد میرا چھوٹا بھائی نہین ہی اسنے شہر کے لڑکون کی دیکھا دیکھی بال رکھوائے تھے اب یہ بلا کا اہتمام ہے کہ دوسرے دن آنولون سے سر دھویا جاتا ہے دن مین دس دس دفعہ کنگھی ہورہی ہے صبح وشام تیل ڈالا جاتا ہے جب تک بال چھوٹے رہے کہین شلجمون کے پانی سے سر دھلتا ہے کہین ماش کی دال ملی جاتی ہی امان کہتی بھی تھین کہ جسدن باپ آیا کھڑی کھڑے تیرا سر منڈوا کر رہیگا جتنا بناؤ سنگھار تجھ سے کرتے بن پڑے کرلے آخر تو یہ بال نائی کے گھر جائے ہین گے آگرے جاتے ہوے خدا کا کرنا ابا بھی آموجود ہوے میان احمد کو دیکھو تو ہر دم عمامہ سر پر بندھا ہے کہ کہین بال نہ دیکھ لین مگر بانکپن تو سر پر سوار تھا چھپے کیونکر ابا نے دیکھ ہی لیے بہت ہی خفا ہوے کہ مردود شہر والون کی طرح تو بھی زنخہ بنے گا کیسا حجام کسکا نائی قلمدان سے مقراض نکال اپنے ہاتھون سے بالون کا ڈھیر لگا دیا اب میان احمد ہین کہ گنجا سر لیے ہوے چلے جاتے ہین اسکے بعد امان سے کہا کہ پڑھوانے کے لالچ سے تم لڑکون کو یہان لائی تو ہو مگر ایسا نہ ہو کہ انکو شہری غنڈہ بنا کر لے جاؤ دیکھو خبردار خیرن[†] کو شہر کی لڑکیون مین مت بیٹھنے دینا شہر کے مردون کی وضع تو خیر عورتون کی وضع نعوذ باللہ بالکل خلاف شرع اور خلاف حیا ہے۔ استانی جی تمھارے ابا نے بہت ٹھیک کہا مگر دیکھو بوا خیر النسا مجھ کو شہر والیان چھیڑتی بھی ہین لیکن مین اُن کی وضع کی تقلید نہین کرتی۔ خیر النسا۔ جناب آپ اپنے تئین ناحق

* یہ محاورہ جس مطلب پر ہے کہ احمد جو میرا چھوٹا بھائی نہین ہی

† یعنے خیر النسا۔

بھی ہوتی ہین لوگون کو دھوکھا دینے کی غرض سے اندھی بن جائین لنگڑی لولی
اپاہج ہوجائین۔ اُستانی جی۔ اگر ایسا شبہہ کیا کرین تو اصلی محتاج بھی محروم رہجائین
اور خیرات کا سلسلہ منقطع ہوجائے دینے والے کو اتنی تفتیش سے کیا مطلب اور
مانگنا تو بڑی شرم کی بات ہی کوئی آدمی بے ضرورت سوال نہین کرتا آخر کو جو مکر
کرکے مانگتے ہین اُن کو بھی حاجت نے مجبور کر رکھا ہے۔ حسن آرا۔ کیون بعضے
بے حاجت بھی مانگتے پھرتے ہین غیرت باقی نہین رہی کمانے کے لیے بھیک سے
زیادہ کوئی سہل تدبیر نہین ہمارے محلے مین چند روز ہوئے ایک فقیرنی مری تھی
نہین معلوم کتنی اشرفیان کے ہنڈے روپے اُسکی کوٹھری مین سے نکلے پس
کیا حاجت اُس سے بھیک منگواتی تھی نہین بلکہ طمع۔ اُستانی جی بھلا طمع سے کوئی
فرد بشر خالی ہے۔ حسن آرا طمع تو سب کو ہے مگر طمع والون کی مدد کرنا کچھ ضرور نہین
اُستانی جی۔ ایسا نہو کہ خداوند کریم جو سب کو دیتا ہے اِس قاعدے کا برتاؤ کرے
البتہ حاجت مند کا حق مقدم ہے بہتر ہے کہ جنکو واقع مین حاجت ہو اُنھین کو
دیا جائے مگر نہ دینے کے لیے خواہ مخواہ ہر ایک پر بے وجہ شبہہ بھی مت کرو بے تحقیق
دینے سے یہی نہ کہ بعض بے استحقاق لے جائین گے مگر اِس زمرے مین سیکڑون مستحق
بھی تو پاجائین گے اکثر اِس قسم کی حجتین وہ لوگ نکالا کرتے ہین جنکو خدا کے نام
دینا منظور نہین ہوتا۔ حسن آرا۔ کیون بوا خیر النسا یہ عیب جو تم شہر والیون مین
بتاتی ہو کیا گانؤن مین نہین ہوتے دیہات مین سب اللہ کے ولی ہی تو بستے
ہین۔ خیر النسا۔ نہین اچھے بُرے سبھی جگہ ہوتے ہین گانؤن شہر پر کیا موقوف ہی
مگر اتنا تو مین کہہ سکی ہون کہ گانؤن والونمین اتنی شیخی اتنی نمود اتنی ظاہر داری ہرگز

خبر لے جب بہت دیر ہوگئی اور کسی نے بات تک نہ پوچھی تو ایک ٹھیری روٹی مین
ایک مٹھی چانول رکھہ اپنے چھوٹے بھائی احمد کو دی کہ جاؤ وہ بڑھیا انگنائی مین
کھڑی ہی اُسکو دی آؤ جون ہی احمد روٹی لیکر اُٹھا اُن بیوی کی نظر پڑگئی جو ہم لوگونکو
کھانا کھلا رہی تھین خدا جانے وہ کون بیوی تھین مگر گھر والون کے پاس کے رہتے کی
ہونگی اُنھون نے دوڑ احمد کے ہاتھہ سے جھپٹا مار روٹی چھین لی اور بولین لوگون
کچھہ خدا کا بھی خوف ہی دستر خوان پر آنکھون دیکھتے یہ غضب مین بولی خدا ہی کا خوف
کھا کر دینے یہ روٹی اُس فقیرنی کے دینے کو بھیجی تھی تب وہ بیوی کیا کہتی ہین حلوائی
کی دوکان دادا کی فاتحہ بیوی بنو ایسا ہی خدا کا خوف ہی تو گھر جاکر لنگر بانٹنا مجھ کو
جو ایسی سخت بات کہی تھی اُسکا تو مجھ کو کچھہ بھی رنج نہین مگر میرے سبب سے بڑھیا غریب
کی جو شامت آئی اُسکا مجھ کو ابتک صدمہ ہی اُس بیوی نے جو بیچاری فقیرنی کو
دیکھا لونڈیون پر اس قدر خفا ہوئین کہ خدا کی پناہ اور چلائین نکالو نکالو اس مُردار
بڑھیا کو کس نے اسکو یہان آنے دیا لونڈیون نے بے تامل بڑھیا کو گھسیٹ دروازے
کے باہر ڈالدیا میری یہ کیفیت تھی کہ جی چاہتا تھا اُس بیوی کا مُنہ نوچ لون مگر کیا
کر سکتی تھی دستر خوان پر سے تو مین اُسی وقت اُٹھہ کھڑی ہوئی شربت پلانی مین
دینے کو ایک چوانی میرے پاس تھی وہی چوانی مینے احمد کے ہاتھہ بڑھیا کو بھیجدی
اور اُسکو اپنے مکان کا پتہ بتا دیا اور فوراً ڈولی منگا اپنے گھر چلی آئی۔ اُستانی جی
کیا اتنے مہمانون مین کوئی بھی ایسا نتھا کہ اُسکو بڑھیا کی حالت پر رحم آیا ہو۔ خیر النسا
جناب رحم کیسا جب لونڈیان اُسکو گھسیٹنے لگین سب کے سب ٹھٹھے مار مار ہنس رہی تھے
کھانے کے بعد لڑکیون نے بڑھیا کی نقل کا کھیل بنایا۔ حسن آرا۔ فقیرنیان اکثر مکان

نہ کوئی پوچھے نہ کچھی کہتی کیا ہین ای دیکھنا بوا بنارس کی سیاہ کا مدار دوپٹے کا بھی رنگ
گٹتا ہی لو ذرا کی ذرا کندھے پر ڈالا تھا کہ تمام کپڑون مین دھبے پڑ گئے جلد جلد مینے
اُتار پھینکدیا ایک بیوی زیور مین لدی بیٹھی تھین اور ایک بیچاری غریب اُن سے
باتین کر رہی تھین وہ بیوی جن کو مین بیچاری سمجھتی تھی کہتی کیا ہین کہ دیکھنا میرے
کانونکا کچھہ ایسا بہنا گوشت خدا نے بنایا ہے کہ مطلق زیور کو نہین سہار سکتے بڑا وبالی
پتے مگر مرکیان مینے ذرا کی ذرا ڈالین تھین کہ دُکھنے لگا ایسا معلوم ہوا کہ اب کٹ پڑینگے
تا چار سادی بالیان پہنین اُنسے بھی سوج سوجکر گپا ہوی مینے کہا پھٹ پڑے وہ
سونا جس سے ٹوٹین کان کہین ایسا نہو ٹینٹ پڑ جائین اُتار رکھین۔ غرض جسکو
دیکھا شیخی کے مرض مین مبتلا پایا آپس مین جو بیویان باتین کر رہی تھین کسکی غیبت
کسیکی شکایت اسکی سوائے کچھہ مذکور نتھا جتنی تھین کپڑونکے رنگ اور خراش تراش
اور وضعداری بس اسی مین محو تھین شادی کی خبر سُنکر بیچارے غریب غربا بھی
مانگنے چلے آئے تھے اتنا سامان تھا کہ رات دن دیگین کھڑکتی تھین مگر شاید ایک
چانول خدا کے نام کسی غریب کو نہین ملا منون کھانا ضائع ہوا چوری گیا رکھا
رکھا سڑ گیا مگر نہ دیا تو محتاج کو دینے کی جگہ غریبون کو دھکے اور گالیان دیجاتی
تھین ایک بیچاری بڑھیا بھیک مانگنے نہین معلوم کس طرح اندر محل مین چلی آئی
تھی نیچے کا دھڑ رہگیا تھا خدا جانے بیچاری کس مصیبت سے گھسٹتی گھسٹتی آئی
ہوگی گھٹنون انگنائی مین کھڑی چلایا کی کسی نے بات بھی نپوچھی سب اپنے اپنے
کھانے مین لگے رہے اور میرا یہ بُرا حال کہ بڑھیا کی آواز کان مین چلی آئی اور لقمہ
حلق سے نہ اُترے پہلے تو مین دیکھتی رہی کہ اب بھی کوئی گھر والی اس بڑھیا کی کچھ

کچھہ عجب طرح کا معاملہ ہی اکثر امیر مغرور ہوتے ہین اور سبکو اپنے سامنے ہیچ سمجھا کرتے
ہین دولت بھی بہت ہی بُری چیز ہی آدمی کو شیطان بنا دیتی ہی شعر نشہ دولت کا بدطور
کو جس آن چڑھا ۔ سر پہ شیطان کی اک اور بھی شیطان چڑھا ۔ حسن آرا۔ بھلا خیر وزیر بیگم
اگر تمھاری ساتھہ بُری طرح پیش آئین تو اُنھون نے بڑی نالائقی کی بات کی محبت
ملاپ مین امیری غریبی سے کیا بحث باقی رہی مگر یون تو شادی کا مجمع مہمانداری کے
سامان مہمانون کی شوکت وشان جہیز کی آرایش رسمون کی خوبی یہ باتین تو تمنے
ضرور ہی پسند کی ہون گی ۔ خیر النسا۔ اسمین شک نہین کہ کبھی شہر والون کی شادی
مین مجھ کو شریک ہونیکا اتفاق نہین ہوا تھا اور یہی شوق مجھ کو لی بھی گیا تھا مگر
انجام کار کچھہ دل کو فرحت حاصل نہوئی خدا جھوٹ نہ بلوائے ہزارون ہی عورتین
جمع تھین مگر غور سے دیکھا تو سب ایک رنگ مین تھین جسکو دیکھا شیخی اور نمود کی
تصویر پایا اتنے مہمان گھر مین بھری تھے سب تو امیر تھے ہی نہین جسکو خود مقدور نتھا
کرایے کے کپڑے مانگے کے زیور بنائے ہوئے نوکر ساتھہ لایا تھا اور اُسی پر اترا رہا
تھا ایک بیوی ریشمی موزے دکھانے کی غرض سے گھٹنون تک پائینچے اُٹھائے چلی
آرہی ہین دوسری گرمی کے بہانے سے گلا کھول کھول کر زیور دکھا رہی ہین تیسری
نے بے تکلف سر کھولے بیٹھی ہین تاکہ چولی کی بندش موباف کی قطع پر لوگون کی نظر
پڑے ایک صاحب نے پازیب کی آواز سُنانے کو گھڑی بھر مین خدا جھوٹ نہ
بلوائے کوئی پچاس بیٹھکین بدلی ہون گی یہ تو اُن بیویون کا حال تھا جنکے پاس کوئی
چیز اپنی یا مانگے کی تھی اور اُسکو جان جان کر دکھائی تھین اور بعضیان خالی پیلی
بھی اترائیان تھین ایک بیوی موٹی ململ کا دوپٹہ اوڑھے بیٹھی تھین آپ ہی آپ

مجھے اُترتے انھون نے دیکھا بھی مگر جگہ سے ہلی تک نہین ملنے سمجھا کہ کھیل مین دھیان ہی نہ خیال کیا ہوگا اُترتے کے ساتھ مین گھر والونکے پاس تک بھی نہین گئی سیدھی وزیر بیگم کی طرف چلی گھڑیون پاس کھڑی رہی اُس خدا کی بندی نے آنکھ اُٹھاکر بھی تو نہ دیکھا اپنا سامنہ لے کر مین سامنے کے دالان مین جہان ہمارے ساتھ کے لوگ ٹھہرے تھے جا بیٹھی چھوٹی آپا نے مجھکو چھیڑا ابھی کہ اُترتے کے ساتھ تیر کی طرح گئی تو تھین ای پھٹے مُنہ اُسنے بات بھی نہ پوچھی یہ سُنکر اِس قدر مجھکو شرمندگی ہوئی کہ پسینے پسینے ہو گئی اور اپنے دل مین کہتی تھی کہ یہ وہی وزیر بیگم ہین کیا اِن کو ہو گیا ہے تھوڑی دیر بعد مجھکو پیاس سی معلوم ہوئی شہ نشین مین ایک کوری صراحی رکھی تھی ملنے جانا کہ گھر والون نے مہمانون کے واسطے رکھوادی ہی ملنے جلدی سے اُٹھ اُس مین سے پانی پی لیا تو وزیر بیگم لال پیلی ہو کیا کہتی ہین کیون لو تو نے ہمارے پینے کی صراحی سے پانی پی یا پوچھے پانی پیا یہ کہکر صراحی کو فرش پر پٹک دیا تمام مہمان دیکھنے لگے اور بھرے مجمع مین مجھکو فضیحت کیا۔ اُستانی جی۔ وزیر بیگم کے ناحق ناحق بگڑ بیٹھنے کا سبب بھی کچھ تمنے دریافت کیا۔ خیر النسا۔ بہتیرا سوچا کچھ سمجھ مین نہ آیا کوئی بات ہوئی ہو تو سمجھ مین آئے۔ محمودہ۔ مین اسکا سبب بتاؤن مین بھی وزیر بیگم کے مزاج سے خوب واقف ہون اُنکو محلے مین اپنے میل کی لڑکیان کھیلنے اور بات کرنیکو نہین ملتین اِس ضرورت سے اُنھون نے تم سے ملاپ کیا وہان شادی مین اُن کو اپنی جیسی امیر زادیان مل گئین تم سے ملنا عار سمجھین۔ خیر النسا۔ اُنکو مجھ سے صرف شادی مین ملنا عار تھا اور مجھکو اُنسے ملنا انشاءاللہ عمر بھر عار رہیگا۔ اُستانی جی۔

کہ آپکی وجہ معاش کیا ہی۔ خیر النسا۔ زمینداری اور کھیتی اور غدر کے بعد سے کنبے کے
دو چار آدمی نوکری بھی کرنی لگے۔ حسن آرا۔ بھلا سچ کہنا تمکو شہر مین رہنا بھلا معلوم
ہوتا ہی یا گانون مین۔ خیر النسا۔ سچ تو یہ ہی کہ شہر مین میرا جی خوب نہین لگتا اگر
اس مکتب کا سہارا نہوتا تو مجھسے شہر مین ایکدن بھی نہ ٹھہرا جاتا۔ حسن آرا۔ آخر
تمکو شہر مین تکلیف کس بات کی ہی کیا کھیلنے اور بات کرنیکو محلے مین لڑکیان نہین
خیر النسا۔ لڑکیان تو اتنی ہین کہ شاید شہر بھر مین اتنی لڑکیان نہونگی جتنی
اکیلی شاہ تارا کی گلی مین ہین صبح سے شام تک ایک تانتا لگا رہتا ہی یہ آئی
وہ آئی حسن آرا۔ پھر تو گھبرانیکی کوئی وجہ نہین۔ خیر النسا۔ ان لڑکیون سی میری
طبیعت میل نہین کھاتی شہر کے لوگون مین ظاہر داری اور منہ دیکھے کی محبت
بہت ہی مگر کام پڑے پر طوطے کی طرح آنکھین بدل ہی تو جاتے ہین گویا
کبھی کی جان پہچان نتھی بادشاہ بیگم کو تو تم بھی خوب جانتی ہوگی ہمارے
مکان سی انکا مکان ملا ہے وزیر بیگم اُن کی چھوٹی بیٹی نے مجھ سے ایسا پیار
اخلاص بڑھایا کہ رات دن مین ایکدہ کو لگ نہوتین خانم کے بازار مین داروغہ
مصاحب السلطان کے گھر شادی تھی ہم لوگون کو بھی بلاوا آیا اور بادشاہ بیگم تو
داروغہ جی کی سگی پھوپھی کی بیٹی بہن ہین انکا تو گھر بھر ہفتون پہلے سے مہمان تھا
وزیر بیگم جب جانی لگین تو زبردستی مجھ کو ساتھ لیے جاتی تھین پالکی پر سوار ہوتے
ہوتے ہاتھ پکڑ لیا کہ میرے ساتھ چلو مگر بڑی مشکل سے مین نے اُنکو سمجھایا کہ
ہم لوگون سے اور داروغہ جی سے دور کا واسطہ ہی بن بلائے جانا مناسب نہین جب
شادی کے تین دن رہے تو مین بھی گئی وزیر بیگم اپنی سہیلیون کو لیے بیٹھی تھین

حسن آرا۔ای ہے لازم نہین مناسب ہے اور نقصان آپس کا رنج۔ اُستانی جی۔ اس اعتبار سے تمپر بھی لازم ہے حسن آرا۔ کیا۔ اُستانی جی۔ اِنکی تعظیم حسن آرا کھلکھلا کر ہنس پڑی اور اُسکے ساتھ سب ہنسے۔ اُستانی جی۔ سنو بوا حسن آرا بیگم ہم عمری مین تعظیم تکریم کا کیا مذکور تم سب کو آپسمین محبت رکھنی چاہیے اور ہر ایک لڑکی کو اِسکا اہتمام رہے کہ آپس مین بگاڑ کی کوئی بات نہ ہو حسن آرا۔ کیا خدا نکرے مجھ سے خیر النسا سے کچھ بگاڑ ہے بہنین بہنین آپس مین لڑین لوگون نے جانا بیر پڑے یہ کہکر حسن آرا خیر النسا کے گلے سے جا لپٹی۔

اہل شہر اور دیہاتیون کا محاکمہ جس مین دونون کی طرز زندگی کا مذکور ہے اور ہر ایک کو اُسکے عیب پر متنبہ کر دیا ہی اور گفت کو اور وضع اور حالت اور ذات اور ہنر پر بحث کر کے نصیحت کی بہت باتین نکالی ہین

اُستانی جی۔ بھلا تم لوگون مین تکرار شروع کس بات پر ہوئی تھی۔ حسن آرا۔ بات تو اتنی ہی تھی کہ مینے خیر النسا سے پوچھا تمھارے گھر ہوا کیا کرتا ہے یہ بیوی صاحب لگین عورتون کے کام گنوانے مینے دو ہرا کر جو پوچھا تو مردونکا قصہ نکال بیٹھین تیسری بار پھر پوچھا (کرتی کیا) تو ذرا آپ بھی دیکھیے کہتی کیا ہین دن کو دن اور رات کو رات۔ اُستانی جی سنکر مسکرانے لگین اور کہا سنو بوا خاصہ جواب ترکی بترکی دیا تم کو یون پوچھنا تھا کہ وجہ معاش کیا ہی یا تمھارے باپ بھائی کیا پیشہ کرتے ہین۔ خیر النسا۔ اِنکا مطلب مین سمجھ گئی تھی مگر اِنکو اپنی گفتگو پر بڑا ناز ہی اِنکے قائل کرنے کو مین بھی بات پر اڑ بیٹھی تھی حسن آرا۔ خیر اب فرمایئے

نہین کہا اُنکا یہ مطلب تھا کہ شہر والے دیہاتیون کو ایسا سمجھتے ہین - خیر النسا -
کیا ہوا پھر بھی ایسے کہ یہ الفاظ بیگم صاحب کو زیبا نتھے اور مین اُس بات پر تو کچھ
بولی بھی نہین - اُستانی جی - کیا اِس سے زیادہ کوئی اور سخت بات حسن آرا بیگم
نے خاص تم کو کہی تھی اِن کی ایسی عادت تو معلوم نہین ہوتی - خیر النسا -
خیر اب اُسکا اعادہ آپ کے روبرو کرتے مجھ کو شرم آتی ہی میرا ہی قصور تھا
آخر مین نے تمیز گنوا ری ہی تو ہون ادب اور سلیقہ آئے تو کہان سی آئے
اِسمین شک نہین کہ جواب مینے بھی سخت دیا پیچھے میرا دل بہت کڑھا اُستانی جی -
اگر تمھارا قصور تھا تو تم نے معذرت کیون نہ کی - خیر النسا - مین سو مرتبہ معذرت
کرنیکو موجود ہون ہاتھ جوڑنے اور پانون پڑنے مین بھی مجھ کو عذر نہین مگر ذرا
اِتنا بیگم صاحب کو بھی سمجھا دیجیے کہ بات بات مین لڑکیون سے نہ اُلجھا کرین
اِنکی شان کو یہ بات ہرگز زیبا نہین - حسن آرا - تم یہ چاہو کہ مین سبکے برابر ہو کر
رہون تو یہ بات نہ مجھ سے ہوئی اور نہ ہو تم لوگون کو بھی تو کچھ خیال کرنا چاہیے
کہ مین امیر زادی ہون اور مجھ کو خدا نے بڑا کیا ہے - اُستانی جی - یہ بات تمھاری
غیر واجب ہی مکتب کی لڑکیان کچھ تمھاری لونڈیان ہین نوکر ہین یا تم اپنی
دولت اِنکو بانٹ دیتی ہو - حسن آرا - نوکر نہی سہی غریب تو ہین - اُستانی جی -
غریب ہین تو ہونے دو تمھاری دولت کی تو کچھ پروا نہین کرتین -
حسن آرا - ہم کب اِنکی پروا کرتے ہین - اُستانی جی - چلو نہ تم کو اِنکی پروا نہ اِنکو
تمھاری برابر سرابر - حسن آرا - کیا ہوا پھر بھی اِنکو میری تعظیم کرنی لازم ہی -
اُستانی جی - نے ضرورت کی غرض کیون لازم ہے اور نہ کرین تو اِنکا کیا نقصان

نہ بولون گی۔ محمودہ۔ کیون نہ بولو گی جب بیچ بیچ مین بات ہی نہ ہوئی تو کہانی کیا وہ تو خاصہ سبق ہو گیا مزہ کیا خاک ملا شوق سے بولو بات کرو۔ حسن آرا۔ واہ آپ بھی بڑی حضرت ہین اب پھر لڑائی دیکھنے کو جی چاہا ہو گا۔ محمودہ۔ ایسی بھی کوئی کم بخت ہو گی جسکو دو آدمیون کی لڑائی مین مزہ ملتا ہو گا آدمی تو آدمی جانورون کو لڑانا بھی بڑا گناہ لکھا ہے۔ حسن آرا۔ آپا کیون مکرتی ہو تمھین نے تو خیر النسا کو مجھ سے بھڑایا۔ محمودہ۔ مین نے بھڑایا یا گفتگو کی تقریب کی آپ شروع سے دیہاتیون کی مذمت پر اُتار دھین لمحہ دو لمحہ بھی ضبط نہو سکا لڑ پڑین۔ حسن آرا۔ مین لڑی۔ محمودہ۔ آپ تو منصف مزاج ہین آپ ہی فرمائیے سخت کلامی پہلے کسنے شروع کی۔ حسن آرا۔ جو جیسا ہوتا ہی کہنے مین آتا ہی ہے دیہاتیون کو کیا مین اکیلی اُجڈ اور اکھڑ اور بد سلیقہ کہتی ہون شہر بھر کہتا ہی خیر النسا کس کس کا منہ بند کرتی پھرین گی۔ خیر النسا۔ آپ اپنی تعریف کرنے سے کوئی اچھا نہین بن جاتا اور کسکے بُرا کہنے سے کوئی بُرا نہین ہوا جاتا شہر والے دیہاتیون کو اُجڈ اور اکھڑ اور بے سلیقہ کہتے ہین دیہات والے شہریون کو احدی نکمے کم بخت پست ہمت ظاہر پرست جانتے ہین اُستانی جی جب تم دونون اس امر مین بحث کرتی تھین تو اسکے یہ معنی تھے کہ شہریون اور دیہاتیون کی لڑائی کا فیصلہ کرتی تھین سو دوسرون کی لڑائی کا فیصلہ کرتے کرتے آپس مین کیون لڑنے لگین۔ خیر النسا۔ جناب بیگم صاحب نے پہلے چھوٹتے ہی دیہاتیون کو اُجڈ اکھڑ بے سلیقہ کہا مجھ کو بُرا تو بہت لگا مگر مین چپ ہو رہی اور۔ اُستانی جی۔ حسن آرا بیگم نے تمکو تو اُجڈ اکھڑ بے سلیقہ

خیر النسا۔ دن کو دن رات کو رات حسن آرا۔ پتھر پر پن کیسی موٹی سمجھ پر کوئی
جواب معقول نہین۔ خیر النسا۔ آگ لگے ایسی بھونڈی تقریر کو کوئی بات ٹھکانے
کی نہین حسن آرا۔ نکوڑی گنواری شامت کی ماری کوئی تیری کم بختی آئی ہی
نے تمیز زبان سنبھال کر نہین بولتی ابھی مارتے مارتے کچلا کر ڈالون گی
خیر النسا۔ چل چل شہری نے بہری امیر بیگم ہوگی تو اپنے واسطے ہم کیا خدا
نکرے کسی کی لونڈی باندی ہین ایک کہیگی تو دس سُنے گی اور مارے گی
تو مار کھائے گی بھی تو صاحب کیا مجھ کو بھی شہر کی لڑکی بنایا ہی کہ دھمکا لیگی
حسن آرا نے عمر بھر کبھی جواب پایا نتھا خیر النسا کی بات سنتے ہی بے اختیار
ہوگئی مارنا اور کچلا کرنا تو نری دھمکی ہی دھمکی تھی مگر سیدھی اُٹھ استانی جی سے
جا فریاد کی اور رونے لگی۔ اتنا روئی اتنا روئی کہ گھگی بندھ گئی جبتک
روتی رہی استانی جی چپ بیٹھی رہین اور اگر کہین دلجوئی کی ایک بات بھی
اُنکے منہ سے نکلتی تو حسن آرا بندی شام تک بھی نہ سنبھلتی آخر کو سسکیان لے
لے خود بخود تھم گئی اِس درمیان مین محمودہ چند بار آئی اور قصداً حسن آرا
کے پاس ہو کر نکلی مگر حسن آرا نے منہ پھیر پھیر لیا یہ دیکھکر محمودہ کو جرأت نہوئی
کہ حسن آرا سے بات کرے ورنہ وہ رفع ملال کر بھی دیتی اب شام قریب تھی
استانی جی نے کہا لڑکیو وہ مسیح الملک کی کہانی کن مدتون کی ناتمام پڑی ہی
آج اُسی کو ختم کر لیتین کس کی باری ہی۔ محمودہ۔ خیر النسا کی باری ہے۔
استانی جی۔ کیون بوا حسن آرا خیر النسا کہانی کہین تم سنو گی حسن آرا آنکھین
نیچی کر کے مسکرانے لگی اور بولی کیون سننے کو کیا ہوا ہی نہ کہ مین بیچ مین

دوا کی ایک دوا تو تازی ہوا ہے جو شہر والون کو عمر بھر نصیب نہین ہوتی اور گانون والون کو ہر وقت میسّر ہے حسن آرا۔ سب کچھ تو ہے مگر گانون مین جی کیسا گھبراتا ہوگا نہ محلہ نہ ہمسایہ کس سے بات کیجیے کس کے پاس جایئے۔ محمودہ۔ شہر مین روز کے روز کون کس کے پاس جاتا ہے جس طرح شہر والے گھر کے کام کاج مین لگے رہتے ہین گانون والونکو کھیتی باڑی اور مویشیون کی خبر گیری کا مشغلہ کیا کم ہے اس سے فرصت ہوئی تو وہ لوگ بھی گھرون مین کام کرنے اور آپس مین جی بہلاتے ہین حسن آرا۔ یہ گانون والے نرے اجڈ اور اکھڑ اور بے سلیقہ کیون ہوتے ہین محمودہ۔ بوا خیر النسا دیکھو حسن آرا بیگم گانون والون کو اجڈ اور اکھڑ اور بے سلیقہ کہتی ہین تم بھی باہر والی ہو جواب دو۔ خیر النسا۔ بیگم صاحب کو گانون والون کا حال معلوم نہین سنے سنائے برا کہ اٹھین اسکا جواب کیا دون حسن آرا۔ خیر النسا تم کہان کی رہنے والی ہو۔ خیر النسا۔ مراد آباد کے ضلع مین شریف پور نام ایک گانون ہے وہین میرا غریب خانہ ہی حسن آرا۔ شہر مین کب سے ہو۔ خیر النسا۔ کوئی ڈیڑھ برس سے حسن آرا۔ تمھارے گھر مین کام کیا ہوتا ہے۔ خیر النسا۔ کوٹنا پیسنا پکانا رندھنا کاتنا سینا پرونا گھر کی جھاڑو بہار و بال بچون کا نہلانا دھلانا۔ حسن آرا۔ میرا یہ مطلب نہین ہی مین پوچھتی ہون کہ تمھارے گھر کے مرد کیا کیا کرتے ہین۔ خیر النسا۔ جو لڑکے ہین پڑھتے ہین جو جوان ہین کمائی کرتے ہین جو بڈھے ہین گھر کے لڑکے لڑکیون کو پڑھاتے اور نماز روزے مین مصروف رہتے ہین حسن آرا۔ اجی ہے مین پوچھتی ہون تمھارے گھر موتا کیا ہی

ڈھک لینے کو موٹا جھوٹا کپڑا بس اتنا تو ضرور ہے اور اسکے علاوہ سب انسان
کی خود بینی اور تن پروری اور آرام طلبی کے ڈھکوسلے ہین سو جو چیزین
حقیقت مین ضرور ہین گانوں والے اپنے ہاتھون پیدا کر لیتے ہین کھانے
کا غلہ اور میوے اور ترکاریان روئی تنباکو کسم نیل سبھی کچھ تو کھیتون مین ہوتا
ہے بلکہ کھانے پینے کی چیزین جیسی عمدہ اور صاف گانوں والون کو میسر
آتی ہین ہم شہر والے خواب مین بھی نہین دیکھتے حسن آرا۔ بھلا اگر گانوں مین
آدمی بیمار پڑے تو دوا کہان سے لے علاج کس سے کرائے۔ محمودہ۔ گانوں والے
خدا کے فضل سے دوا اور علاج کے محتاج ہی نہین ہوتے۔ حسن آرا۔
اسکا سبب۔ محمودہ۔ سبب صفائی آب وہوا کی عمدگی اور روز کی محنت۔

## آب وہوائے شہر و دیہات کا مقابلہ

حسن آرا۔ آب وہوا تو ساری دنیا مین ایک ہی ہوگی۔ محمودہ۔ ایک تو ہی مگر
جہان آدمی بکثرت رہتے ہین وہان غلاظت بہت جمع ہوتی ہے اور عفونت
کی وجہ سے آب وہوا بگڑ جاتی ہے آئے دن وبا آتی رہتی ہے اور وبا نہین بھی
ہوتی تو بھی شہر کے لوگ اکثر بیمار رہتے ہین۔ حسن آرا۔ گانوں والے بیمار
نہین ہوتے تو مرتے کیونکر ہین۔ محمودہ۔ مزا اور بات ہے گانوں والے
زندگی کا لطف تو پاتے ہین نہ شہر والون کی طرح دائم المرض اور یون کبھی
کبھار دکھ درد ہوتا ہے تو گانوں والے سہج سا علاج بھی کیون نہین کرتے
جنگل کی بوٹی درختون کی چھال اور پتے گھسے رگڑے پی گئے اچھے ہو گئے
نہین کہ ہفتون منضجین پیا کرین مہینون ماء الجبن مین پڑے گھلتے رہین لاکھ

آبادی ہے تین حصے مین تو سمندر ہے ایک حصہ جو کھلا ہے اُسی مین کل نوّے کرور آدمی بھی جا بجا بسے ہین اور جنگل پہاڑ دریا بھی ہین۔

## تمدن کی وجہ

حسن آرا۔ سب لوگ ملکر ایک جگہ کیون نہین رہتے ایک بڑا شہر بسالین اور سب اُسی مین رہین تو بڑا مزہ ہو۔ محمودہ۔ مزہ کیا خاک ہو سب بھوکے مرنے لگین۔ حسن آرا۔ کیون۔ محمودہ۔ کھانے کا اناج میدان مین پیدا ہوتا ہے اِس سبب سے لوگ دنیا مین الگ الگ بسے ہین ہر ایک بستی کے آس پاس کچھ میدان جو تنے اور بونے اور اناج پیدا کرنے کے واسطے لگا رکھتے ہین سب ایک جگہ بسین تو ہزارون کوس کا لمبا چوڑا شہر ہو جائے جوتنے بونے کہان جائین مگر آدمی زندگی کے ضروریات اکیلا بہم نہین پہونچا سکتا اسواسطے ہمیشہ تھوڑے تھوڑے بہت بہت آدمی ملکر رہتے ہین جہان تھوڑے آدمی بسے ہون وہ گانون ہے اُس سے بڑھکر قصبہ اُس سے بڑھکر شہر اُس سے بڑھکر ملک اور ولایت بعضی گانون صرف چار چار پانچ پانچ گھر کے بھی ہوتے ہین اور بڑے شہرون مین تو لاکھون آدمی ہوتے ہین حسن آرا۔ جہان صرف چار چار پانچ پانچ گھر ہین وہ لوگ کیونکر گذر کرتے ہونگے۔ محمودہ۔ ہم سب سے بہتر طور پر گذر کرتے ہین۔ حسن آرا۔ کیا خاک گذر کرتے ہونگے نہ حلوائی نہ عطار نہ گندھی نہ منہیار نہ نراز نہ کوئی نہ کوئی۔ محمودہ۔ یہ چیزین امیرانہ زندگی کے لایعنی تکلفات اور شیخی اور نمود اور ڈینگ کے بیہودہ سامان ہین انکو داخل ضروریات زندگی کون کہتا ہے خوب غور کر دیکھا پیٹ بھر لینے کو دال دلیا کچھ غذا چاہیے اور تن ڈھن

کہ چوبیس ہزار میل کا دور ہے۔ محمودہ۔ کتابون سے جانا ہمت والے لوگون نے محنت اُٹھا کر برسون سفر کیا اور تمام دور ناپ ڈالا خشکی کی راہ تو سیدھا چلنا مشکل ہے کہین بڑے بڑے دو دو تین تین کوس کے اونچے مہینون کی چڑھائی کے دشوار گذار پہاڑ ہین کہین سیکڑون کوس کے جنگل ہین جن مین نہ کہین ٹھہرنے کا ٹھکانا ہے نہ پانی کا آسرا نہ راہ نہ سڑک مگر سمندر سمندر جہازون پر لوگون نے سفر کیا ہے اور قطب نما کے سہارے سے سیدھ لگائے چلے گئے اور آخر کو وہین آموجود ہوے جہان سے چلے تھے کیا اب بھی زمین کے گول ہونے مین کچھ شک و شبہہ ہے۔ حسن آرا۔ دو دو تین تین کوس اونچے مہینون کی چڑھائی کے پہاڑ ہین تو زمین گول کہان رہی۔ محمودہ۔ ہان زمین ایسی گول نہین ہی جیسی ڈھلی ہوئی گولی ہوتی ہے ٹھیک نارنگی کی طرح گول ہے اُتردکھن دونون سرے پچکے ہوے اور جیسے نارنگی کے چھلکے پر پھنسیان پھنسیان اُبھری ہوتی ہین اسی طرح زمین پر یہ پہاڑ ہین جو شخص پہاڑون کو دیکھکر زمین کے گول ہونے مین شک کرے اُسکو زمین کی بڑائی کا ٹھیک تصور نہین ایک مٹکے پر ایک رائی کا دانہ رکھدو تو اُسکی گولائی مین کیا فرق آجائیگا حسن آرا۔ زمین کو تو مین بھی پہلے سے بڑی جانتی تھی مگر ٹھیک اندازہ معلوم نتھا۔ محمودہ۔ تم تو خاک بھی بڑی نہین جانتی تھین ایک میرٹھ اور پانی پت آپ کیا گئین کہ آپ نے سمجھا تمام روی زمین کی سیر کرلی حسن آرا۔ زمین اتنی بڑی ہے تو ہزارون لاکھون شہر اسپر بسے ہونگے۔ محمودہ۔ بیشک مگر اس سے یہ مت سمجھو کہ تمام روی زمین پر

کی عمارت کرین - محمودہ - بات مین بات بنانے بیان کی میرا بھی یہ مطلب نہین کہ عورتین گھرون مین گھوڑ دوڑ کیا کرین مگر اتنی آلکسی بھی ٹھیک نہین کہ ڈیوڑھی تک جائین تو ہانپنے لگین کوٹھے پر چڑھین تو سانس پیٹ مین نسمائے اُٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے مین تو پھرتی رکھنی چاہیے حسن آرا - خیر اب وہ زمین کا گول ہونا تو ثابت کیجیے کیا آپ اُس بات کو ماننا چاہتی ہین - محمودہ - ہان تو یہ انگنائی پچاس گز لمبی ہے اِس سرے سے اُس سرے تک پینتیس ۳۵ یعنے پانچ کم دو بیسی پھیرے کرو تو ایک میل ہو اور دو میل کا ایک کوس ہوتا ہی حسن آرا - اُفو اتنا بڑا میل اور اتنا بڑا کوس ہوتا ہے - محمودہ - اب قطب صاحب کی لاٹ کو فرمائیے کہ کے ہزار کوس لنبی ہے حسن آرا - مین تو جانتی ہون کہ اِس حساب سے پوری میل بھر لنبی بھی نہو گی - محمودہ - بے شک میل کیسا میل کا دسوان حصّہ بھی نہین -

## زمین کی جسامت اور ہیأت اور تقسیم

اور زمین بتاؤن میلون کے حساب کتنی بڑی ہے چوبیس ہزار میل اسکا دور ہے مردوون مین بارہ کوس کی منزل مقرر ہے یعنی مرد لوگ جو سفر کرتے ہین تو بارہ کوس روز چلے جاتے ہین اور واقع مین آرام کے ساتھ سفر کیا جاے تو بارہ کوس دِن بھر کے چلنے کو بہت ہی اِس حساب سے اگر کوئی آدمی ناک کی سیدھ چلنا شروع کرے تو پانچ برس مین جہان سے چلا تھا وہین آ کھڑا ہو گا اور اُسکا صرف ایک پھیرا پورا ہو گا حسن آرا - اللہ اکبر اب جو مین خیال کرتی ہون تو زمین بہت ہی بڑی ہے بھلا تم نے کیونکر جانا

کیا جائیگا بہزار دقت کوئی پہر دن چڑھے تک پھول کی منڈی پہونچے سواری
یہان کیا رکھی تھی باہر سے گدھون پر اناج آیا تھا گدھے والا اپنے گدھے باہر
لیے جاتا تھا بھائی جان نے اُس سے پوچھا کہان کے گدھے ہین اُسنے کہا
سلطان جی کے بھائی جان نے اُس سے بہت گڑگڑا کر کہا بھائی میان ذرا
شہر کے دروازے تک اِن عورتون کو بٹھا لو اور جو کہو سو دین - گدھے والا -
اجی میانجی کیسا کرایہ دیکھتے ہو انگریز قلعے مین پہونچ گئے ہین کم بختی کا مارا رات
کو نہ جا سکا اب دیکھیے کیسے بچتا ہون گدھے لو اور جس قدر چاہو لد لو اور
ہانک لاؤ مجھ کو دروازے کے باہر گدھے حوالے کر دینا غرضکہ چار گدھے بھائی جان
نے روک لیے اور کہا کہ لو صاحب جو تھک گیا ہو اسپر بیٹھ لے اور دیر کرنا غضب ہے
پہلے تو گدھے کی سواری کا نام سُنکر سب نے تامل کیا مگر کرتین کیا مجبور گدھون پر
سوار ہونا پڑا مجھ سے بھی بھائی جان نے کہا لڑکی تو بہت تھک گئی ہی بیٹھ لے
مصیبت کو کیا کرین مینے کہا مین ابھی مطلق نہین تھکی اور ایسے ایسے دس حصے
پا پیادہ اور چل سکتی ہون - بھائی جان - آخر چڑھنا پڑیگا تم جانتی ہو کہ شاید شہر
مین چلکر ٹھہرینگے ہرگز نہین عرب کی سرائے سے اُدھر کہین ٹھکانا نہین -
مینے کہا انشاء اللہ مین سرائے تک بخوبی چلی جاؤن گی غرض خدا نے مجھکو تو اِس
فضیحت سے بچا لیا اور بیویان چڑھین ہی چڑھین آج تک اُنکی ہنسی ہوتی ہی
اور مین خدا کے فضل سے اِسی چہل قدمی کی بدولت برابر چلی گئی نہ تھکی نہ ماندی
ہوئی حسن آرا - اجی غدر بھی ایک آفتِ ناگہانی تھی سو بیت گئی کہین خدانخواستہ
ہر روز غدر ہو رہا ہے کہ کم بخت عورتین اُسکے واسطے دوڑنے کی عادت اور بھاگنے

یہ چلی میرا چلنا تھا کہ سارا کنبا پیچھے ہولیا اُس رات تم ہوتین تو اِن کم بخت
عورتون کی سیر دیکھتین ایک صاحب ہین کہ تمام دھن دولت تو گھر چھوڑا
پان کھانے کی پٹاری لادے لیے چلی جاتی ہین کسیکی جوتی پانؤن مین
سے نکل نکل پڑتی تھی کسیکا ازار بند پانؤن مین اُلجھتا ہے اُسدن جسکے
جتنے بڑے پائنچے تھے اُسی کو چلنے کی بڑی مصیبت تھی بھائی جان
اُس وقت بھی چھیڑتے تھے کہ کم بختو اور نہین سُکھ کے تھان کے دو پائنچے
بناؤلا ہو رکے ریشمی ازار بندون مین پٹیان لگا لگا کر اور بڑا کر و ہنسی
کی ہنسی مصیبت کی مصیبت اِن بیچاریون کو بازارون مین چلنے کا
کا ہے کو اتفاق ہوا تھا گو رات تھی اور یون بھی راستہ نہین چلتا تھا
مگر من من بھر کے پانؤن تھے دو قدم چلین اور گرین خدا خدا کر کے صبح
ہوتے ہوتے کاغذی محلے تک پہونچے یہان کیا ٹھکانا تھا انگریز کہتے
تھے کہ قلعہ لین تو آج لین جون ہی پن چکیون کی برابر آئے دیکھا کہ
سیکڑون ہزارون گورے اور سکھ قطار باندھے چلے آتے ہین دیکھتے کی
ساتھ دم ہی تو فنا ہو گیا مٹھائی کے پل کی طرف پھر بھاگے بیچاری عورتون کا
بُرا حال تھا ایک بیوی تو سڑک پر لیٹ گئین کہ مجھ سے تو آگے نہین چلا
جاتا خدا کے لیے مجھ کو یہین رہنے دو تھوڑی دور مینے اُنکو چڈھی چڑھایا
اتنے مین دو تین اور گرین اب کِسکو کون کندھے چڑھائے اپنی ہی جان
بھاری تھی بھائی جان نے کہا کہ لوگو خدا کے لیے دل مضبوط کر کے
ذرا پھول کی منڈی تک تو چلو وہان ممکن ہو گا تو کچھ سواری کا بندوبست

کیا جائیگا بہرا ردقت کوئی پہر دن چڑھے تک پھول کی منڈی پہونچے سواری
یہان کیا رکھی تھی باہر سے گدھون پر اناج آیا تھا گدھے والا اپنے گدھے باہر
لیے جاتا تھا بھائی جان نے اُس سے پوچھا کہان کے گدھے ہین اُسنے کہا
سلطان جی کے بھائی جان نے اُس سے بہت گڑگڑا کر کہا بھائی میان ذرا
شہر کے دروازے تک اِن عورتون کو بٹھالو اور جو کہو سو دین - گدھے والا -
اجی میانجی کیسا کرایہ دیکھتے ہو انگر یہ قلعے مین پہونچ گئے مین کم بختی کا مارا رات
کو نہ جاسکا اب دیکھیے کیسے بچتا ہون گدھے لو اور جس قدر چاہو لد لو اور
بانک لاؤ مجھ کو دروازے کے باہر گدھے حوالے کر دینا غرضکہ چار گدھے بھائی جان
نے روک لیے اور کہا کہ لو صاحب جو تھک گیا ہو اسپر بیٹھ لے اور دیر کرنا غضب ہے
پہلے تو گدھے کی سواری کا نام سُنکر سب نے تامل کیا مگر کرتین کیا مجبور گدھون پر
سوار ہونا پڑا مجھ سے بھی بھائی جان نے کہا لڑکی تو بہت تھک گئی ہے بیٹھ لے
مصیبت کو کیا کرین مینے کہا مین ابھی مطلق نہین تھکی اور ایسے ایسے دس حصے
پا پیادہ اور چل سکتی ہون - بھائی جان - آخر چڑھنا پڑیگا تم جانتی ہو کہ شاید شہر
مین چلکر ٹھہرینگے ہرگز نہین عرب کی سرائے سے اُدھر کہین ٹھکانا نہین —
مینے کہا انشاء اللہ مین سرائے تک بخوبی چلی جاؤن گی غرض خدا نے مجھکو تو اِس
فضیحت سے بچا لیا اور بیویان چڑھین ہی چڑھین آج تک اُنکی ہنسی ہوتی ہے
اور مین خدا کے فضل سے اِسی چہل قدمی کی بدولت برابر چلی گئی نہ تھکی نہ ماندی
ہوئی حسن آرا - اجی غدر بھی ایک آفتِ ناگہانی تھی سو بیت گئی کہین خدانخواستہ
ہر روز غدر ہو رہا ہے کہ کم بخت عورتین اُسکے واسطے دوڑنے کی عادت اور بھاگنے

یہ چلی میرا چلنا تھا کہ سارا کنبا پیچھے ہولیا اُس رات تم ہوتین تو اِن کم بخت
عورتون کی سیر دیکھتین ایک صاحب ہین کہ تمام دھن دولت تو گھر چھوڑا
پان کھانے کی پٹاری لادے لیے چلی جاتی ہین کسیکی جوتی پانؤن مین
سے نکل نکل پڑتی تھی کسیکا ازار بند پانؤن مین اُلجھتا ہے اُسدن جسکے
جتنے بڑے پائنچے تھے اُسی کو چلنے کی بڑی مصیبت تھی بھائی جان
اُس وقت بھی چھیڑتے تھے کہ کم بختو اورنین سُکھ کے تھان کے دو پائجامے
بناؤ لاہور کے ریشمی ازار بندون مین پٹیان لگا لگا کر اور بڑا کر و ہنسی
کی ہنسی مصیبت کی مصیبت اِن بیچاریون کو بازارون مین چلنے کا
کاہے کو اتفاق ہوا تھا گورات تھی اور یون بھی راستہ نہین چلتا تھا
مگر من من بھر کے پانؤن تھے دو قدم چلین اور گرین خدا خدا کر کے صبح
ہوتے ہوتے کاغذی محلے تک پہونچے یہان کیا ٹھکانا تھا انگریز کہتے
تھے کہ قلعہ لین تو آج لین جون ہی پن چکیون کی برابر آئے دیکھا کہ
سیکڑون ہزارون گورے اور سکھ قطار باندھے چلے آتے ہین دیکھتے کے
ساتھ دم ہی تو فنا ہو گیا مٹھائی کے پل کی طرف پھر بھاگے بیچاری عورتون کا
بُرا حال تھا ایک بیوی تو سڑک پر لیٹ گئین کہ مجھ سے تو آگے نہین چلا
جاتا خدا کے لیے مجھ کو یہین رہنے دو تھوڑی دور مینے اُنکو چڈھی چڑھایا
اتنے مین دو تین اور گرین اب کسکو کون کندھے چڑھائے اپنی ہی جان
بھاری تھی بھائی جان نے کہا کہ لوگو خدا کے لیے دل مضبوط کر کے
ذرا پھول کی منڈی تک تو چلو وہان ممکن ہوگا تو کچھ سواری کا بندوبست

باہر نکلے اور کوٹھے پر چڑھکر آواز کی آہٹ لی اُس وقت لڑائی بھی بند تھی وہ
مردوا مٹرک مین تھا بھائی جان نے اُسکو کوٹھے کے نیچے بُلایا اور حال پوچھا
اُسنے کہا کہ مجھکو کپتان صاحب نے بھیجا ہے اور یہ کہا ہے کہ ہمنے ہر چند چاہا
کہ آپکے مکان کی حفاظت ہو مگر کوئی تدبیر نہین بن پڑتی باغیون نے
شہر خالی نہین کیا نہر کے اُدھر وہ لوگ ہین اور نہر تک ہماری عملداری ہے
رات کے دو بجے ہم لوگ باغیون پر حملہ کرینگے آپ کا مکان عین زد مین ہے
حملے کے وقت سے پہلے پہلے تم لوگ اپنی جانین لیکر نکل جاؤ جب سلطنت
بیٹھے گی دیکھا جائیگا - اِس خبر کے سنتے ہی سب کو سناٹا ہو گیا کسیسنے کہا
جہان پڑے ہو پڑے رہو آخر یون بھی مرنا ہو دن بھی مرنسے فائدہ عورتون
کو بازار مین لیے لیے پھرنا کیا حاصل ایک آدھ احمق یہ بھی کہنے لگے کہ آؤ
عورتون پر ہم ہی ہاتھ صاف کرین پھر جیسا ہو گا دیکھا جائیگا - غرض جتنے
منہ اُتنی باتین اِس گفت وشنود مین آدھی رات گذری بھائی جان نے
دیکھا کہ وقت نکلا جاتا ہے اور لڑائی شروع ہونے مین کچھ دیر نہین تب تو
وہ ذرا گرمے ہو کر بولے کہ یہ سب کہنے کی باتین ہین اور مرنسے نامردی کے
خیالات ہین جان کا بچانا فرض ہے جہان تک ہو سکے بھاگنا چاہیے اور
یون قضا کا تو کچھ علاج نہین یہ کہکر مجھ سے کہا اُٹھ لڑکی تو تو چل یہ لوگ
جانین اور اِنکا کام جانے تین نے پہلے ہی سے بھاگنا بھاگنا کر رہی تھی چلنے
کا نام سنتے ہی مینے اپنا تمام زیور اپنے ہاتھون نکال انگنائی مین پھینکا اور
دالان کی چاندنی مین سے دو پاٹ پھاڑ دوپٹہ بنایا اور کہا کہ لو صاحب مین تو

غدر مین جب سارا شہر بھاگ نکلا تھا ہم لوگ اس امید پر پڑے رہ گئے تھے کہ ابا جان جس رئیس کے نوکر ہین وہ سرکار کا بڑا خیر خواہ تھا خود اُسکے اپنے بیٹے ملوٹے سرکاری فوج کے ساتھ لڑائی پر تھے رئیس کی معرفت ابا جان نے سرکار سے یہ اقرار کرالیا تھا کہ جب دہلی فتح ہو تو سرکاری فوج کا کوئی آدمی ہم لوگون کو نہ ستائے جب شہر مین بھاگڑ مچی محلے والون نے بہتیرا ہم لوگون سے کہا کہ شہر مین رہکر کیون مفت مین جان گنواتے ہو مگر ہم لوگ اُس وعدے کے آسرے پر گھر سے نہ نکلے لوگون سے تو ڈر کے مارے یہ حال ظاہر نہین کیا مگر جی ہی جی مین دعائین مانگ رہی تھے کہ کسدن دہلی فتح ہو اور ہم لوگ آرام سے بیٹھین خدا کا کرنا جسدن دہلی پر پہلا دھاوا ہوا ای ہے خدا دشمن کو بھی وہ دن نہ دکھائے ایک قیامت برپا تھی دن بھر گولیون کا مینہ برستا رہا اور گولے خدا کی پناہ کان بہرے ہو ہو جاتے تھے زمین دہل دہل پڑتی تھی شام ہونے آئی تو نہر کے پرلے پار تک انگریز آگئے تھے اور عین ہماری اس دیوار کے نیچے گلی کے نکڑ پر ہوے تلنگون نے توپ لگا رکھی تھی کسس کو امید تھی کہ زندون کو صبح ہو گی جان سے ہاتھ دھو کر تہخانون مین چپ بیٹھی اللہ اللہ کر رہے تھے کسکا کھانا اور کسکا پکانا ایک ایک کا منہ تکتا تھا کوئی پہر رات گئے کسی مردوے کی آواز آئی ابا جان کا نام لے لیکر پکارتا تھا ڈر کے مارے جواب کون دے آخر مینے بھائی جان سے کہا خدا کے لیے انگنائی مین نکلکر خبر تو لو کون وقت ہوا یہ آدمی برابر چلا رہا ہے شاید سرکاری فوج کا کوئی آدمی ہو اور ہماری حفاظت کے لیے آیا ہو غرض بھائی جان

جھٹپٹا ہونے آیا نماز پڑھی معمولی وظیفہ کبھی پڑھ چکتی ہین کبھی پڑھتی ہوتی ہین
کہ مین جاگتی ہون۔ کچھلی گرمیون مین ایک رات یون ہی میری آنکھ کھل گئی
دیکھا تو اُستانی جی ٹہل رہی ہین میرا جاگ اُٹھنا جو اُنکو معلوم ہوگیا تو کہا
محمودہ اَب سویرا ہے مت سوؤ طبیعت خراب ہو جائیگی آؤ دیکھو تو آخر شب
چاندنی مین کیا لطف ہی ستارے اِس طرح ٹمٹمارہے ہین کہ گویا رات بھر کے
جاگے ہین اور اَب صبح ہوتے اونگھتے ہین کیسی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی
ہے کہ طبیعت باغ باغ ہوئی جاتی ہے پھول جو کھلے ہین تو کھینی کھینی
خوشبو آرہی ہے جانور میٹھی میٹھی آوازون مین خدا کی حمد گا رہے ہین
نور ظہور کی گھڑی اور برکت کا وقت ہی پورب کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھو
کہ صبح کا نور کیسا دل کو لبھاتا ہے مین جھٹ پٹ اُٹھ کھڑی ہوئی اور ہاتھ
مُنہ دھو اُستانی جی کے ساتھ ٹہلنے لگی مینے اُسدن خوب دھیان لگا کر
گنا تھا تو کوئی اَسّی یا تم یون سمجھو کہ چار بیسی پھیرے انگنائی مین میرے
ہو گئے تھے مین نے اُستانی جی سے پوچھا کہ آپ اِس قدر سویرے اُٹھ کر
کیون ٹہلا کرتی ہین تو یہ فرمایا کہ دِن رات مین اِس سے بہتر فرحت کا کوئی
وقت نہین اور ٹہلنے سے میرا اصلی مطلب یہ ہی کہ انسان کو حفظ صحت کے
لیے تھوڑی بہت بدنی محنت اور جسمانی ریاضت بھی چاہیے تم دیکھتی ہو کہ
خدا کے فضل سے مین کمتر بیمار پڑتی ہون اسکا ظاہری سامان مین تو یہی
سمجھتی ہون کہ ہر روز صبح کو اتنا ٹہل لیتی ہون کہ خاصی طرح بدن مین عرق
آجاتا ہی اور ایک مرتبہ اِس عادت کا ایک خاص فائدہ بھی مین دیکھ چکی ہون

وس حسن آرا۔ افو بڑا لمبا صحن ہے۔ محمودہ۔ بھلا کتنے پھیرے آپ صحن کے اِس سِرے سے اُس سِرے تک کر سکتی ہین حسن آرا۔ کتنے پھیرے اجی ایک بھی ہو جاے تو بہت ہی۔ محمودہ۔ بس اتنا ہی زور ہے حسن آرا۔ ہان میری ٹانگون مین تو اتنا ہی بُوتا ہے کچھ خدا نکرے مین کہاری تھوڑی ہی ہون مین تو خاصلی میرزادی ہون اور امیرزادیان بس اپنے پانؤن سے اتنا ہی چلا پھرا کرتی ہین جس دن اُستانی جی عین سامنے بیٹھی ہوتی ہین لحاظ کے مارے چبوترے کے پاس دوا کی گود سے اُتر پڑتی ہون مگر دالان تک پہونچتے پہونچتے دم ہی تو چڑھ جاتا ہے اور جو کبھی اُستانی جی سامنے نہین ہوتین یا نیچی آنکھین کیے ہوے کسی کو پڑھاتی ہوتی ہین تو مین دوا کو بیچ دالان مین اپنی جگہ لاکر چھوڑتی ہون۔ محمودہ۔ اگر ایا بیج ہونا بھی امیرنی کا ہنر ہے تو شاباش آپ بڑا اچھا کام کرتی ہین مگر مین تو انشاء اللہ ایک دم سی سو پھیرے تو کر جاؤن اور نہ دم چڑھے اور نہ ٹانگین دُکھین حسن آرا۔ مُنہ سے یا ٹانگون سے۔ محمودہ۔ اجی اِنھین ٹانگون سے اور آپ کو یقین نہ ہو تو چلیے اُستانی جی سے پوچھوا دون۔

## جسمانی ریاضت اور ایام غدر کی ایک حکایت مین اُسکے فائدون کا بیان

اُستانی جی کا تو بارھون مہینے کا معمول ہے کہ کوئی چار گھڑی رات رہے اُٹھین تہجُّد کی نماز پڑھی اِسمین کوئی دو گھڑی کا تڑکا ہوا یا اُس وقت سے برابر اِسی صحن مین ٹہلا کرتی ہین اور منزل پڑھتی جاتی ہین یہان تک کہ

محمودہ۔ گول تو ضرور ہے مگر ذرا اسکو بھی تو سمجھ لیجیے کہ گول چیز جس قدر چھوٹی اُسی قدر اُس مین گولائی زیادہ مثلاً رائی کا دانہ چنے کا دانہ بیر آڑو انڈا آنجورہ تھلیا مٹکا گنبد گول تو سب ہین مگر چھوٹی چیز کی گولائی فوراً ظاہر ہو جاتی ہے۔ بیر مین سے ناخن برابر چھلکا بھی لو تو گول ہوگا اور بڑے مٹکے مین سے آپ کے ایک بالشت کی برابر بھی ٹھیکرا توڑ لیا جائے تو سپاٹ کھپرا معلوم ہوگا بھلا ایک اچھا گول بیر انڈے پر رکھنا چاہو تو لاکھ حکمت کرو ہاتھ ہٹایا اور گرا لیکن مٹکے پر جس جگہ چاہو دس پندرہ بیر رکھ دو جب مٹکے کا یہ حال ہے تو گنبد کا اُس سے زیادہ اور زمین تو اِن مٹکون اور گنبدون کے آگے خدا جانے کے کروڑ کے لاکھ دفعہ بڑی ہے اور جب کشش زمین ہم کو تھام رہی ہے تو ہم گر کر جائین تو کہان جائین۔ زمین کی بڑائی کی اٹکل کرا دینا آسان نہین ہے مگر یون سمجھیے کہ یہ ہمارے گھر کی انگنائی آپ دیکھتی ہین کیسی لمبی چوڑی ہے۔ حسن آرا۔ انگنائی ہے کہ شیطان کی آنت ہے کم بخت اِس سِرے سے اُس سِرے تک جاؤ تو ٹانگین ٹوٹ پڑین بھلا اِتنا میدان کیون چھوڑ رکھا ہوگا صحن کیا ہے جنگل معلوم ہوتا ہے۔ محمودہ۔ بیچ مین بارہ دری بننے والی ہے اُسی کی جگہ چھوٹی ہوئی ہے بھلا خیر اِس دالان سے ڈیوڑھی تک کتنا فاصلہ ہوگا۔ حسن آرا۔ مجھ کو تو نہین معلوم۔ محمودہ۔ اٹکل سے۔ حسن آرا۔ کوئی بیس اور بیس اور بیس ای ہے خدا جانے کے بیسی گز ہوگا۔ محمودہ۔ پورا پچاس گز ہے۔ حسن آرا۔ پچاس کتنے ہوتے ہین۔ محمودہ۔ بیس اور بیس اور

حسن آرا۔ سبب یہی دوری اور کیا۔ محمودہ۔ دوری کی وجہ سی لاٹ بلا سے چھوٹی دکھائی دے مگر ساری دکھائی تو دے اسکا کیا سبب کہ پہلے صرف چوٹی دکھائی دیتی ہی اُسکا نیچے کا دھڑ کہان غائب ہوجاتا ہی۔ حسن آرا۔ کچھ کسی چیز درخت وغیرہ کی آڑ پڑتی ہوگی۔ محمودہ۔ آڑ تو پڑتی ہی مگر درخت کی آڑ ہوتی تو درخت تو نظر آتا مین بھی تو قطب صاحب چھ سات مرتبے سے کم نہین گئی ہمایون کے مقبرے سے آگے اچھا خاصہ کفِ دست میدان پڑا ہے اور ناک کی سیدھ عین لاٹ کی جڑ مین سڑک لگی ہی اور لاٹ پر کیا موقوف ہی یون سڑک پر دور کے بہت سی درخت صاف سامنے نظر آتے ہین جنکے بیچ مین کچھ بھی آڑ نہین مگر پھر بھی پہلے وہی اوپر کی ٹہنیان نظر آتی ہین اور جون جون پاس ہوتے جاؤ رفتہ رفتہ نگاہ نیچے تک پہونچتی جاتی ہی یہان تک کہ سارا درخت چوٹی سے جڑ تک نظر آنے لگتا ہے۔ حسن آرا محمودہ کا یہ اعتراض سُنکر بغلین جھانکنے لگی۔ محمودہ۔ اسکا سبب مین عرض کرون۔ حسن آرا۔ فرمائیے۔ محمودہ۔ وہی زمین کی گولائی کی آڑ۔ یہ کہکر محمودہ نے حسن آرا کو پانی کے مٹکے کے پاس لیجا گولائی کا آڑ کرنا اور لوگون کا زمین کے گرد اگرد گھوم آنا بخوبی سمجھا دیا۔ حسن آرا۔ زمین کا گول ہونے پر یہی ایک دلیل ہے۔ محمودہ۔ نہین اور بہت دلیلین ہین لیکن ابھی آپکو اُنکا سمجھنا مشکل ہے مگر جب آپ کی معلومات زیادہ ہوجائے گی تو مین زمین کے گول ہونے کی سب دلیلین ضرور آپ سی بیان کرونگی۔ حسن آرا۔ اچھا اگر زمین گول ہی تو ہم لوگ اسپر سے پھسل کیون نہین پڑتے۔

## متحرک چیزون مین آنکھہ کا غلطی کرنا

محمودہ - یاد رکھیے کہ یہ آنکھہ کی دوسری غلطی ہے چلتے تو گاڑی اور نظر آئے کہ زمین چل رہی ہی - بھلا دوسری بات اور پوچھون کہ کبھی پھٹے ہوئے بادل مین چاند کو بھی بھاگتے ہوے دیکھا ہے - حسن آرا - سیکڑون دفعہ ہم تو ہمیشہ چاندنی رات مین چندا ماموں کھیلا کرتے ہین - محمودہ - تم کیا سمجھتی ہو کہ چاند اتنی جلدی بھاگتا ہے - حسن آرا - اور کیا - محمودہ - بھلا جب بادل نہین ہوتا تب چاند اس طرح بھاگتا ہوا کیون نہین نظر آتا اگر حقیقت مین چاند چلتا ہوتا تو کھلی راتون مین اسکا چلنا اور بھی صاف دکھائی دیتا - حسن آرا - کچھہ سبب سمجھ مین نہین آتا - محمودہ - مین بتا دون کہ یہ بھی آنکھہ کی ایک غلطی ہے ہوا بادل کو اڑائے لیے چلی جاتی ہے اور بادل چل رہا ہے ہمکو ایسا نظر آتا ہے کہ گویا چاند بھاگ رہا ہے -

## زمین کے گول ہونے کی دلیل

حسن آرا - بھلا پھر ان باتون سے زمین کا گول ہونا ثابت ہو گیا - محمودہ - ابھی نہین ذرا صبر کرو ایک بات اور بتاؤ کہ جب تم قطب صاحب گئی تھین تو لاٹ تم کو کتنی دور سے نظر آنی شروع ہوئی تھی - حسن آرا - جی پرانی دہلی کے باہر نکلو اور لاٹ نظر آنے لگتی ہی اور اگر درختون اور مکانون کی آڑ نہ ہو تو لاٹ اللہ اکبر اتنی اونچی ہے کہ شاید اسکی چوٹی یہان سے بھی دکھائی دے تو کچھ اچنبھا نہین - محمودہ - صرف چوٹی - حسن آرا - اور کیا اب آپ چاہتی ہین کہ گھر بیٹھے ساری لاٹ دیکھہ لون - محمودہ - نہ دیکھہ لینے کا سبب

اور جہان سمجھ مین نہ آئے پوچھ لو۔ حسن آرا۔ کیا بتاؤن میری تو سُدھ بُدھ یہان آکر کچھ جاتی سی رہی جو بات سنتی ہون مجھ کو اچنبھا ہوتا ہے اور اپنی جی ہی جی مین کہتی ہون کہ مینے دنیا مین آکر کیا دیکھا اور کیا سیکھا خیر زمین کا گول ہونا تو ثابت کیجیے وہ بات ہی رہی جاتی ہی۔ محمودہ۔ ہان خردبین سے ہم کو اپنی نظر کا نقصان معلوم ہوتا ہے دوباتین مین اور بھی کہون گی ایک یہ کہ تم تو اپنے تئین بڑی جہانیان جہان گشت جانتی ہو سلطان جی قطب صاحب میرٹھ پانی پت نہین معلوم کہان کہان کہتی تھین کہ گئی ہون۔ حسن آرا۔ ہان خدا رکھے جہانیان جہان گشت تو ہون تھوڑا ملک مینے دیکھا ہے باہر میدان مین صاف نظر آتا تھا کہ تھوڑی دور چلکر زمین آسمان کے کنارے سے مل گئی ہی مجھ کو کیا سب کو ایسا ہی دکھائی دیا کہ آسمان سرپوش کی طرح زمین پر ڈھکا ہوا ہے مین تو جانتی ہون کہ کوئی شہر میرے دیکھنے سے نہین چھوٹا۔ محمودہ۔ کیون جھوٹ بولتی ہو بھلا جھجھر اپنی سُسرال گئی ہو۔ حسن آرا نے جھجھر کا نام سنکر آنکھین نیچی کرلین اور بولی کہ نگوڑے گانؤن نہ جاڑے دھوپ نہ گرمی چھانؤن کا کیا نام لینا تھا نوج مین وہان کیون جانے لگی۔ محمودہ۔ بھلا تم پانی پت میرٹھ کس سواری مین گئی تھین حسن آرا۔ پالکی گاڑی کی ڈاک تھی۔ محمودہ راہ مین تم نے اِدھر اُدھر تو ضرور دیکھا ہوگا۔ حسن آرا۔ دیکھتی تو سہی مگر ذرا کی ذرا ایک تھوکنے کو مُنہ نکالا تھا دیکھتی کیا ہون کہ سرسبز زمین پانؤن کے تلے سے نکلی چلی جاتی ہی یہ دیکھکر مجھکو ایک چکر سا آنے لگا جھٹ مینے مُنہ اندر کرلیا

## متحرک چیزون مین آنکھ کا غلطی کرنا

محمودہ - یاد رکھیے کہ یہ آنکھ کی دوسری غلطی ہے چلتے کو گاڑی اور نظر آئے کہ زمین چل رہی ہی - بھلا دوسری بات اور پوچھون کہ کبھی پھٹے ہوئے بادل مین چاند کو بھی بھاگتے ہوے دیکھا ہے - حسن آرا - سیکڑون دفعہ ہم تو ہمیشہ چاندنی رات مین چندا مامون کھیلا کرتے ہین - محمودہ - تم کیا سمجھتی ہو کہ چاند اتنی جلدی بھاگتا ہے - حسن آرا - اور کیا - محمودہ - بھلا جب بادل نہین ہوتا تب چاند اس طرح بھاگتا ہوا کیون نہین نظر آتا اگر حقیقت مین چاند چلتا ہوتا تو کھلی راتون مین اسکا چلنا اور بھی صاف دکھائی دیتا - حسن آرا - کچھ سبب سمجھ مین نہین آتا - محمودہ - مین بتا دون کہ یہ بھی آنکھ کی ایک غلطی ہے ہوا بادل کو اڑائے لیے چلی جاتی ہے اور بادل چل رہا ہے ہمکو ایسا نظر آتا ہے کہ گویا چاند بھاگ رہا ہے -

## زمین کے گول ہونے کی دلیل

حسن آرا - بھلا پھر ان باتون سے زمین کا گول ہونا ثابت ہو گیا - محمودہ - ابھی نہین ذرا صبر کرو ایک بات اور بتاؤ کہ جب تم قطب صاحب گئی تھین تو لاٹ تم کو کتنی دور سے نظر آنی شروع ہوئی تھی - حسن آرا - جی پرانی دہلی کے باہر نکلو اور لاٹ نظر آنے لگتی ہی اور اگر درختون اور مکانون کی آڑ نہ ہو تو لاٹ اللہ اکبر اتنی اونچی ہے کہ شاید اسکی چوٹی یہان سے بھی دکھائی دے تو کچھ اچنبھا نہین - محمودہ - صرف چوٹی - حسن آرا - اور کیا اب آپ چاہتی ہین کہ گھر بیٹھے ساری لاٹ دیکھ لون - محمودہ - نہ دیکھ لینے کا سبب

اور جہان سمجھ مین نہ آئے پوچھ لو۔ حسن آرا۔ کیا بتاؤن میری تو سُدھ بُدھ یہان آکر کچھ جاتی سی رہی جو بات سنتی ہون مجھ کو اچنبھا ہوتا ہے اور اپنی جی ہی جی مین کہتی ہون کہ مینے دنیا مین آکر کیا دیکھا اور کیا سیکھا خیر زمین کا گول ہونا تو ثابت کیجیے وہ بات ہی رہی جاتی ہی۔ محمودہ۔ ہان خردبین سے ہم کو اپنی نظر کا نقصان معلوم ہوتا ہے دو باتین مین اور بھی کہون گی ایک یہ کہ تم تو اپنے تئین بڑی جہانیان جہان گشت جانتی ہو سلطان جی قطب صاحب میرٹھ پانی پت نہین معلوم کہان کہان کہتی تھین کہ گئی ہون۔ حسن آرا۔ ہان خدا رکھے جہانیان جہان گشت تو ہون تھوڑا ملک مینے دیکھا ہے باہر میدان مین صاف نظر آتا تھا کہ تھوڑی دور چلکر زمین آسمان کے کنارے سے مل گئی ہی مجھ کو کیا سب کو ایسا ہی دکھائی دیا کہ آسمان سرپوش کی طرح زمین پر ڈھکا ہوا ہے مین تو جانتی ہون کہ کوئی شہر میرے دیکھنے سے نہین چھوٹا۔ محمودہ۔ کیون جھوٹ بولتی ہو بھلا جھجھر اپنی سُسرال گئی ہو۔ حسن آرا نے جھجھر کا نام سنکر آنکھین نیچی کرلین اور بولی کہ نگوڑے گانؤن نہ جاڑے دھوپ نہ گرمی چھانؤن کا کیا نام لینا تھا نوج مین وہان کیون جانے لگی۔ محمودہ۔ بھلا تم پانی پت میرٹھ کس سواری مین گئی تھین حسن آرا۔ پالکی گاڑی کی ڈاک تھی۔ محمودہ راہ مین تم نے اِدھر اُدھر تو ضرور دیکھا ہوگا۔ حسن آرا۔ دیکھتی تو سہی مگر ذرا کی ذرا پیک تھوکنے کو مُنہ نکالا تھا دیکھتی کیا ہون کہ سرسبز زمین پانؤن کے تلے سے نکلی چلی جاتی ہی یہ دیکھکر مجھکو ایک چکر سا آنے لگا جھٹ مینے مُنہ اندر کرلیا

خواص ہے جس چیز کو دیکھو ہے تو سفید مگر اُس مین دیکھنے سے گوٹ کی طرح نیلی ہری لال دھاریان نظر آتی ہین۔ محمودہ۔ وہ تمھارا سہ پہل شیشہ بھی سچا ہے ایک کتاب مین مینے رنگون کا تھوڑا بیان پڑھا ہے۔

## رنگ

اُس مین لکھا ہے کہ دنیا مین بہت سے رنگ ہین مگر اصلی رنگ تین ہین زرد سیاہ۔ سرخ اور باقی سب رنگ انھین رنگون سے بنتے ہین اور لوگ خیال کرتے ہین کہ کوئی رنگ نہ ہو تو سفید کہا جاتا ہے لیکن عقلمندون نے جو چھان بین کی تو یہ دریافت ہوا کہ سب رنگ ملکر سفید رنگ ہوتا ہے اور اگرچہ اِس بات کی اور بہت دلیلین ہین مگر سہ پہل شیشے مین آنکھون سے دیکھ لیا۔ برسات مین جو ایک رنگین کمان آسمان مین نکلا کرتی ہی اُسکی اصل حقیقت بھی یہی ہی کہ ہوا مین جو پانی کی بہت ننھی ننھی بوندین رہجاتی ہین جب آفتاب سامنے آیا اُسکی شعاع بوندون مین رنگین نظر آنے لگی۔ ایک مرتبہ مین سر دھوکر اُٹھی بال نم تھے مین نے ہاتھ سے جھٹکے بوندین جو اُڑین تو عجب عجب رنگ دکھائی دینے لگے مین اِس تماشے مین ایسی محو ہوئی کہ جبتک بالون مین ذرا نمی رہی مین بالون کو برابر جھٹکتی رہی کہین اُستانی جی کی نظر جو پڑگئی تو بولین ای محمودہ آج کیا ہے کہ برابر نگوڑے بالون کو جھٹکے جاتی ہو روکھے بال ہین نوکین ٹوٹ جائین گی تب مین نے اُستانی جی سے بیان کیا کہ مین یہ نئی سیر دیکھ رہی ہون اِسکا سبب کچھ میری سمجھ مین نہین آتا اُستانی جی نے الماری مین سے ایک کتاب نکال مجھ کو رنگون کا بیان دکھادیا کہ اِسکو پڑھ لو

اعتبار ہے مگر آپ اسکو بھی جھٹلا دیجیے دو چار باتون مین جو آپنے مجھکو قایل کر دیا
تو کیا اب مجھکو ایسی بیوقوف بنا لیا ہی کہ اتنی موٹی بات بھی مین نہین سمجھ سکتی۔
محمودہ۔ بھلا اگر آنکھ غلطی کرتی ہو حسن آرا۔ میری یا سب کی۔ محمودہ۔ سب کی۔
حسن آرا۔ ہان تو مجھ کو اس سہرے کا نسخہ نہین معلوم کہ لگاتے ہی زمین گول
نظر آنے لگے۔ محمودہ۔ وہ نسخہ مین آپکو بتاؤنگی۔ بواز بیدہ ذرا وہ خوردبین شیشہ
تو اُستانی جی سے میرا نام لیکر مانگ لاؤ دیکھنا ذرا سنبھال کر لانا۔

## خوردبین

زبیدہ خوردبین لے آئی۔ محمودہ۔ لیجیے ذرا اس شیشے کو تو دیکھیے۔ حسن آرا۔
یہی شیشہ ہے جسمین زمین گول دکھائی دیتی ہی۔ محمودہ۔ نہین زمین تو گول
نہین دکھائی دیتی مگر اور بہت سے تماشے نظر آتے ہین۔ حسن آرا نے دیکھا
تو بولی اے ہے یہ سر کے بال ایسے لاؤ کی برابر موٹے اچھی دیکھنا ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ بال بیچ مین نے کی طرح سے کھوکھلا کھوکھلا ہی۔ محمودہ۔
ہان مینے دیکھا ہے اندر سے بال کھوکھلا ہوتا ہے۔ حسن آرا۔ یہ لو اور سیر
دیکھو بدن کے رونگٹے رونگٹے مین چھید۔ مکھی کو تو دیکھو ہزارون لاکھون
آنکھین اور پرون مین اتنے رنگ۔ اُفوہو امین اتنے بھنگے۔ اللہ اکبر
پانی مین یہ بلا کے کیڑے شیشہ تو عجب طلسمات کا شیشہ ہے۔ محمودہ۔ اسی
شیشے سے تو آنکھ کی کوتاہی ثابت ہوتی ہے۔ حسن آرا۔ آنکھ کی کوتاہی
کیا ثابت ہوتی ہی خدا جانے اسمین کیا بلا بھری ہی کچھ جادو کا شیشہ معلوم
ہوتا ہے ایک سفید شیشے کا ٹکڑا میرے پاس بھی ہی اُسمین اور ہی

ہان تو زمین کا چیزون کو کھینچنا یا چیزون کا آپس مین ایک دوسریکو کھینچنا
ایسے زور سے نہین ہوتا جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے۔

## زمین گول ہے اور آفتاب کے گرد گھومتی ہے

مگر کیا خدا کی قدرت ہی کہ اسی کشش کی وجہ سے زمین گیند کیطرح لڑھکنیان
کھاتی ہوئی آفتاب کی گرد چکر لگا رہی ہے۔ حسن آرا۔ زمین گیند کیطرح
لڑھکنیان کھاتی ہوئی اور آفتاب کے گرد چکر لگا رہی ہے۔ محمودہ۔
جی ہان گیند کیطرح لڑھکنیان کھاتی ہوئی اور آفتاب کے گرد چکر لگا رہی ہی
حسن آرا۔ تم تو غضب ڈھانے اور دنیا جہان کو اندھا بنانے لگین۔
محمودہ۔ کیون کیا کچھ غلط کہتی ہون۔ حسن آرا۔ اب کہونگی تو برا مانوگی
ایک زبان کا ڈنڈا خدا نے حوالے کر دیا ہے چاہو زمین کو گیند بناؤ
لڑھکاؤ گھماؤ جو چاہو سو کرو اور جو کہین سچ مچ زمین گیند بنکر لڑھکنے لگے
تو ایک ہی پلٹے مین بیوی صاحب کا جھوٹ سچ سب نکل جائے۔
محمودہ۔ بھلا اگر زمین کا گول ہونا اور لڑھکنا اور آفتاب کے گرد چکر کھانا
ثابت ہو جائے تب تو مانیے گا۔ حسن آرا۔ مین تو کچھ باؤلی نہین ہوئی
تمام زمانہ اسکا قائل ہو جائے تو بندی ماننے والی نہین مجھ سے تو
آنکھون پر ٹھیکری نہین رکھی جاتی صریحًا دیکھ رہی ہون کہ اچھی خاصی طرح
زمین چوڑی چکلی نظر آ رہی ہے پھر ناحق ناحق کیونکر گول سمجھ لون۔
محمودہ۔ بس اسیواسطے آپ زمین کو گول نہین سمجھتین نہ کہ آنکھ سے چوڑی
چکلی نظر آتی ہے۔ حسن آرا۔ دنیا مین آنکھون دیکھی بات کا سب سے بڑھکر

چھوٹا سا کیری کا عطردان تھا اُسی مین قبلہ نما لگا تھا۔ محمودہ نے ڈبیا کھول
حسن آرا کو دکھایا کہ دیکھیے لال مرغ جو آپ دیکھتی ہین اِسکا یہ خاصہ ہے کہ
پچھم کو منہ پورب کو دُم اور داہنا بازو اُتر کو اور بایان دکھن کو رکھتا ہی جب
جانین اِسکا رخ پھیر دیجیے۔ حسن آرا نے بہتیرا ڈبیا کو گھمایا اُلٹا سیدھا کیا
اصیل مُرغے کی ایک ٹانگ جب ذرا ڈبیا سیدھی ہوئی مرغا جھٹ پچھم کو
منہ پھیر کھڑا ہو گیا۔ حسن آرا۔ ای ہے کم بخت کیسا ضدی مرغا ہے کسی
ڈھب مانتا ہی نہین موے کے حلق پر چھری پھیر دو۔ کیون بوا محمودہ بیگم
آخر یہ سب کھلونے ہی ہین۔ محمودہ۔ وہ مچھلی تو کھلونا ہے مگر قبلہ نما کھلونا
نہین ہے بڑے کام کی چیز ہے جنگل ہو نئی جگہ ہو رات ہو برسات ہو
اِسکے ذریعے سے سمت معلوم ہو جاتی ہے۔ سمندر مین جب جہاز چلتے ہین
تو چارون طرف پانی ہی پانی نظر آتا ہے نہ سڑک ہے نہ راہ نہ کوئی درخت
نہ پہاڑ کچھ نہین معلوم ہوتا کدھر جاتے ہین کہان ہین تو اگلے زمانے مین
ناخدا ستارون کی شناخت سے کام نکالتے تھے لیکن جب کبھی رات کو
بادل ہوا تو تارے نظر نہ آتے بڑی دقت ہوتی تھی جہاز سیکڑون کوس
کہین سے کہین چلے جاتے تھے اور آخر تباہ ہو جاتے تھے جب سے مقناطیس
کا خاصہ دریافت ہوا بڑا اطمینان ہو گیا ہے ہے تو ذرا سی سوئی مگر لاکھون
روپے کا کام دیتی ہے کرورون روپے کا مال تجارت جو سمندر کی راہ
انگریزون کی ولایت سے آتا جاتا ہے اِسی سوئی کی بدولت ڈوبنے سے بچتا
اور لاکھون آدمی جو سمندر پر سفر کرتے ہین بخوف و خطر آتے جاتے ہین

ایک سرا اُس سوئی کا ہمیشہ اُتر کو رہے گا اور دوسرا دکھن کو۔ حسن آرا۔ یہ سب باتین آپ سنی ہوئی کہتی ہین یا دیکھی ہوئی۔ محمودہ۔ اپنی آنکھون دیکھی اور اپنے ہاتھون آزمائی ہوئی۔ بوا آمنہ وہ تمھاری لوہے کی مچھلی کہان ہے جو پانی مین تیرتی ہے اور بچے کو لینے دوڑتی ہے۔ آمنہ۔ ہے تو سہی میرے جزدان مین ہی نکال لاؤن آمنہ دوڑی دوڑی جاوہ مچھلی اور بچہ نکال لائی اور محمودہ نے مچھلی حسن آرا کے ہاتھ مین دی کہ آپ اسکو بخوبی غور سے دیکھ لیجیے نہ کہین تمارہے نہ کوئی کل لگی ہے۔ حسن آرا نے مچھلی کو اوپر تلے سے خوب دیکھا پھر آمنہ نے کہا اب مچھلی کو الگ رکھدو تو لو اُسکے بچے کو دیکھو حسن آرا۔ اچھی مچھلی کو الگ کیون رکھہ دون۔ آمنہ۔ بوا بچہ مان کو دیکھے گا تو پیار کو مارے مان سے لپٹ جائیگا اور پھر چھڑانا چاہو گی تو رونے لگے گا۔ محمودہ۔ اچھا آمنہ انکو اسکے تیرنے کی سیر تو دکھاؤ آمنہ چینی کے ایک پیالے مین پانی بھر لائی اور مچھلی کو پانی مین چھوڑ دیا وہ مزے مین تیرنے لگی جب اُسکا بچہ دکھاتی وہ اُسکی طرف دوڑتی۔ حسن آرا کی عقل دنگ تھی کہ کیا ماجرا ہے اور بار بار پوچھتی اچھی اِس مین ہی کیا۔ محمودہ۔ کچھہ بھی نہین مچھلی لوہے کی ہے اور بچہ مقناطیس کا ہے جب بچے کو پاس لاتے دوڑی آتی ابھی دونون کو ملا دو ایک دوسرے کو چمٹ جائینگے۔ حسن آرا۔ یہ تو بڑے اچنبھے کی چیز ہے۔ محمودہ۔ اب دوسرا اچنبھا دیکھیے۔ ہاجرہ دیکھنا بوا وہ کھونٹی مین سامنے اُستانی جی کی تسبیح لٹک رہی ہے اچھی ذرا تمھارا ہاتھہ لمبا ہے اُتار تو لینا۔ ہاجرہ تسبیح اوتار لائی امام کے ساتھہ ایک

اسکی شناخت ہوتی ہو اول تو یہ کہ پانی مین اُنگلی ڈبو و تو پانی کی بوند اُنگلی کے سرے مین لٹکتی رہتی ہو اگر اُنگلی کی کشش نہین ہو تو بوند گر کیون نہین پڑتی۔ اسکے سوائے ایک اولا تھوڑے پانی مین ڈالیے تو دیکھیے گا کہ پانی نیچے سے اولے کے اوپر تک پیوست ہوتا جاتا ہے اگر اولا پانی کو نہین کھینچتا تو پانی اُلٹا کیون چڑھتا ہے۔ ایک بات اور بتاؤن کہ کوٹھے پر چلیے اور مین پکی سوت کا ایک باریک سا دھاگا لٹکاؤن اور اُسکو تانے رہون چاہیے کہ سیدھا رہے مگر دیوار کی کشش سے ضرور بیچ مین لچکا ہوا معلوم ہوگا۔ غرضکہ کشش کی قوت خدائے تعالی نے ہر چیز مین پیدا کی ہو اور اس خاصیت پر غور کرتے کرتے دانشمندان فرنگ نے ہزارون باتین ایسی عجیب عجیب نکالین کہ جنکے پڑھنے سے عقل کو تیزی اور دل کو خوشی ہوتی ہو۔

حسن آرا۔ بھلا اگر سب چیزین ایک دوسری کو کھینچ رہی ہین تو سب مل ملا کر ایک ڈھیر کیون نہین بن جاتین۔ محمودہ۔ کھینچ تو رہی ہین مگر وہ کشش ایسی زور کی نہین ہے جیسی مقناطیس مین ہوتی ہے۔

## مقناطیس

حسن آرا۔ مقناطیس کیا۔ محمودہ۔ کیا تم مقناطیس بھی نہین جانتین۔ مقناطیس ایک قسم کا لوہا ہوتا ہے بعض لوگ اُسکو غلطی سے پتھر جانتے ہین اور چنبک پتھر کہتے ہین خدائے تعالی نے اُس لوہے مین یہ خاصہ رکھا ہے کہ وہ دوسرے لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے اِس سے بڑھکر ایک اور عمدہ اور مفید خاصیت اُسمین یہ ہے کہ اگر مقناطیسی لوہے کی سوئی بنائی جائے تو

لٹ جو اُلجھی مین جھٹک کر لگی سلجھانے کنگھی ہاتھ سے چھوٹ تڑ دیسی آئینے مین جا لگی دیکھون تو آئینے مین بال آگیا خیر ہوئی کنگھی اوڑھنی مین اٹک گئی تھی نہین تو چکنا چور ہو جاتا اتنی ٹھیس مین تو بال آگیا اور بھلا اُسی آئینے پر تم کھڑی ہو جاؤ اور خبر نہ ہو۔ حسن آرا۔ عجب ہی۔ محمودہ الماری کھول آئینہ نکال لائی اور برابر جگہ مین رکھ حسن آرا سے کہا کہ لو اسپر بسم اللہ کر کے دونون پانوٗن سے کھڑی تو ہو جاؤ۔

حسن آرا۔ نہ بوا کہین ٹوٹ ٹاٹ جائے تو آئینے کا آئینہ غارت ہو اور پانوٗن مین کرچ لگجائے تو اور آفت ہو۔ محمودہ۔ احتیاط کی بات تو یہی ہے مگر اس وقت علم کا ایک مسئلہ حل ہوتا ہے لاؤ مین ہی سینگ کٹا کر بچھڑون مین مل جاؤن۔ یہ کہکر بے تکلف آئینے پر جا کھڑی ہوئی اور آئینے پر ذرا آنچ نہ آئی۔ حسن آرا تو دیکھکر حیران رہ گئی اور بار بار آئینے کو ہاتھ مین اُٹھا اُٹھا غور سے دیکھا کی۔ محمودہ۔ خوب دیکھ لیجیے ٹوٹنا کیسا بال تک بھی نہین آیا اور کیون آنے لگا تھا جب اوپر سے میرا بوجھ ویسا ہی نیچے سے زمین کا سہارا آئینے پر گزند کیا تھا۔ حسن آرا۔ اب تو مجھکو بھی یہ بات سچ معلوم ہوتی ہے کہ زمین چیزون کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

## کشش التصال

محمودہ۔ زمین پر کیا منحصر ہے کل چیزین ایک دوسری کو کھینچتی ہین۔ حسن آرا۔ زمین کا کھینچنا تو اس سے معلوم ہوا کہ جو چیز پھینکو زمین پر گرتی ہے مگر یہ کیونکر دریافت ہوا کہ کل چیزین ایک دوسری کو کھینچتی ہین۔ محمودہ۔ کئی باتون سے

ہم لوگ زمین پر رہتے ہین جیسی ٹھس ہوا ہمارے اوپر اور آس پاس ہے
ویسی ہی ہمارے بدن مین بھی بھری ہوئی ہے اور باہر کی ہوا کا دباؤ
اور اندر کی ہوا کا زور برابر ہے جب بہت اونچے جاؤ تو اندر وہی ٹھس
ہوا ہے مگر باہر کی ہوا ہلکی ہے جسکا دباؤ اندر کی ہوا کے زور کی نسبت
بہت کم ہے اِسیوجہ سے بدن پھٹنے لگتا ہے تاکہ تم اس بات کو بخوبی
سمجھ لو مین دو مثالین اور بیان کرتی ہون یہ تو مانتی ہو کہ پانی وزنی
چیز ہے یا اس مین بھی کچھ کلام ہے۔ حسن آرا۔ پانی کے وزنی ہونے مین
کِسکو کلام ہے مجھ سے تو ڈھیلے والی ٹھلیا بھی نہ اُٹھائی جائے۔ محمودہ۔
خیر کبھی حوض مین نہائی ہو۔ حسن آرا۔ سیکڑون دفعہ ہمارے گھر خود
زنان خانے مین بڑا لمبا چوڑا حوض ہے لوہے کا جال پڑا ہے رنگ برنگ
کی مچھلیان پلی ہین۔ محمودہ۔ پانی کے اندر کچھ پانی کا بوجھ بدن پر
معلوم ہوتا ہے۔ حسن آرا۔ نہین تو۔ محمودہ۔ کیا سبب۔ حسن آرا۔
کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ محمودہ۔ سبب یہی کہ اوپر کا پانی داب کرتا ہے
اور نیچے کا پانی اوپر کو اُچھالتا ہے اسواسطے کہ آدمی کا بدن پانی سے
ہلکا ہے پس اوپر کا داب اور نیچے کا اُچھال برابر سرابر کچھ بھی معلوم
نہین ہوتا اِسی پر ہوا کو قیاس کرلو اور دوسری مثال یہ ہے کہ آئینہ
تو بڑی نازک چیز ہے اُستانی جی کے سنگار دان کا آئینہ دیکھا ہے۔
حسن آرا۔ وہی نہ جسکے بیچون بیچ دڑار پڑی ہے۔ محمودہ۔ ہان وہ
دڑار مجھی سے پڑگئی ہے۔ مین ایک دن سر مین کنگھی کر رہی تھی بال کی

یہ اُن کی عقل کا قصور ہے۔ حسن آرا۔ بھلا ہوا بھی کسی کے تولے تولی جاتی ہی۔
محمودہ۔ اُس کی تدبیر سنیے کہ ایک خالی بوتل لی اور اُس کو تولا وہ بوتل خالی
تو ہے مگر پھر بھی اُس مین ہوا ہے اِس تولنے سے جو وزن ٹھہرا بہت تو
اُس مین بوتل کا ہے اور کچھ ہوا کا پھر بوتل سے ہوا نکال کر تولا تو دیکھا کہ
وزن گھٹ گیا۔ حسن آرا۔ اِسکا سبب کیا ہے۔ حسن آرا۔ بوتل سے ہوا کیونکر
نکالی جائے۔ محمودہ۔ اِسکی ایک کل ہے یون منہ سے چوس لی جائے تو
بھی نکل سکتی ہے یا ایک اور طریقہ بھی اِسکے امتحان کا ہے کہ ربر کا بھکنا
جس سے لڑکے کھیلا کرتے ہین پہلے اُس کو توس موس کر تول لیا اب تو
اِس مین ہوا نہین پھر پھونک کر ہوا بھر دی جب خوب تن گیا تو سر ابا ندھ دیا
اور پھر تولا ضرور تول مین کچھ فرق ہوگا اور اچھا کانٹا ہوگا تو معلوم ہو جائیگا
جب چاہو آزما لو۔ حسن آرا۔ مگر جتنا بوجھ آپ بتاتی ہین وہ تو بالکل
خلاف قیاس ہے۔ محمودہ۔ ہوا کا بوجھ جو ہم لوگون کو معلوم نہین ہوتا اِسکا
بھی سبب ہے وہ یہ کہ ہر جگھہ اور ہر چیز مین ہوا ہے اندر کی ہوا باہر کی ہوا کا
روک کرتی ہے اگر باہر ہوا نہو تو بدن پھٹ پڑے اور بعض دفعہ لوگ جو
غبارون مین بہت اونچے چڑھ گئے ہین اُنکو بخوبی اِسکا تجربہ ہوا ہے کیونکہ
زمین کے آس پاس جو ہوا ہے وہ بہت وزنی ہے اور جس قدر اوپر
چڑھتے جاؤ ہوا ہلکی ہوتی جاتی ہے یہ بات مین تمکو ایک بہت موٹی
مثال مین سمجھا دون اگر روئی کا بڑا انبار لگا دیا جائے تو اوپر کی روئی بہت
پھولی ہوگی اور نیچے کی روئی دب کر ٹھس ہو جائیگی بعینہ یہی حال ہوا کا ہی

اُسی قدر اُسپر زمین کی کشش بہت ہوگی اور جتنی زمین سی پاس ہوگی اُسپر کشش کا اثر زیادہ ہوگا کوٹھے پر سے اگر ایک پتھر نیچے کو لڑکا دو تو جتنا وہ زمین سے قریب ہوتا جائیگا اُسکی رفتار تیز ہوتی جائیگی اِسی طرح ایک پیسہ اور پیسہ بھر کاغذ کی گولی باندھکر ایک ساتھہ دونون کو اوپر سے گراؤ تو ظاہر مین کاغذ کی گولی پیسے کی نسبت قد و قامت مین بڑی ہوگی مگر چون کہ ٹھس نہین ہی ہمیشہ پیسہ پہلے ہی گریگا۔ دھوان بھی اِسی قاعدے کے مطابق ہمیشہ اوپر کو جاتا ہے اِسواسطے کہ لکڑی وغیرہ کے اجزای لطیف جو آگ کی گرمی کے اثر سے باہر نکلتے ہین اُنھین کا نام دھوان ہی اور چونکہ ہوا سے ہلکے ہوتے ہین اِسواسطے اوپر کو چڑھتے ہین حسن آرا۔ کیا ہی خوب بات آپ نے مجھکو بتائی مگر آپ کی باتون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہوا کو بھی وزنی سمجھتی ہین۔ محمودہ۔ ضرور اور بیشک ہوا مین بھی بوجھہ ہے۔

## ہوا کا داب

حسن آرا۔ ہوا نگوڑی بالکل ہلکی پھول ہی اِسمین بوجھہ کہان سے آیا۔ محمودہ۔ اِسمین تو اتنا بوجھہ ہی کہ تم سنو تو حیران ہوجاؤ روپیہ بھر جگھہ مین پانچ سیر سے کم ہوا کا بوجھہ نہین ہوتا اِس حساب سی تمھارے بدن پر کئی ہزار من بوجھہ ہوگا۔ حسن آرا۔ ای ہے توبہ خدا نکرے کہ اتنا بوجھہ ہو میرا تو دب کر بھُرکس ہوجای محمودہ۔ یہ بات غلط نہین ہی عقلمندون نے ہوا کو تولا ہے اور تولکر دریافت کیا ہے حسن آرا۔ جو بات آپ کہتی ہین ایسی ہی کہتی ہین کہ کسی کی عقل مین نہ سما سکے۔ محمودہ۔ البتہ بے علم لوگون کی عقل مین یہ باتین نہین آسکتی مگر یہ

تو گو ہوا کے جھکولون سے دیر مین گرے مگر گرے گا ضرور۔

## وزن مخصوص

اس مین بھید یہ ہی کہ کوئی چیز ہلکی ہے کوئی بھاری جتنی ہلکی چیزین ہین خود بخود اوپر آجاتی ہین مثلاً گلاس مین اول تیل ڈال دیجیے اُسکے اوپر پانی تو چونکہ تیل پانی کی نسبت ہلکا ہے خود بخود اوپر آجائیگا یا ایک طشلی مین جھاڑو کے تنکے رکھکر اُسکو پانی سے بھر دیجیے تنکے آپ ہی آپ اوپر آجائین گے اور اسی بنیاد پر دریاؤن مین کشتیان اور جہاز چلتے ہین کیونکہ لکڑی پانی کی نسبت ہلکی ہوتی ہی وہ اُسکے نیچے بیٹھ نہین سکتی بلکہ اُسکو پانی کے نیچے رہنے سے اتنی نفرت ہی کہ تھوڑا بوجھ بھی ہوتا ہم وہ اُسکو سہارے رہتی ہی حسن آرا۔ کشتیان ڈوب بھی تو جاتی ہین۔ محمودہ۔ جب بے اندازہ بوجھ لاد دیتے ہین غرضکہ کنکوّا ایسے پتلے کاغذ کا بناتے ہین کہ اگر گولی بناکر اُس کاغذ کو تولین تو ایک یا دو ماشے سے زیادہ نہوگا مگر اُسکو اتنا پھیلا دیتے ہین کہ ڈاک کا کاغذ جسپر خط لکھتے ہین آدھا دستہ یعنی بارہ تختے مشکل سے ایک تولے کے ہوتے ہین پس ایک تختہ کاغذ نے گز بھر جگھ تو گھیر لی مگر اتنی جگھ مین جو ہوا بھری ہی اگر تختے کے وزن کو اُسپر تقسیم کرکے دیکھو تو سیر بھر ہوا پر کوئی خشخاش کے دانے سے بھی کم بوجھ ہوا لیکن تختے کی گولی بنالو تو کاغذ کا سارا بوجھ اکٹھا ہوگیا اور گولی کی کیا بساط اتنی جگھ مین ہو کتنی اس سبب سے کنکوّا اوپر جاتا ہی اور اُسی کے برابر گولی نیچے گر پڑتی ہی۔ دانشمندون نے زمین کی کشش پر جو بہت غور کیا تو یہ معلوم ہوا کہ فاصلے اور جسامت پر اسکا مدار ہی یعنی چیز جتنی ٹھس ہوگی

تو ایسا معلوم ہوگا کہ جون جون اوپر جاتا ہی اسکی چال سست اور دھیمی
ہوتی جاتی ہی اور پھر جو اُلٹتا ہے تو تیر کی طرح زمین کی طرف دوڑتا ہے
اس سے صاف ثابت ہی کہ چیزین زمین کی کشش کے مارے اوپر کو نہین
جانا چاہتین اور جاتی بھی ہین تو بڑی زبردستی اور مشکل سی - اسی طرح جب آدمی
لاٹ کے اوپر جانے لگا تو اُسکے بدن کا بوجھہ اُسکو روکتا ہی اور یہ زبردستی
اپنا تمام بوجھہ اُچکا اُچکا کر اوپر کی طرف لیے چلا جاتا ہے اسی واسطے اوپر
جانے مین بڑا زور پڑتا ہے اور آدمی جلدی تھک جاتا ہی پھر جو اوپر سے
نیچے اُترنے لگتا ہے تو دیکھو کیسے دھم دھم جلدی جلدی نیچے اُترا آتا ہے
کیونکہ ایک تو خود اسکا اپنا زور دوسرے بدن کی بوجھہ کا جھکاؤ دوہرا بل
ہوجاتا ہے مثلاً یہی ہمارا بالاخانہ کچھہ ایسا بہت تو اونچا نہین صرف اٹھارہ
سیڑھیان ہین پھر بھی جسکو عادت نہین اُسکو چڑھنا کتنا مشکل پڑتا ہی اما جان جب
کبھی ضرورۃً اوپر جاتی ہین تو کوٹھے پر پہونچتے ہی دم لینے کو بیٹھہ جاتی ہین
اور کہا کرتی ہین ای ہی کوٹھا ہے کہ ایک آفت ہی ٹانگین ٹوٹ جاتی ہین مگر
اُترنے مین ہرگز یہ دقت نہین ہوتی - غرضکہ لاٹ کی اوپر جانے مین دم کا چڑھ
جانا اُسکی بلندی کی دلیل نہین ہوسکتا - حسن آرا - خوب صاحب خوب یہ تو
آج مینے بالکل ایک نئی بات سنی کہ زمین چیزون کو کھینچتی ہی مگر یہ تو فرمائیے کہ
لڑکے جو کنکوے اوڑاتے ہین یہ خود بخود زمین سے کیون دور ہوتے جاتے ہین
ایک مرتبہ ارجمند نے پتنگ کو ایسا بڑھایا تھا کہ آسمان مین ملا دیا تھا - محمودہ
کنکوا ہو یا پتنگ زمین کی کشش سب پر اثر کرتی ہی اور اگر پتنگ کو بڑھا کر رہنے دیا جاے

محمودہ۔ بیگم صاحب امیرزادی ہونا اور بات ہی اور علم و عقل دوسری بات ہی۔ آپ اتنا تو جانتی ہی نہین کہ کوس کس جانور کا نام ہے۔ حسن آرا۔ کیون مین تو کوس کو خاصی طرح جانتی ہون بتا چلون۔ قدم شریف ایک کوس ہمایون کی بھول بھلیان تین کوس۔ قطب صاحب سات کوس۔ اور (آپ کبھی گئی ہین) میرٹھ پچیس ۲۵ کوس۔ پانی پت چار منزل۔ مین تو بڑی بڑی دور ہو آئی ہون۔ محمودہ۔ درست تبھی قطب صاحب کی لاٹ کو آپنے ہزارون کوس کی لمبی بتایا۔ حسن آرا۔ کیون ہزارون کوس کی لمبی نہین ہی۔ کبھی آپنے نیچے کھڑے ہو کر بھی لاٹ کو دیکھا ہے لگا کبوتر کی طرح آدمی اکٹا ہی تو گر پڑتا ہے کبھی اوپر جانے کا اتفاق ہوا ہی اچھے مردون کا دم ہی تو چڑھ جاتا ہے۔ محمودہ۔ کیا ضرور ہے کہ اگر اوپر جانے مین اچھے مردون کا دم چڑھ جاے تو لاٹ ہزارون کوس کی لمبی ہو۔ حسن آرا۔ مین تو اس سے قیاس کرتی ہون کہ ضرور ہزارون کوس کی لمبی ہوگی سنا ہی کہ بعضے مردون پندرہ پندرہ بیس ۲۰ بیس ۲۰ کوس چل جانا کچھ بات نہین سمجھتے اور لاٹ پر چڑھنے مین ہانپنے لگتے ہین اور دم پھول آتا ہے تو ضرور لاٹ کچھ بہت ہی اونچی ہوگی۔ محمودہ۔ اسکا سبب مین آپ کو سمجھاؤن۔

## زمین کی کشش

جتنی چیزین ہین سب کو زمین اپنی طرف کھینچتی ہے جو چیز اوپر کو پھینکتے ہین کچھ دور تک تو پھینکنے والے کے زور اور زبردستی سے اوپر کو چلی جاتی ہی پھر آخر کو زمین کی کشش اسکو نیچے کھینچ لاتی ہی پتھر کو اوپر پھینکو اور دیکھتی رہو

خیر یہ تو ہو چکا اب مین پوچھتی ہون کہ آپنے بیچاری زبیدہ کی دل شکنی کیون کی۔
حسن آرا۔ بوا مینے تو زبیدہ کو کچھ بھی نہین کہا تم ناحق بیچاری کو مجسے لڑواتی ہو۔
محمودہ۔ جھوٹی لپاٹن کہا اور کچھ بھی نہین کہا۔ یہ وہی دیانت کی سی بات پھر
آئی آپ نہین جانتین کہ جھوٹ بولنا بڑے عیب کی بات ہی اور بھلے مانسون
کی بہو بیٹیان جھوٹ نہین بولا کرتین کسیکو جھوٹی کہدینا ایسا ہی ہی جیسے کسی کو
چوری لگا دینا۔ حسن آرا۔ بوا مینے تو ہنسی ہنسی مین کہا تھا آپس کی نے تکلفی مین
ایسی بات بیساختہ منہ سے نکل ہی جاتی ہے اگر رات دن کے ساتھ اٹھنی بیٹھنے
والون سے ایسا تکلف کرین تو زندگی دشوار ہو جاے۔ محمودہ۔ یہ تو کچھ ہنسی اور
نے تکلفی کی بات نہین بلکہ لڑائی اور بگاڑ کی بات ہی اگر ساتھ کے اٹھنے بیٹھنے
والون مین ایسی باتون کا لحاظ نہ رہیگا تو پھر عادت پڑ جائیگی اور شاید یہی
سبب ہوا ہو کہ آپ اُس دن دیانت کے ساتھ ایسی بے تکلفی کر بیٹھین۔
حسن آرا۔ بھلا میرا ہی قصور تھا یا زبیدہ کا بھی تھا کہ وہ زمین اور آسمان کی قلابے
ملانے چلی تھی۔ محمودہ۔ زبیدہ بیچاری کی تو کچھ بھی خطا نہ تھی وہ تو ایک واہی
بات کہہ رہی تھی۔ حسن آرا۔ واہی۔ اگر یہی واہی ہی تو ایسی واہی کو سلام ہی۔
محمودہ۔ آپ نے ابھی کچھ پڑھا نہین آپ کو دنیا جہان کی خبر ہو تو کیون کر ہو
آپکے نزدیک تو زبیدہ کی بات غیر واہی ہونی ہی چاہیے مگر جب بیدہ کو آپنے
جھوٹی لپاٹن کہا نہین معلوم مجھکو کیا خطاب ملے اُس ڈر کے مارے کچھ
نہین کہہ سکتی۔ حسن آرا۔ برائے خدا جو کچھ جی مین ہی کہہ ڈالیے۔ محمودہ۔
کہہ ڈالون پھر بُرا تو نہ مانیے گا۔ حسن آرا۔ بیشک کہہ ڈالیے مین ہرگز بُرا نہ مانونگی۔

نے احتیاطی سی لیتے ہوے ڈر نہین لگتا یہ دیکھیے دنیا کی نے ایمانی کہ آدمی آدمی
کا ادب کرے تو نام نہ لے بھلا کوئی ماں باپ یا بڑے بھائی یا بڑی بہن یا
کسی اور بزرگ کا بھی نام لیتا ہے اور خدا کی یہ بے وقعتی اور نے وقری کہ بات
بات مین اُسکا نام لیا جاے جب مین کسیکو خدا کی قسم کھاتے سنتی ہون میرے
رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین اور حیران ہو کر منہ دیکھنے لگتی ہون کہ کیون کر
نے دھڑک یہ لفظ اِسکی زبان سی نکلا۔ حسن آرا۔ خدا کا نام لینا منع ہوتا تو اذان
اور نماز مین کیون لیتے ہین۔ محمودہ۔ عبادت مین نام لینا دوسری بات ہی
اور خدا کے نام کو تکیہ کلام قرار دینا اور جا بیجا بول اُٹھنا بالکل خلاف ادب ہی۔
حسن آرا۔ لوگ تو بات بات مین واللہ باللہ کہا کرتے ہین۔ محمودہ۔ جو بات کہ
بُری ہی اگر دنیا بھر اُسکو کرنے لگے تو اچھی نہین ہو سکتی اور اگر دنیا کے لوگونکی
مثال لیجیے تو اچھے دیندار اور نیک بندے بہت ہی کم ملین گی۔ آپ ذرا اپنی
بات پر غور کر لیجیے کہ خدا کی عظمت اور اُسکی بڑائی اگر ہمارے دل مین ہے تو
ممکن نہین کہ اُسکے نام پاک کی ساتھ ہم ایسی بے احتیاطی سے پیش آئین آدمی
بال بال گنہگار ہی اپنے تئین دیکھے اور اُس خداوند عالیجاہ کی شان اور
اُسکے تقدس پر نظر کرے۔ حسن آرا۔ البتہ قسم کھانا تو بہت ہی بُری بات ہی۔
توبہ توبہ پھر میرے منہ سے قسم نکلے تو بیشک میرے منہ پر طمانچہ کھینچ مارنا۔
محمودہ۔ ایسا کیون ہونے لگا آپ بھی آیندہ سے خیال رکھین اور جو کبھی
آپ کے ذہن سے بات اُتر جاے گی تو مین یاد دلا دون گی۔

## ہجولیون مین پاس ادب

پھر لاٹ کی سایے کو ناپ ڈالا تو ارابعہ متناسبہ کے قاعدے سے جو تم کو معلوم ہے لاٹ کا لمبان نکل آئیگا اس طور پر کہ اتنے لمبے تنکے کا سایہ اس قدر لمبا پڑتا ہی تو لاٹ جسکا سایہ اتنا لمبا ہے کتنی اونچی ہوگی۔ رابعہ تو اتنا اشارہ پاکر خوشی کے مارے اچھل پڑی لیکن حسن آرا تو ارابعہ وغیرہ کچھ جانتی نہ تھی وہ اس معمے کو کیا سمجھتی ہاجرہ کی طرف مخاطب ہوکر بولی اُفوری جھوٹی اُفوری لپاٹن۔ آپ خیر سے ابھی پوری چار ہاتھ کی بھی نہین ہوئین اور ہزارون کوس کی اونچی لاٹ ناپنے چلین۔ تم نے کہا اور مینے مان لیا۔ خدا کو دیکھا نہین تو عقل سے پہچانا ہے۔ محمودہ۔ آئین آئین بیگم صاحب آپکا یہ کیا دستور ہے کہ باتون ہی باتون مین آپ ناحق بگڑ بیٹھتی ہین۔ حسن آرا۔ خدائے پاک کی قسم مین تو کچھ بھی نہین بگڑی نہ مینے کچھ کہا۔ محمودہ۔ یہ جلدی سی قسم کھا لینا اور غضب ہی۔ حسن آرا۔ یون بات کاٹنے پر آؤ تو بولنا ہی غضب ہی۔ محمودہ۔ اگر ذرا آپ انصاف سے میری بات سنین تو مین کچھ عرض کرون اور اگر بیجا ہو تو مین قائل ہوجاؤن گی۔ حسن آرا۔ بھلا کچھ تو کہیے۔

## قسم کھانے کی بُرائی

محمودہ۔ اول یہ تو بتائیے کہ آپ نے خدا کی قسم کیون کھائی۔ حسن آرا۔ تاکہ تم کو میری کہے کا اعتبار ہو۔ محمودہ۔ یہ آپ کی سمجھ کا پھیر ہے جسکی بات کا اعتبار نہین اُسکی قسم کا لاکھ دفعہ اعتبار نہین۔ حسن آرا۔ خیر مینے یون ہی قسم کھالی تو بُرا کیا کیا۔ محمودہ۔ بیشک بُرا کیا خدا کو آپ نے لڑکیون کی گڑیا بنایا ہی یا بچون کا کھلونا قرار دیا ہی آپ کو اُس دوجہان کے مالک اور بادشاہ کا نام اس

گز کا چوڑا ہے چاندنی مین کتنا مارکین خرچ ہوگا۔ رابعہ۔ اور مارکین کا عرض محمودہ۔ یہی معمولی گز بھر۔ زبیدہ۔ پورے پندرہ گز۔ محمودہ۔ ایک سوال بتادو تو تمکو بڑی شاباش دین۔ یہ بڑی مسجد کا حوض چھ گز مربع ہی یعنی لمبان چوڑان برابر اور دو گز گہرا اور ایک گز مربع مین تین مشک پانی آتا ہے اور ایک مشک مین بچیس ۲۵ لوٹے اور ایک لوٹے مین پندرہ گلاس اور ایک گلاس مین آدھ پاؤ پانی تو سارے حوض مین کتنا پانی ہوا۔ رابعہ۔ پاؤ گھنٹے بعد دوسو تیرہ مین پانچ سیر۔ حسن آرا۔ ای ہی ان کم بخت جان ہارون کو کیسی کیسی باتین آگئی ہین لڑکیان ہین کہ بلا ہین۔ محمودہ۔ اس سے بھی عجیب عجیب باتین انکو معلوم ہین مینے آپکے سمجھانے کو آسان آسان باتین انسے پوچھین۔ کیون ہاجرہ جامع مسجد کے منار کو بے گز بے رسّی اور بے اوپر گئے ناپ سکتی ہو۔ ہاجرہ۔ بیشک مجھ کو وہ سایے کا حساب یاد ہے کوئی دو مہینے کی بات ہی کہ ہمارے کنبے سے ایک برات پلوٹ گئی تھی مین بھی ساتھ تھی راہ مین قطب صاحب کی لاٹ کی پاس ناشتہ کرنے کو ٹھہری مجھکو تو اُس قاعدے کا بڑا چسنبھا تھا جھٹ مینے ایک تنکا لے اور سایہ ناپ وہین زمین پر حساب لگایا۔ ساتھ والیان مجھکو چھیڑنے لگین کہ یہ دن وہاڑے کیا تنکے چُننے لگین۔ غرض مینے وہ ناپ جو میرے حساب سی نکلی تھی یاد رکھی لوٹ کر گھر آئی تو صنادید عجم مین دیکھا ٹھیک وہی لمبان تھی کوئی شاید دو گز کا بل تھا۔ رابعہ۔ اچھی بوا ہاجرہ سایے کا حساب مجھکو بھی بتادو گی۔ ہاجرہ۔ ابھی۔ ایک بڑی آسان بات ہی ایک تنکا لیکر اُسکو ناپ لیا پھر اُسکو دھوپ مین سیدھا کھڑا کر کے اُسکے سایے کو ناپ لیا

زیادہ پڑھی ہو بھلا بتاؤ تو بارہ لڑکیان اگر ہند کھیا مین تین تین پیسے کا ساجھا
ملائین تو سب کی آنے ہونگے۔ زبیدہ۔ نو آنے۔ محمودہ۔ ڈیڑھ سیر میوے مین اگر چھ
لڑکیون کے برابر حصے لگائے جائین تو ہر ایک لڑکی کو کتنا کتنا پہونچے گا۔
زبیدہ۔ پاؤ پاؤ بھر۔ محمودہ۔ دو سو آدم ہون اور دس لڑکیان تو کتنے کتنے۔ زبیدہ
یہ تو بہت ہی صاف ہے بیس بیس۔ حسن آرا۔ یہ گلاب کا درخت جو انگنائی
مین لگا ہے پندرہ پھول روز کے روز اس سے اترتے ہین مہینے بھر مین کتنے
پھول ہونگے۔ زبیدہ۔ ساڑھے چار سو یعنی چار سو اور پچاس۔ محمودہ
کیون صاحب سات آنے گز کے حساب سے سات گز ایک پائجامے کی دریس کے
کیا دام ہوئے۔ زبیدہ۔ سوچکر۔ تین روپے ایک آنہ۔ محمودہ۔ ڈورے کا آٹھ گز
کا تھان تین روپے کو ٹھہرے تو کتنے گز پڑا۔ زبیدہ۔ لکھکر جوڑ لون۔ محمودہ۔
نہین صاحب زبانی سوچکر کہو کچھ ایسا مشکل نہین ہے۔ زبیدہ۔ تھوڑی دیر
تامل کرکے۔ چھ آنے گز۔ محمودہ۔ بھلا ڈیڑھ آنے کا چھٹانک بھی تو آدھ سیر
کتنے کا ہوا۔ زبیدہ ہتھیلی پر انگلیون سے کچھ لکھکر بارہ آنے کا۔ محمودہ۔ گز مین
کے گرہ۔ زبیدہ۔ سولہ۔ محمودہ۔ اور من مین کی سیر۔ زبیدہ۔ چالیس۔ محمودہ
خوب بہن خوب۔ اچھا بی رابعہ تم تو تشریف لاؤ تم تو بڑی حسابی ہو بتاؤ تو
نوگرہ عرض کی دریس ایک پائجامے مین تو ہی گز لگتی ہے تو پورے گز بھر کا
عرض ہو تو کتنی لگے گی۔ رابعہ۔ تختی پر لکھ لون۔ محمودہ۔ بہت اچھا لیکن
جلدی جواب دو نہین تو بزاز چلا جائیگا۔ رابعہ۔ دو لمحہ بعد پانچ گز ایک گرہ
محمودہ۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ یہ دالان جس مین ہم سب بیٹھے ہین چھ گز لمبا اور ڈھائی

کوئی پڑھنے کی چیز ہے۔ محمودہ۔ دنیا مین کوئی چیز ایسی بھی ہی جو پڑھنے مین نہو مگر چھوٹا موٹا حساب لوگ زبانی بھی سیکھ لیتے ہین اور بازار کے بنیئے بقال حلوائی وغیرہ سب بقدر ضرورت حساب سے واقف ہوتی ہین۔ حسن آرا۔ مکتب کی یہ لڑکیان بھی حساب جانتی ہین۔ محمودہ۔ بعض تو انمین بہت جانتی ہین مشکل مشکل باتین نکال لیتی ہین جنکو ان پڑھ آدمی مہینون کے سوچ بچار سے بھی نہ نکال سکے اور بعض جو مبتدی ہین وہ بھی بازار والون سے کہین زیادہ جانتی ہین۔ اگر فرمائیے تو مین آپکے روبرو انسے کچھ حساب کے سوالات پوچھون دیکھیے کہ کیسے تڑتڑ جواب دیتی ہین۔ حسن آرا۔ بہت خوب۔

## حساب کی دلچسپ باتین

محمودہ۔ کیون کلثوم تین اور سات اور نو ملکر کے ہوتے ہین۔ کلثوم۔ اُنیس ۱۹۔ محمودہ۔ اور بھلا آٹھ اور چھ اور دو۔ کلثوم۔ سولہ ۱۶۔ محمودہ بھلا پچیس ۲۵ روپی مین سے آٹھ روپی خرچ ہو جائین تو کتنے روپی بچے۔ کلثوم۔ سترہ ۱۷۔ محمودہ۔ بھلا یہ تو بتاؤ سو اسو کتنے روپی ہوتے ہین۔ کلثوم۔ سو اور پچیس ۱۲۵۔ محمودہ۔ بھلا پونے چار سو کتنے ہوتے ہین۔ کلثوم۔ تین سو اور پچھتر یا پچیس کم چار سو۔ محمودہ۔ شاباش بوا شاباش جب جانین ایک بات بتاؤ کہ آمنہ غدر مین سات برس کی تھی اور غدر کو اب چھ برس ہوی تو آمنہ کی عمر اب کتنے برس کی ہے۔ کلثوم۔ تیرہ برس۔ محمودہ۔ ٹھیک۔ بہن ایک بات اور بتاؤ کہ آمنہ کا بھائی اُس سے چار برس بڑا ہے تو بھلا غدر سے کتنے برس پہلے ہوا تھا۔ کلثوم۔ سوچکر گیارہ برس۔ محمودہ۔ اچھا زبیدہ تم تو کلثوم سے

خبردار کوئی پانی نہ پی لینا اور اِس اخفا پر نظر کیجیے کہ کیسے دبے پانون گئی
اور مینے پوچھا تو بچوان کی کیسی تعریف کی کہ گویا آپ ہی کھایا ہے سچی خیرات
اسکو کہتے ہین نہ یہ کہ دین تو خدا سے نام اور اپنا نام و نمود چاہین۔ بھلا لنگر
بانٹنا اور ڈھول بجا کر دینا کیا ضرور ہے۔ دینا وہی ٹھیک ہی کہ کانون کان
خبر نہو۔ اتنے مین دیانت نے محمودہ سے کہا صاحبزادی اب تو کڑھائی
تل تلا چکین وہ روپیہ جو تم نے مجھکو دیا تھا اُسمین کے کچھ پیسے بچے ہوئے
میرے پلّے بندھے ہین کہین کھُل کھُلا پڑینگے اُسکا حساب کر لو تو بہتر ہے
محمودہ۔ یاد ہی کیا کیا چیز لائی ہو۔ ماما۔ ۶ر کا گھی دو پیسے کی تل ڈیڑھ آنے
کا بیسن ۳ر کی کھانڈ آر کا دہی ۲ر کا میدہ بس یہی چیزین تو اُس روپی مین
آئی ہین۔ محمودہ۔ بوا کنیز فاطمہ دیکھو تو ماما کے پلّے مین آٹھ پیسے بندھی ہین کھول لاؤ۔
کنیز فاطمہ نے پیسے لا محمودہ کے ہاتھ دیے۔ حسن آرا۔ دیکھون کی پیسے مین
گنے تو آٹھ تھے۔ تب تو اِسنے حیران ہو کر محمودہ سے پوچھا اچھی تمنے بے گنے
کیونکر جان لیا تھا کہ آٹھ ہین۔ محمودہ۔ حساب سے۔ حسن آرا۔ حساب کیا۔ محمودہ۔
حساب یہ کہ روپی کے سولہ آنے اور آنے کے چار پیسے جتنا خرچ ماما نے بتایا
اُسکو مینے جوڑا تو ۱۴ر ہوے ۲ر باقی رہے جنکے چار دونی آٹھ پیسے ہوے۔ حسن آرا۔
یہ تو عجیب چیز ہے مینے اپنے گھر مین تو ایسی بات کبھی نہین سُنی۔ محمودہ۔
عجیب اور بڑے کام کی چیز ہے دنیا بھر کا لین دین اُچاپت بیوہار سب حساب پر
موقوف ہی ممکن نہین کہ آپکے گھر حساب نہوتا ہو آپ کا گھر تو بڑا امیر گھر ہے
غریب سے غریب گھر مین بھی تھوڑا بہت حساب ضرور ہوتا ہی۔ حسن آرا۔ کیا یہ بھی

سبکے برابر ایک حصّہ دیانت کو بھی ملا تھا دیانت یکوان گودمین لے دلے پانون
باہر نکلی اور جاتے کو محمودہ نے دیکھ لیا اور چپکے چپکے حسن آرا سے کہا بیگم صاحب
بیگم صاحب لیجیے آئیے مین آپ کو اپنے کہے کی تصدیق کرا دون اور حسن آرا
کا ہاتھ پکڑ کھڑکی کی آڑ مین لیجا کھڑا کر دیا اتنے مین دیانت بھی ہمسائی کے
گھر جا پہونچی نام لے لے کر اُنکے سب بچون کو پیار سے بلا بلا اپنے پاس بٹھایا
اور وہ یکوان جو یہان ملا تھا اُن سبکو اپنے ہاتھ سے کھلا دیا جب کھا چکے تو
سب کا ہاتھ منہ دُھلا آپ چلنے کے ارادے سے اُٹھین اور چلتے چلتے سب پر
تاکید کرتی آئین کہ خبردار چکنائی پر کوئی پانی مت پی لینا کھانسی ہو جائیگی
دیانت گھر آئی تو محمودہ نے پوچھا کیون بی ماما یکوان کیسا تھا۔ ماما سبحان اللہ
بڑے مزے کا مجھکو تو بہت ہی بھایا۔ یہ سنکر محمودہ نے حسن آرا سے کہا دیکھا
آپنے کس درجہ کی یہ عورت نیک ہی کیسا ہی کوئی گیا گذرا ہو پھر بھی کڑھائی
ہوئی نئی چیز ہوئی جی للچا ہی اُٹھتا ہے خصوصًا بڈھون کو تو کھانے کا
غضب ہوکا ہوتا ہے لیکن دیکھیے دیانت نے کتنا اپنے پتے کو مارا ہے
اور اِس غریبی پر کیا استغنا ہے کہ آپ یکوان چکھا تک نہین۔ حسن آرا۔
کیا دیانت سے اور ہمسائی سے کچھ رشتہ ناتہ ہے۔ محمودہ۔ ہرگز نہین دیانت
سیدانی ہی اور ہمسائی پٹھانی۔ اور یہ ہمسائی تو پانی پت کرنال کی طرف کی
رہنے والی ہے اکیلی آپ ہی اور میان کسی سے بھی رشتہ ناتہ نہین
رشتے ناتے پر سلوک تو سبھی کوئی کرتا ہے یہ بی دیانت ہی کا حوصلہ ہے کہ
جان نہ پہچان اور دل و جان قربان اور ذرا اِس خیر خواہی کو دیکھیے کہ

لیجیے امیری آپکے مغز مین کچھ ایسی سما رہی ہی کہ نہین معلوم آپ اپنے تئین کیا سمجھتی ہین جب آپکی منہ سے غرور کی بات مین سنتی ہون لرز اٹھتی ہون کہ دیکھیے خدا خیر کرے - یہ سنکر حسن آرا دوڑی دوڑی جا دیانت سی لپٹ گئی اور رونے لگی دیانت کی آنکھون مین بھی آنسو ڈبڈبا آئے اور جھٹ اُسنے حسن آرا کو اُٹھا گلے سے لگا لیا اور ہزارون دعائین دین حسن آرا خطا معاف کرا کے پھر محمودہ کے پاس گئی - لیجیے حضرت مینے دیانت کو راضی کر لیا - محمودہ - بیگم صاحب سچ کہنا آپ تمھارے دل کی کیا کیفیت ہی - حسن آرا - مین دیکھتی ہون تو خطا کا اقرار کرنا کچھ بھی بے غرتی کا موجب نہین مین سمجھتی تو سدا کو دیانت سی آنکھ جھپکتی ہی رہتی آپکے کہنے سے ایک کھٹکا سا ہو گیا تھا اب تو دل مین ایک عجیب طرح کی خوشی پاتی ہون کہ بیان نہین کر سکتی - محمودہ - اسمین شک نہین بڑی حوصلے اور بڑی ریاست کی بات آپنے کی جو سُنے گا خوش ہوگا اور تعریف کرے گا اور خدا کی درگاہ مین تو اسکا اجر اتنا بڑا ہے کہ دنیا کی کوئی نعمت اُسکی برابری نہین کر سکتی - جتنی کتابین آجتک مینی پڑھی ہین سب مین یہی لکھا ہی کہ دل آزاری سے بڑھکر دنیا مین کوئی گناہ نہین اور دلجوئی سے بڑھکر کوئی نیکی نہین - محمودہ اور حسن آرا مین یہ باتین بھی ہوا کین اور کام بھی ہوتا رہا - اِدھر یہ گفتگو ختم ہوئی اُدھر کڑھائی اُتری ہر ہر چیز مین سے تھوڑا تھوڑا لے بھر اچنگیر تو اللہ کے نام مسجد مین گیا جو باقی رہا پہلے اُستانی جی کے آگے رکھا مگر اُستانی جی روزے سے تھین لڑکیون سی کہا تم لوگ شوق سی کھاؤ پیو غرض سب نے ملکر خوب کھایا -

## نیکی اور سچی خیرات

اور بہت التفات کے ساتھہ دیر تک باتین کرتے رہے حسن آرا۔ آہا تو دیانت بڑی شخص ہے۔ محمودہ۔ بیشک فرشتہ آدمی ہی۔ اُستانی جی اتنا ادب کرتی ہین کہ کوئی ماؤن کا بھی نکرتا ہوگا حسن آرا۔ کیا سچ مچ دیانت کو میری بات بُری لگی ہوگی۔ محمودہ۔ بات تو بُری لگنے ہی کی تھی شاید اُسنے اپنی نیک مزاجی کی وجہ سے بُرا نہ مانا ہو تو نہ مانا ہو۔ حسن آرا۔ بھلا پھر ہوگا کیا۔ محمودہ۔ ہونا کیا تھا کچھہ اُس بیچاری کی پاس لشکر ہے کہ آپ سے بدلا لے گی۔ حسن آرا۔ اچھا اور کیا کریگی۔ بہت کریگی اماجان سے جا کہے گی سو مین اماجان سے کچھہ ڈرتی ڈراتی نہین۔ محمودہ۔ اِس سے آپ اطمینان رکھیے کہ آپ کی اماجان کیا ماما کسی سے اِسکا مذکور تک تو کرنے ہی کی نہین بڑے ضبط کی آدمی ہی۔ حسن آرا۔ پھر کیا خوف ہی کہدیا کہدیا۔ محمودہ۔ ہی ہے یہی تو بڑا غضب ہی اگر اُسکا دل دُکھا ہے تو ایسا نہو کہین خدا کو بُرا لگا ہو اُس کی مار بلا کی مار ہے اُسکی لاٹھی مین آواز نہین دم کے دم مین جو چاہے کر گذرے اچھے بچھے کو اندھا کوڑھی کردے بادشاہ سے بھیک منگوادے۔ حسن آرا۔ اچھی تو خدا کے لیے دیانت سے میرا قصور معاف کرادو۔ محمودہ۔ مین خطا مین شریک نتھی تو اب معافی مین بھی شریک نہین ہونگی آپ ہی نے اُسکو ناحق بُرا کہا آپ ہی اُس سے خطا معاف کرلیجیے۔ حسن آرا۔ اچھا ذرا دیانت الگ ہو تو مین کہون گی۔ محمودہ۔ الگ ہونیکی کیا ضرورت ہی حسن آرا۔ ہان اب سبکے سامنے مین امیرزادی ہوکر ایک ماما کے آگے ہاتھہ جوڑون۔ محمودہ۔ انصاف تو یہی ہی کہ سبکے سامنے اُسکو ذلیل کیا تو سبکے سامنے ہی اُسکو خوش بھی

محمودہ۔ بیشک آپکے نزدیک دولت ہی عزت ہی اور میرے نزدیک بلکہ خدا رسول کے نزدیک دنیا کے عقلمندون کے نزدیک نیکی بڑی عزت ہے۔ حسن آرا۔ بھلا مین بھی دیانت بیگم کی کچھ نیکیان سنون کونسا لنگر تقسیم کرتی ہین کوئی سرای مسافرون کے آرام کو بنوادی ہے جنگل مین پیاسونکے واسطے کوئی کنوان کھدوایا ہے کسی بیوہ کی تنخواہ کر رکھی ہے مسجد کے مسافرون کا کھانا مقرر ہے۔ محمودہ۔ کیا بس یہی نیکیان ہین۔ یہ وہ نیکیان ہین جو دولتمندون کے حصے مین ہین اب مین دیانت کی نیکیان گنواؤن۔ دیکھیے اس قدر تو غریب ہی کہ ماما گری کرتی ہی مگر اتنی بڑی ایماندار ہے کہ لاکھ کو خاک سمجھتی ہی۔ چھ چپاتیان صبح چھ شام اسکو یہان سے ملتی ہین پانچ کبھی چار آپ کھاتی اور ڈیڑھ ایک ضرور خدا کے نام مسجد مین دے آتی ہے۔ اسکی یہ ایک چپاتی آپ کے لنگر سے کہین زیادہ ہے۔ دیکھیے یہ عمر ہے کہ ناکا تک نہین سوجھتا آپ جانتی ہین کہ آپ یہ بغچہ کھولکر کیون بیٹھی ہین۔ ہمسائی کے بچون کے کپڑون مین پیوند لگائین گی۔ دونون وقت مفت مین چھ سات گھرونکا سودا لادیا کرتی ہے۔ ہمسایون مین کوئی بیمار ہو خدا واسطے کو اپنے ہاتھون قارورہ حکیم کے یہان لیجانا عطار کی دکان سے نسخہ بندھوالانا چھان بنا کر پلانا اور دن مین دس دس مرتبہ جاکر پوچھنا جھوٹ کبھی نہین بولتی۔ چغلی کسی کی نہین کھاتی۔ بیٹھے پیچھے کسیکو برا نہین کہتی۔ کسیکے کام مین عذر نہین سب کو نیک صلاح نیک نصیحت۔ آپا اسکو نے عزت سمجھین آپ سے بڑے حکیم صاحب جب تشریف لائے اور یہان ملنے کو آئے ہمیشہ دیانت کو پوچھا

کے دو دو بدلے تو نہین ہو سکتے کہ عاقبت کا ثواب بھی لو اور دنیا مین بھی ادب اور تعظیم کی خواہان رہو پس خیرات دیکر یہ امید پیدا کرنا کہ یہ ہمارا ادب کرے توقع بیجا ہے اور اسکو دل مین جگہہ نہ دو تو آدمی آدمی سب برابر جیسی آپ ویسی مین ویسی ماما۔ حسن آرا۔ آپ کو اپنے تئین ماما کی برابر سمجھنے کا اختیار ہے مگر مین تو خدا کے فضل سے خاصی امیر زادی ہون اور ایسی ایسی آپ بھی دس بیس تو ہمارے گھر نوکر ہون گی۔

## حسن آرا نے جو ماما کو فضیحت کیا تھا محمودہ کا اُسکو ملامت کرنا اور خطا معاف کرانے پر مجبور کرنا

محمودہ۔ یہ بڑی زبردستی ہی کہ آپ امیر ہین تو دنیا مین جو ہی آپ کا ادب کرے اور نری ہٹ دھرمی ہی کہ آپ امیر ہین تو جسکو جی مین آئے گالیان دے لیا کیجیے۔ حسن آرا۔ مینے تو کوئی گالی نہین دی۔ محمودہ۔ گالی کے سر سینگ ہوتے ہین آپنے جھوٹی کہا نامراد کہا مردار کہا دیدون پھوٹی کہا اور یہ کہا کہ لکڑیون کے مارے فرش کر دیتی۔ حسن آرا۔ یہی گالی ہے تو خدا حافظ اب کیا مین انکو جناب کہتی خداوند بناتی۔ محمودہ۔ کیا ضرور ہے کہ کہتے تو جناب اور خداوند کہیے یا ایک دم سے جھوٹی نامراد دیدون پھوٹی بنا لیجیے۔ یہی لفظ بُرا نہ مانیے اگر کوئی آپ کو کہے تو کیسا بُرا لگے۔ حسن آرا۔ مجھکو بُرا لگے تو لگے لیکن یہ لوگ ہی اوقات کے ہین انکو بُرا ماننے کی کوئی وجہ نہین۔ محمودہ۔ ہان بس یہی غلطی ہے یہ ماما اس اوقات کی نہین ہے غریب تو ہے مگر غیرت دار ہے۔ حسن آرا۔ یہ آپ ہی فرمائین کہ غریب ہو کر غیرت دار ہے۔

آپ کہتی ہون گی۔ محمودہ۔ للہ میری خطا معاف اول تو یہ فرمایئے کہ آپ کی خفگی بیجا تھی یا نہین۔ قصور تو اپنا آگ تک تو خبر سے اپنے تئین سلگانی نہ آئی اور بیچاری ماما ناحق مین فضیحت ہو۔ حسن آرا۔ البتہ اتنا قصور میرا تھا مگر ماما کو بیچ مین بول اُٹھنا کیا ضرور تھا۔ محمودہ۔ ماما آپ سے نہین بولی سلمنے پوچھا تو اُسنے جواب دیا۔ حسن آرا۔ پھر بھی میری بات کو کاٹنا اُسکو مناسب تھا۔ محمودہ۔ وہ ہرگز اس بات سے واقف نہ تھی کہ آپ برسرناحق بھی ہون تو آپ ہی کی تائید کرنی چاہیے۔ حسن آرا۔ کیون کیا وہ نہین جانتی کہ مین سیدزادی ہون۔ محمودہ۔ شاید جانتی ہو۔

## خیرات دے کر احسان جتانا

حسن آرا۔ شاید۔ مین اسکو خوب پہچانتی ہون۔ رمضان کے رمضان ہمارے یہان لنگر سے برابر کھانا لینے جایا کرتی تھی اب چار دن سے آپکے یہان نوکر ہے تو اسکے مغز چل گئے ہین وہ دن بھول گئی۔ محمودہ۔ لنگر آپکے یہان کیون تقسیم ہوا کرتا ہے۔ حسن آرا۔ نام خدا تقسیم ہوا کرتا ہے۔ محمودہ۔ نام خدا اسیکا نام ہے کہ جو کوئی اُسمین سے کھانا لے وہ عمر بھر کو آپکا غلام بنا رہے اور جسطرح اور تنخواہ دار نوکر آپ کا ادب آپ کی تعظیم کرتے ہین وہ بھی کیا کرے ایسے لنگر کا خاک ثواب ہوگا۔ حسن آرا۔ تعظیم نکرے تو ہمکو جوتیان مار لیا کرے۔ محمودہ۔ توبہ توبہ جوتیون کا یہان کیا مذکور ہے۔ حسن آرا۔ بوا ایسے کم حیثیت لوگون کا ایسی بیباکی سے بول اُٹھنا بھی جوتیان ہی مارنا ہے۔ محمودہ۔ جب لنگر خدا کے نام کا ہوا تو پھر آپ کا کچھ احسان نہین ایک خیرات

نہ ہوئی تو اس وقت میرے گھر کی ماما نہین تھین چیلون سے مارتے مارتے مُردار تجھ کو فرش کر دیتی۔ ماما دیانت حسن آرا کا بیہودہ کلام سنکر مارے غصے کے کانپ اُٹھی اور چاہتی تھی کہ جواب دندان شکن دے۔ اُستانی جی نے اشارے سے روکا۔ لڑکیون کو بھی حسن آرا کی بات نہایت ناگوار گذری اور قریب تھا کہ سب کڑھائی چھوڑ چھاڑ الگ ہو بیٹھین۔ محمودہ اُستانی جی کے اشارے کا مطلب سمجھ گئی تھی اسنے لڑکیون کو کنایے سے باز رکھا اور خود چولھے کے پاس جاکر کہنے لگی ذرا مین بھی تو دیکھون کیسی لکڑیان ہین۔ دیکھا تو اندر تک حسن آرا نے لکڑیان ٹھونس رکھی ہین راکھہ کا اٹم کا اٹم بھرا پڑا ہے۔ محمودہ نے سب لکڑیون کو باہر نکال پہلے تو راکھہ صاف کی پھر چار لکڑیون کو اوپر تلے آڑا رکھہ جھینا چولھے کی باہر طرف لگا ایک مرتبہ ذرا کے ذرا پھونکا تھا کہ آگ بھڑک اُٹھی۔ حسن آرا۔ آپنے تو کمال ہی کیا۔ محمودہ ہنسکر بولی کم بخت آگ جلانے مین بھی کچھ کمال کی بات ہی مگر اسیواسطے مینے کہا تھا کہ کوئی کام ہوبے کیے نہین آتا۔ لکڑیان کیا کرین اول تو مونہا منہ راکھہ بھری پڑی تھی اُسپر آپ نے لکڑیان آنی ٹھونس دین کہ ہوا کا گذر نہوا آگ جلے تو کیونکر جلے۔ مشہور بات ہی کہ جھینا جتنا ہلکا ہو اُتنا ہی جلد جل اُٹھتا ہے۔ حسن آرا۔ مجھکو یہ حکمت معلوم نہین تھی۔ محمودہ۔ بیشک جو کام کبھی نہین کیا اُسمین آدمی ضرور عاجز ہوتا ہے مگر آپ نے ایک بات بہت بیجا کی۔ حسن آرا۔ وہ کیا کہین مینے کوئی اپنا کپڑا تو نہین جلا لیا۔ یہ کہکر لگی اپنے کپڑون کو دیکھنے۔ محمودہ۔ خیر ہے اپنا کپڑا نہین جلایا دوسرے کا دل جلایا۔ حسن آرا ماما کو جو ذرا اپنے گھر کا اُسپر

پوچھکر کرون گی اچھی کچھ بتاؤ۔ حسن آرا نے اتنا اصرار کیا کہ محمودہ ہی کچھ نہ بن پڑی اور مجبور ہوکر کہا خیر آپ آگ سلگاکر گھی کڑکڑا ڈالیے۔ حسن آرا نے تو سمجھا کہ بڑا آسان کام ملا جلدی سے لکڑیان اُپلے چولھے مین بھر دیا سلائی سلگا لگی پھونکنے۔ پہیرا دھونکا آگ بھلا کب سلگتی ہے۔ منہ بھی تمتما اُٹھا ناک اور آنکھ دونون سے پانی جاری ہے دھوان غٹ کی غٹ تمام مکان مین بھرا ہوا ہی مگر لکڑیون کو خبر نہین۔ جب لڑکیان سامان درست کر چکین تو محمودہ نے پوچھا کیون بیگم صاحب گھی کیا کہ رہا ہے۔ حسن آرا۔ لکڑیان کم بخت ایسی گیلی ہین آنچ ہی نہین ہوتی۔ محمودہ۔ کیون دیانت اتنا کہدیا تھا کہ برسات کے دن ہین لکڑیان دیکھکر سوکھی ہوئی لانا آخر وہی گیلی پانی اُٹھا لائین۔ دیانت۔ بیوی لکڑیان تو ایسی خشک ہین کہ برسات کی ہوا تک بھی انکو نہین لگی بیچ ڈھیر مین سے اپنی سامنے نکلوا کر لائی ہون دو دن ہوے انھین لکڑیون سے کھانا پکتا ہے ایسی دھڑ دھڑ جلتی ہین کہ پھونکنا بھی نہین پڑتا۔

* محمودہ کے گھر کی ماما کا نام ہے جو باہر کا سودا سلف لایا کرتی تھی۔

## حسن آرا نے کام تو بگاڑا آپ اور ماما پر ناحق خفا ہوئی

حسن آرا کو ایک تو پہلے ہی پہل چولھا پھونکنے کا اتفاق ہوا اور اُسپر طرّہ یہ کہ دو گھڑی کا تل حیران ہوئی اور آگ نہ سُلگی یون ہی کھسیانی ہوکر جلی بھنی بیٹھی تھی ماما دیانت نے جو اُسکے خلاف تقریر کی اور بھی آگ بگولا ہوکر بولی اری جھوٹی نامراد ذرا پھولے ہوئے دیدون سے آکر سوجھ تو سہی کہ گیلی ہین یا نہین کون وقتون سے مین سر کھپا رہی ہون انھین کو سوکھی لکڑیان کہتی ہین

حسن آرا نہین مین تو اب کتر کے رہون گی حسن آرا نے باور چیخانے کے چاقو سے جو ایک گرہ چھیلی تو چاقو کند معلوم ہوا آپ ہی کیا کیا محمودہ کے قلمدان سے راجس کا نیا چاقو نکال ادرک چھیلنا شروع کیا ادرک کے عرق سے اول تو چاقو کی آب گئی گذری ہوئی دوسرے چاقو تیز ادرک نرم تین چار مرتبہ کچ کچ چاقو ہاتھہ مین لگا اور اوپر سے پہونچا ادرک کا عرق خوب ہی مرچین لگین مگر حسن آرا نے شرم کے مارے اسکو چھپایا۔ ادرک بھی اچھی نہ کتری گئی۔ ادرک کتر کر لائی تو اُس مین سُرخی جھلملاتی تھی۔ محمودہ نے دیکھکر کہا ای ہے کیسی لال لال ادرک ہی کہین گل تو نہین گئی۔ دھویا تو خاصی سفید سفید ادرک نکل آئی۔ تب تو شبہہ ہوا کہ شاید حسن آرا نے کہین اپنا ہاتھہ کاٹ لیا گھبرا کر کہا دکھاؤ ہاتھہ حسن آرا نے تھوڑے تامل کے بعد دکھایا تو معلوم ہوا کہ کوئی انگلی نہ تھی جس مین دو چار خراش نہون۔ محمودہ۔ ای ہے یہ کیا کیا کس چاقو سے ادرک کتری۔ حسن آرا۔ جس سے آپ قلم بناتی ہین۔ محمودہ۔ بھلا قلم تراش سے کوئی ترکاری بناتا ہے۔ اسی واسطے مین آپ کو کام دیتے ہوئے ڈرتی تھی۔ دیکھیے آپ نے ہاتھہ زخمی کر لیا حسن آرا۔ بلا سے ہاتھہ کا کیا ہے اچھا ہی ہو جائیگا مگر چاقو کیسا بدرنگ ہو گیا ہے یہ کیونکر درست ہوگا۔ محمودہ۔ قربان کیا تھا چاقو نگوڑا بگڑ گیا بگڑ گیا۔ جلدی سے پانی مین بھگو کر کپڑا انگلیون کو لپیٹ لیجیے اور خدا کے لیے مکتب مین جا کر بیٹھیے۔ حسن آرا۔ واہ مین تو کام کرونگی محمودہ۔ کیا اُستانی جی کو خفا کرانے کی مرضی ہے۔ حاشا مین تو اب تم کو کسی چیز کو ہاتھہ نہ لگانے دون گی۔ حسن آرا۔ اب مین بہت احتیاط سے پوچھہ

دیکھیے گا کیسے باریک پتھے کترتی ہون۔ محمودہ۔ خدا راست لائے۔ حسن آرا دوڑی دوڑی جا سِل کو اُٹھانے لگی۔ سِل تھی بوجھل ایک بالشت بھر تک تو حسن آرا نے ہمت کر کے اُٹھالی آخر نہ سنبھل سکی چھوٹ پڑی اور چھوٹی تو ہاتھ پر گری۔ حسن آرا تو بلبلا اُٹھی سب لڑکیان دوڑی گئین جا کر دیکھین تو حسن آرا سِل کے تلے ہاتھ دیے بیٹھی ہین چہرے کی رنگت زرد ہے اور تھر تھر کانپ رہی ہین جلدی سے سِل اُٹھا کر الگ کی ہاتھ دیکھا کچل تو گیا تھا مگر زمین گیلی اور پولی تھی چوٹ نہین لگی۔ حلیمہ۔ واہ بیگم صاحب بڑے کچے دل کی ہو تم تو ایسی بلبلائین کہ ہم سبکے ہاتھ پانوں پھول گئے۔ حسن آرا۔ منہ پر آنکھین ہین یا نہین اتنی بڑی سِل تمھارے ہاتھ پر گرتی تو جانتین۔ حلیمہ۔ گرتی ہی کیون۔ حسن آرا۔ کیا خوب یک نشد دو شد بھلا بنے تو بالشت بھر اُٹھا بھی لی تھی تم ذرا ہلا بھی دو تو سو سلام کرون۔ حلیمہ۔ ہان حسن آرا۔ ہان

## علم جبر تقابل کا تذکرہ مختصر

حلیمہ نے وہین چولھے کے پاس سے ایک نوکدار لکڑی اُٹھا پتا سِل کے نیچے اڑا جون ہی دوسرا سرا اُٹھایا تھا کہ سِل کھٹ سے دوسری طرف جا پڑی۔ حسن آرا۔ بہن یہ تو تمنے کمال ہی کیا۔ محمودہ۔ کمال کی اسمین کیا بات ہے۔ علم جبر تقابل مین اسی قسم کی ہزارون باتین ہین حکمت بڑی چیز ہے اکیلا آدمی حکمت کے زور سے ہزارون من کا بوجھ تنکے کی طرح اُٹھا کر پھینک دے سِل کی کیا اصل ہے۔ حسن آرا۔ اب آپ لوگ اپنا اپنا کام کیجیے مین ادرک کترتی ہون۔ محمودہ۔ رہنے دیجیے کوئی اور لڑکی کتر لے گی آپکا ہاتھ بھی دُکھتا ہوگا۔

میدہ کہیے تو البتہ مین گوندھ دون۔ محمودہ۔ میدہ گوندھنا بھی بڑی زور کا کام ہی بلکہ مصالح پیسنے سے زیادہ محنت ہی۔ حسن آرا۔ بلا سے ہے مگر مجھکو منظور ہے محمودہ۔ آخر اسکا سبب۔ حسن آرا۔ کچھ ہے۔ محمودہ۔ کیا کچھ پردے کی بات ہی۔ حسن آرا (جھینپ کر) اجی میدہ گوندھ ہاتھ دھو دھلا کھڑی ہو جاؤنگی اور مصالح پیسون گی تو ہلدی کا رنگ کلنک کا سا ٹیکا دو چار دن تو چھوٹتا نہین ناحق مجھکو شرمندہ ہونا پڑیگا۔ محمودہ۔ شرم کی اسمین کیا بات ہی۔ حسن آرا۔ آپ کو نہین مجھ کو تو ہے۔ ہلدی بھرے ہوے ہاتھ لوگ دیکھین گے تو کیا کہینگے۔ محمودہ۔ اپنی اپنی سمجھ ہی تو ہی بعضون کو کام کرنا عیب ہی بعضون کو دوسرون کا پکایا ریندھا احدیون (یا ہجون) کی طرح کھانا عار ہے۔ غرض اتنا سمجھایا امیری کی بو آپکے دماغ سے نکلی پر نہ گئی۔ حسن آرا۔ اصیل مرغے کی ایک ٹانگ۔ جان جاے پر آن نہ جاے۔ محمودہ۔ پھر کچھ زبردستی ہی آپ آرام سے بیٹھیے جو کچھ توفیق ہوگی ہم آپ کو بیٹھے بٹھاے چڑھا آوینگے۔ حسن آرا۔ آپا کچھ تمکو بھی ضد ہے۔ تمکو اپنے کام سے کام آخر میدہ کوئی گوندھے گا ہی میرا ہاتھ لگجائیگا تو کیا کپڑے پڑجائینگے۔ محمودہ۔ کپڑے تو نہین مگر لوچ تو ٹوٹ ستیاناس کرکے رکھ دو گی امیری کی شیخی بگھارنے کے سوا اور بھی کچھ تمکو آتا ہے۔ حسن آرا۔ خیر کچھ اور کام مجھکو دیجیے۔ محمودہ۔ کون کام دون مصالح تو تم نہین پیسنا چاہتین آٹا تم کو گوندھنا نہین آتا اور کونسا کام بتاؤن۔ خیر مصالح کی سل کے نیچے ادرک گڑی ہوئی ہی چھوٹی چھوٹی دو گرہین نکالکر کتر ڈالیے۔ حسن آرا۔ ہان یہ کام میرے کرنیکا آپنے بتایا ہے

کر لیا کرتے ہین اور آپ دیکھیے گا کہ کبھی ہمارے آپس مین لڑائی نہین ہوتی کوئی کام ہو اور کسیکے کرنیکا ہو سب نے ملکر کر لیا ایک نے دوسری کو سہارا لگا دیا اور یہ بات بچہ بناوٹ اور دکھاوے کی غرض سے نہین حاضر و غائب ہم سب لڑکیون مین بڑی سچی محبت ہے ایک کو ایک سگی بہن سے بڑھکر ہے ہاتھ خدا نے کام ہی سے واسطے دیے ہین اور لوٹا پانی لاکر رکھ دینا بھلا یہ بھی کوئی کام ہے۔ مکتب کی لڑکیون نے ملکر پکوان تلا اور حسن آرا کام کاج مین شریک ہوئی مگر کام کی عادت نہ تھی چھوٹے چھوٹے کامون مین بھی بڑی دقت اٹھائی غرض ادھر تو حسن آرا ہاتھ منہ دھوتی رہی محمودہ نے پہلے تو استانی جی سے پوچھا کہ اگر آپ ارشاد کرین تو کڑھائی کا سامان کئی دن سے آیا ہوا رکھا ہے اس وقت ٹھنڈک بھی ہے سویرے کا وقت ہے ہم سب ملکر تل تلا لین استانی جی۔ بہت خوب مگر حسن آرا بیگم کو بھی شریک رکھنا۔ محمودہ۔ بسر و چشم اسکے بعد کوٹھری کھول سب سامان نکال باورچیخانے مین لیگئین کسی نے بیسن گھولنا شروع کیا کوئی پکیان گھڑنے لگی کوئی پیاز کترنے بیٹھ گئی۔ غرض سبکی سب کام مین لگ گئین۔ حسن آرا۔ محمودہ بیگم کوئی کام مجھکو بھی بتاؤ یہ تو مناسب نہین کہ سب کام کرین اور مین کھڑی منہ دیکھون۔ آمنہ۔ آپ کیون تکلیف کرتی ہین ہم سب کیے لیتے ہین صرف آپ سیر دیکھیے۔ محمودہ۔ نہین آمین کچھ قباحت کی بات نہین کوئی کام ہو کرنے ہی سے آتا ہے مگر کون کام بتاؤن مصالح پیسنا میدا گوندھنا تلنا بہتیرے کام ہین انمین سے جو آپسے ہو سکے کیجیے۔ حسن آرا۔ مصالح تو مجھ سے نہین پسے گا پہلے ہی رگڑے مین میرے تو کھوے رہ جائین

دُکھہ معلوم ہوا کہ گویا کسی نے بیکون مین مرچین بھر دین مگر کل کا وعدہ اور کرٹھائی کی خوشی پیش نظر تھی ہاتھہ پھیلا دیے۔ اُنا نے پیار سے گودی مین اُٹھالیا اور کہا بٹیا ابھی تو بہت سویرا ہے صدقے گئی ایک نیند اور لے لو۔ حسن آرا۔ نہین بی نہین مجھکو ابھی مکتب لیچلو۔ اُنا۔ بٹیا منہ تو دھولو کچھہ ناشتا کرلو تب جانا۔ حسن آرا۔ ٹھنک کر بولی ای ہے اللہ دیکھو کمبخت دیر لگائے چلی جارہی ہے نہین چلتی وہان سب لڑکیان آگئی ہون گی۔ غرضکہ اُنا مکتب مین لائی حسن آرا کیا دیکھتی ہے کہ آنکھین کھولتی آئی ہی تھی یہان آکر دیکھا کہ واقع مین بڑی چھوٹی لڑکیان سب موجود ہین مگر کوئی کتاب کھولتی جاتی ہے کسی نے آموختہ پڑھنا شروع کردیا ہے کوئی ابھی مطالعہ لیکر بیٹھی ہے یہ دیکھکر تو حسن آرا کی رہی سہی آنکھین اور بھی کھل گئین۔ محمودہ۔ آہا بیگم صاحب ایسے سویرے۔ ماشاءاللہ خوب ہی آپ وعدی کی سچّی اور ارادے کی پکی ہین۔ حسن آرا۔ کیا وعدہ اور کیا ارادہ ہے آخر سبکے پیچھے ہی آئی۔ محمودہ۔ گو آپ سبکے بعد آئین مگر پہلے ہی دن آپ اتنی سویرے اُٹھہ کھڑی ہوئین بڑی مضبوطی کی بات ہے اس اعتبار سے آپ ہی سب سے پہلی آئین۔ حسن آرا۔ کرٹھائی کی فرمائیے۔ محمودہ۔ سب طیار ہے آپ ہاتھ منہ دھولین تو شروع ہو۔ محمودہ نے لوٹا پانی سلیفچی منجن آئینہ کنگھی تیل سب سامان لاکر سامنے رکھدیا۔ حسن آرا۔ کیا خوب یہ آپ مجھکو ناحق مین کیون گنہگار بناتی ہین۔ محمودہ۔ ہم غریب لوگ ہین نہ تکلف کرتے اور نہ تکلف کا سلیقہ رکھتے اسکو چاہین آپ بھونڈا پن سمجھین ہم سب طرح کا کام اپنے ہاتھون

آنکھ کا کھلنا مشکل ہوگا۔ سلطانہ۔ اب تم سویرے اُٹھ چلیں حسن آرا۔ انشا اللہ
ایسے سویرے اُٹھونگی کہ آپ دیکھیے گا۔ اَنّا تم کہا کرتی ہو کہ مین اُٹھتی ہون تو
تارے چھٹکے ہوتے ہین بس ضرور ضرور مجھکو اُسی وقت اُٹھا بٹھانا دیکھو خبردار
بھولنا مت۔ اَنّا۔ جگا تو مین دونگی اُٹھنا نہ اُٹھنا تمھارے اختیار مین ہی حسن آرا
اگر مین نہ اُٹھون تو ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مار دینا۔ اَنّا۔ یہ تو مجھ سے نہوگا
کہ غفلت کی نیند مین تمکو حیران کرون حسن آرا۔ مین کہتی ہون نہ کہ جگا دینا
پھر تمکو میری حیرانی کا خیال ناحق ہے۔ اَنّا۔ بیٹی تم کہتی تو ہو لیکن میری ایسی
کیا شامت ہی کہ صبح سویرے تمکو چھیڑ کر اپنا بُرا ہڈرا کراؤن حسن آرا نہین بی
نہین خدا کی قسم مین ہرگز بُرا نمانونگی ضرور جگا دینا۔ سلطانہ۔ آخر تمکو ایسی سویرے
اُٹھنے کی ضرورت کیا ہے یہی نہ کہ معمول سے ذرا پہلے اُٹھ جانا حسن آرا۔ واہ مینے
شرط کر لی ہے اگر مین نہ بھی اُٹھون تو سوتی کو بڑے تڑکے اندھیری منہ مکتب مین
پہونچا دینا۔ اَنّا دیکھو پھر کہے دیتی ہون ضرور ضرور اُٹھا دینا ورنہ مجھسے بُرا کوئی نہین

## حسن آرا سویرے اُٹھنے لگی

اَنّا اپنے معمول پر اُٹھی سلام پھیر دعا مانگ ڈرتے ڈرتے حسن آرا کی چارپائی پاس جا
آواز دی۔ حسن آرا کا یا تو یہ حال تھا کہ بیسیون آوازین دیے جاؤ ہونکارتک
نہین اور اگر نیند ہوشیار بھی ہو چلی ہو تو جب آواز دی کبھی انگڑائی لیکر رہ گئی
کبھی اُس کروٹ سے اُس کروٹ ہو لیٹی یا اَنّا کی آواز سن جھٹ پٹ اُٹھ ہی
تو بیٹھی۔ بہتیرا چاہا کہ آنکھین کھولے پلکون کو چیرا پھاڑا مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ
سی دی ہین یا گوند سے جما دی ہین اور جو مٹما کر ذرا کی ذرا کھولین بھی تو ایسا

گو ابھی تمھارے شوق کی طرف سے اطمینان نہوا ہوگا حسن آرا۔ کچھ ایسی ہی بات ہے۔ محمودہ۔ تو چند روز صبر کرو۔ حسن آرا۔ نہین مین تو کہتی ہون آج مجھکو کہانیون کی کتاب پڑھنی آجائے۔ محمودہ۔ پھر مین اُستانی جی سے کہہ دون گی۔ حسن آرا۔ آہین کچھ قباحت ہی کہ تم چپکے سے مجھکو پڑھا دیا کرو۔ محمودہ۔ قباحت کی کیا بات ہی۔ حسن آرا۔ اُستانی جی خفا نہون۔ محمودہ۔ ہرگز نہین اور ایسا ہی خیال ہے تو خود اُستانی جی سے کیون نہین شروع کرتین۔ حسن آرا۔ مجھ سے چھوٹی چھوٹی لڑکیان فرفر کتابین پڑھتی ہین مجھکو اتنی بڑی ہوکر الف بے پڑھتے شرم آتی ہے۔ محمودہ۔ بہت خوب مین آپکو کوٹھے پر لیجاکر اس طرح چپکے سے پڑھا دیا کرونگی کہ کسیکو خبر بھی نہو۔ حسن آرا۔ ضرور۔ محمودہ۔ ضرور۔ حسن آرا۔ ابھی اُستانی جی سے بھی نکہنا۔ محمودہ۔ نہین۔ غرض یہ باتین ہورہا تھا کہ حسن آرا چلنے لگی تو اُستانی جی نے دو عورتونکو ساتھ کردیا گھر تو پاس تھا ہی بات کی بات مین جا پہونچی۔ سلطانہ بیگم۔ آہا حسنا ملنے تو جانا تم آج وہین رہین۔ حسن آرا۔ نیند آتی تو رہ جانے کا کیا تھا۔ سلطانہ بیگم۔ کیا تمکو اب تک نیند نہین آئی بچپن سے ابتک ہمیشہ دن ڈوبا اور تم سوئین۔ حسن آرا۔ یہ مجھکو آج معلوم ہوا کہ بے شغلی کی وجہ سے میری نیند بڑھتی جاتی ہی دیکھیے آج ہی نہ سوئی اور نہ کچھ کسل معلوم ہوا۔ سلطانہ۔ آج ایسے کس کام مین تھین۔ حسن آرا۔ کام تو کچھ بھی نہین تھا مگر وہان کی باتون مین ایسا جی لگتا ہے کہ دن رات سنا کیجیے۔ سلطانہ۔ ہمکو بھی تو کچھ سناؤ۔ حسن آرا۔ اب تو رات زیادہ گئی ہے اور مجھکو سویرے اوٹھنا ہے جلدی سونہ رہون گی تو تڑکے

کہ وہ لوگون کے جھگڑے طے کردیا کرے اور رعایا کی جان و مال و آبرو کا نگہبان رہے - اسی کا نام بادشاہ ہوا لوگون کا کام ہے اُسکی اطاعت کرنا اور بادشاہ کا کام ہے رعایا کو آرام دینا تاکہ کوئی ظلم زیادتی نکرے - ہان صاحب کہانی آگے چلے - ہاجرہ - جناب مجھ کو تو بڑی دور جانا ہے اور چھ گھڑی کی توپ اب چلی کی چلی پھر راستہ بند ہو جائیگا مجھکو تو اجازت ہو - اُستانی جی - اچھا اب ملتوی کرو انشاء اللہ پھر دیکھا جائیگا - حسن آرا کو کہانیان سننے کا اس قدر شوق تھا کہ کہانی کا ملتوی کیا جانا اسکو ناپسند ہوا - ہاجرہ سے کہنے لگی ای ہی ذرا کے ذرا ٹھہر جاؤ کہانی تو ختم ہو لینے دو جہان سے چھوٹی تھی ابھی وہانتک بھی تو نہین ہوئی - ہاجرہ نہین بوا دیر بہت ہوگئی ہے مین تو نہین ٹھہر سکتی - حسن آرا - ای ہی آجکی رات یہین رہ جانا نہین ہمارے گھر چلی چلنا - ہاجرہ - بھلا یہ بھی کوئی موقع ہے کہ کہانی کی لالچ سے مین رہجاؤن میری اماں راہ دیکھ رہی ہونگی - حسن آرا - ای ہے کہانی کے ناتمام رہنے سے تمھارا جی نہین کڑھتا - ہاجرہ - جی کڑھنے کی کیا بات ہی ایسا ہی مجھکو کہانی کا سننا ہو تو کیا مین آپ نہین پڑھ سکتی - غرض لڑکیان رخصت ہوئین

## حسن آرا نے پڑھنا شروع کیا

حسن آرا چلنے لگی تو اسنے محمودہ کو الگ لیجاکر کہا کہ محمودہ بیگم بھلا اتنا پڑھنا کہ مین کہانی کی کتاب آپ پڑھ لیا کرون کتنے دنون مین آجائیگا - محمودہ - جی لگاکر پڑھو تو چار مہینے مین بلکہ شاید اس سے بھی کچھ کم مین - حسن آرا - اچھی تو مجھکو کل سے شروع کرادو - محمودہ - اُستانی جی سے کہو - حسن آرا - کہا تو تھا محمودہ - پھر حسن آرا - اُستانی جی نے کہا ابھی جلدی کیا ہی محمودہ - اُستانی جی

امیر غریب ہوتے رہتے ہین غریب امیر ہو جاتے ہین۔ شہر مین کیا دنیا مین کوئی
خاندان ایسا نہو گا جو سدا کے امیر یا سدا کے غریب ہون دو چار پشتین امیر ہو گذری
ہین تو دو چار غریب بھی ضرور ہو گذری ہونگی

**بادشاہ رعیت کا خدمتگذار ہے اور اوسکے اختیارات محدود ہین**

حسن آرا۔ بھلا مسیح الملک کا تو قصور تھا ہی تھا لیکن بادشاہ بیچارے نے کیا
کیا تھا۔ رابعہ۔ مین تو پہلے ہی بیان کر چکی ہون کہ مسیح الملک کو ایسا ذی اختیار
رکھنا بادشاہ کا قصور ہے۔ حسن آرا۔ بادشاہ کے ساتھ تمھارے منہ سے
قصور کا لفظ سنکر مجھکو نے اختیار ہنسی آتی ہے۔ رابعہ۔ آتی ہو گی لیکن شاید اتنی
جتنی کہ مجھکو بادشاہ کے ہوتے مسیح الملک کا اختیار سنکر۔ حسن آرا۔ دنیا
جہان کے بادشاہ تھے ایک بات اُنکے کان تک نہ پہونچی محمودہ۔ بس
یہی بادشاہ کا قصور تھا اُنکو اپنے کان ایسے کھلے رکھنے چاہتے تھے کہ منزلون
سے نالش فریاد کی بھنک سنتے اسی واسطے اُنکو لوگون نے بادشاہ بنا رکھا
تھا۔ حسن آرا۔ لو اور سنو لوگون نے بادشاہ بنا رکھا تھا۔ اُستانی جی حسن آرا بیگم
افسوس ہے کہ تمنے کچھ پڑھا نہین جب تک تمکو پڑھنا نہ آئیگا اسی طرح ہزارون
باتون پر تمکو تعجب ہو گا۔ جتنے بادشاہ ہین سب لوگون کے بنائے ہوئے ہین
جب دنیا مین آدمی بہت ہو گئے تو آپس مین لڑائی جھگڑا بھی ہونے لگا بعض
کم بخت ایسے بُرے تھے کہ قابو پاکر آدمی کو مار ڈالتے مال چُرا لیتے بھلے مانسونکو
بے عزت کر ڈالتے تب صلاح کر کے یہ تجویز ٹھہرائی کہ آؤ آپس مین کسی شخص کو
سردار بنالین سب اوسکا حکم مانین اور اُسکی اطاعت کرین اور اُس سردار کا یہ کام ہو

معاف ہوجاتا ہے حسن آرا۔ زور ظلم کیسا۔ اپنے نوکرون اور اپنی رعیت پر
جس طرح جی مین آیا حکم چلایا کیسکی مجال تھی کہ اُنکے آگے بات کرلیتا اب مرے
پیچھے تم بھی کہہ رہی ہو۔ اُنکی ہوتے تمھارے بڑے بھی کوئی رہے ہونگے تو حضور
حضور کہتے کہتے منہ خشک ہوتا ہوگا۔ رابعہ۔ تو آپکے نزدیک بادشاہ وزیر نوکرون
اور رعیت کو چاہین جتنا ستائین بلکہ جان سے بھی مار ڈالین تو اُنکو روا ہی
حسن آرا۔ بیشک۔ اور جس بادشاہ کا دبدبہ نہو وہ بادشاہ کیا۔ محمودہ بیگم صاحب
بُرا نمائیے گا اگر بادشاہ ناحق مین بیٹھے بٹھائے آپکے گھر بار کا تعلیقہ کرلے اور
عورت مرد سب کو پکڑ کر قید کرے تو پھر بھی آپ یہی کہیے گا کہ بادشاہ نے واجب کیا
حسن آرا۔ ہمارا تعلیقہ کیونکر کرلے اور ہمکو کیون قید کرے۔ محمودہ۔ کیون آپ
رعیت نہین ہین حسن آرا۔ اجی تو رعیت رعیت مین فرق ہی محمودہ۔ تو آپکا
یہ مطلب معلوم ہوتا ہی کہ غریبون پر زور ظلم ہو تو مضائقہ نہین حسن آرا۔ اور کیا۔
محمودہ۔ غریبون نے ایسا قصور کیا کیا ہے کیا غریبون کی جان نہین حسن آرا۔
جان تو کیون نہین مگر غریب سختی کی برداشت کر سکتے ہین۔ اُستانی جی۔ بھلا بوا
حسن آرا بیگم اگر خدانخواستہ تم غریب ہوجاؤ تو پھر تمکو ستانا شاید درست ہوجائے۔
حسن آرا۔ نہین اُستانی جی ہمکو ستانا کبھی بھی درست نہین ہوسکتا۔ اُستانی جی
یہ تو غضب کی ناانصافی ہے کہ اور غریب تو ستائے جائین اور حسن آرا بیگم اگر
خدانخواستہ غریب ہوجائین تو معاف رہین حسن آرا۔ امیر اگر غریب ہوجائے
تو بھی امیری کی بو کئی پشت تک نہین جاتی۔ اُستانی جی۔ یہ کیونکر ثابت ہی
کہ دنیا مین بالفعل جتنے غریب ہین یہ سدا کے غریب ہین دولت تو چلتی چھانون ہے

کمی ہو تو ہو لیکن نوکرون کی تھوڑی اوقات ہی انکو مت ستاؤ۔ قرضہ
چار برس مین نہین تو دس برس مین ادا ہو رہے گا۔ لیکن یہ تھوڑی اوقات
کے لوگ زیادہ سختی کرنیسے تمام ہو جائینگے۔ خدانخواستہ اگر انمین سے ایک بھی
کھسکا تو ہزارون روپیہ خرچ کرنیسے بھی ایسا آدمی ملنا دشوار ہے۔ انمین کا
ایک ایک آدمی جانا بوجھا اور آزمایا ہوا ہے۔ اور دیکھو جو چاہنا سو کرنا
خیرات کی رقمون مین خبردار جو تمنے کمی کی اول تو وہ خیرات ہی کیا ہے
حساب کیا جائے تو پہاڑ کے آگے رائی مگر خیر جس قدر ہے نہایت ضروری
ہے۔ مسیح الملک کے دل پر تو نیکی کا پرتو بھی نہین پڑا تھا فیاضی اور نفع
رسانی خلائق اور رحم سے وہ بالکل نے نصیب تھا بادشاہ کی باتون کا
اوسپر مطلق اثر نہ ہوتا آخر ظالم کی عمر کوتاہ بچا کی شامت جو آئی۔ زبیدہ نے
یہانتک کہانی کو پڑھا تھا کہ اُستانی جی نے ہاتھ اوٹھا کر کہا ذرا صبر کرو
اور لڑکیون سے پوچھا بھلا یہ تو بتاؤ کہ بادشاہ اور مسیح الملک تمھارے عقیدے
مین کیسے تھے۔ رابعہ۔ دونون بُرے۔ مسیح الملک تو بیرحم تھا ہی بادشاہ
اسواسطے بُرا تھا کہ اوسنے ایسے بیرحم کو ایسا اختیار کیون دے رکھا تھا۔
حسن آرا خفا ہو کر بولی نوج اس مکتب کی لڑکیونکی کیا بُری زبان ہے نہ
بادشاہ دیکھین نہ وزیر جو چاہا بک دیا۔ اور رابعہ کی طرف خطاب کر کے کہا
اپنا منہ دیکھو اور بادشاہ وزیر کو بُرا کہنا دیکھو۔ کچھ نہو گا تو تم جیسی ہزارون لونڈیان
اُنکے آگے ہر دم ہر لحظہ ہاتھ باندھے کھڑی رہا کرتی ہونگی۔ رابعہ۔ پھر اس سے
کیا ہوتا ہے بادشاہ وزیر ہونے یا بہت سی لونڈیان رکھنے سے آدمی کو زور ظلم

نواب مسیح الملک ہو گذرے ہین اسم تو اونکا بادشاہی طبیبون مین تھا مگر بادشاہ
کے مزاج مین کچھ ایسا دخل اونکو ہو گیا تھا کہ سلطنت کی کل معاملات اُنکے
اختیار مین تھے ایسا اختیار پاکر مسیح الملک کو لازم تھا کہ متوسلان شاہی
کی دلجوئی غریبون کی پرورش اور مظلومون کی دادرسی کرتے لیکن اُنھون
نے تو کچھ ایسے ہاتھ پانؤن نکالے کہ تھوڑے ہی دنون مین ایک دنیا کو شاکی
اور ایک عالم کو فریادی بنا لیا جس سے سنو شکایت جس سے پوچھو گلہ۔
صدہا آدمی جو دس دس پشت کے ملازم اور موروثی نمکخوار ہونیکی وجہ سے
دل وجان سے خیر خواہ بادشاہ تھے نہ خطا نہ گناہ موقوف کرا دیے مسیح الملک کے
آور دون کے سوائے کوئی شخص ایسا نہ بچا جس کی تنخواہ مین تھوڑی بہت
کمی نہوئی ہو۔ یون ہی تنخواہ چھٹے مہینے ملا کرتی تھی حکیم گردی مین تو برسون پر
نوبت پہونچنے لگی اور اُسمین بھی کچھ ایسی کاٹ چھانٹ لگائی جاتی کہ دس
والے کو چھ اور چھ والے کو چار مشکل پلے پڑتے۔ بیوون اور یتیمون اور اپاہجون
کی معافیان بیدریغ ضبط کر لین۔ بادشاہ تک اِن سب باتون کی فریادین
پہونچتی تھین جب کبھی پوچھتے تو مسیح الملک یہ سمجھا دیتے کہ حضور والا خزانے
مین ٹکا نہین رہا کروڑون کا قرضہ ہو گیا ہے مین کہتا ہون کہ جسطرح ہو سکے
قرضہ چکا دون دو چار برس مین سب انتظام ہوا جاتا ہی عمر بھر حضور کا نمک کھاتی
رہے اور اِس سرکار کی بدولت ہزارون چین کیے چند روز کے لیے اگر سب
ملکر تھوڑی تکلیف جھیل لین تو حضور بار قرض سے سبکدوش ہوی جاتے ہین
اسپر بھی بادشاہ یہی فرماتے کہ لوگون کو بیدل مت کرو بلا سے میرے مصارف مین

جاتا ہے اور نہین بھرتا تو علم سے۔ حسن آرا۔ کیا کچھ بڑی محنت کرنی پڑے گی۔
اُستانی جی۔ ذرا بھی نہین۔ تھوڑے دنون جب تک تمکو عبارت پڑھنی نہ آئے
البتہ طبیعت اُکتائیگی اور عبارت پڑھنی آئی اُڑ چلین پھر تو تمکو مزہ ملنے لگے گا
اور بے پڑھے تم کو ایک لمحہ چین نہ پڑیگا۔ حسن آرا۔ عبارت پڑھنی کتنے دنون
مین آسکتی ہی۔ اُستانی جی۔ تم ماشاء اللہ ذہین ہو اگر خوب جی لگاکر سیکھو تو
چار مہینے مین۔ حسن آرا۔ آہا اس قدر جلد۔ اُستانی جی۔ اور کیا۔ حسن آرا۔
اچھی تو مجھ کو پڑھنا شروع کرا دیجیے۔ اُستانی جی۔ پڑھنا ابھی جلدی کیا ہی۔ حسن آرا۔
یہ دن ناحق ضائع ہو رہے ہین۔ اُستانی جی۔ تم تو بہت سی برس ضائع کر چکی ہو
چند دن اور سہی۔ حسن آرا۔ اچھی اُستانی جی خدا کے لیے مجھکو پڑھنا شروع کرائیے۔
اُستانی جی۔ اچھی جلدی کیا ہی شروع کرنا چند روز اور مکتب کا رنگ ڈھنگ دیکھو
جب تمکو خوب یقین ہو جائیگا کہ پڑھنا فائدے کی چیز ہے تو پڑھنے کی کیا کمی ہے
مکتب اسی واسطے ہی اور مین اسی واسطے ہون۔ اچھا لڑکیو کسکی باری ہے
اور کونسی کہانی ہے۔ زبیدہ۔ جناب میری باری ہی اور نواب مسیح الملک کی بیٹی کی
کہانی ہی وہان تک ہو چکی ہی کہ جس بدو کی قید مین یہ لڑکی تھی اُسکی بیٹی ضمیران
کا بیاہ قرار پایا اگر ارشاد ہو تو آگے کہ چلون۔ حسن آرا۔ اچھی اُستانی جی للہ سر کے
سے۔ اُستانی جی۔ ہان بی زبیدہ حسن آرا بیگم کی خاطر پھر سرے سے خوب سمجھا
سمجھا کر کہنہ چلو۔ زبیدہ نے کہانی شروع کی

## مسیح الملک ایک نے رحم میر کی حکایت کا آغاز

لال کنوی پر جو نواب بدل بیگ خان ایک مشہور نواب رہتے ہین انکی بزرگون مین کوئی

خوشی کو نے خرخشہ اور پائدار کرے گا۔ آسودگی اور قایم مزاجی اور استغنا
اور سیر چشمی جیسی علم سے حاصل ہوتی ہے نہ دولت سے ہوتی ہی نہ حکومت
سے واری جائیے پڑھنے کے اور صدقے جائیے کتاب کے فرصت کا مشغلہ
دل کا بہلاؤ گھر بیٹھے کی سیر استانی کی استانی اور سہیلی کی سہیلی۔ جو عورتین
پڑھنا نہین جانتین کیسی بری طرح اونکا وقت کٹتا ہے کہ معاذ اللہ۔
اسکی غیبت اسکی بدی مجھ سے لڑ تجھ سے بھڑ یا اٹھو انٹی کھٹو انٹی لے پڑ رہین
پڑھنا آتا ہو تو کتاب ہاتھ مین لی جس ملک کی چاہا سیر کر آئے پڑھنا
حاضرات کا ایک عجیب عمل ہے جسکو چاہا پکر بلایا اور اسی سے باتین کرنے لگے۔
حسن آرا۔ اچھی استانی جی پڑھنے سے یہ کرامت بھی حاصل ہو جاتی ہی۔
استانی جی۔ بیشک۔ دیکھو اب یہ لڑکیان کتابین پڑھتی ہین گویا انکے مصنفون
سے جنھون نے یہ کتابین بنائین ہین باتین کر رہی ہین غرضکہ علم جنت کا
میوہ ہے جسنے کھایا ہے وہی اسکی لذت جانتا ہے کہنے اور بیان کرنیسے
اسکی کیفیت ظاہر نہین ہوتی۔ ہزارون برس پہلے کی باتین ایسی معلوم
ہوتی ہین کہ گویا آنکھون کے سامنے سما بندھا ہوا ہی۔ حسن آرا۔ استانی جی
مجھکو بھی پڑھنا آجائے گا۔ استانی جی۔ تم کو اور تمھاری لونڈیون کو۔
کرتے کی بدیا مشہور بات ہی۔ علم کچھ کسیکی میراث نہین جو کرے گا اسکو
آوے گا۔ حسن آرا۔ کتنے دنون مین۔ استانی جی۔ لوگون نے عمرین صرف
کر دین مگر علم کی تھاہ نہین ملی پڑھتے پڑھتے ایسی چاٹ بڑھتی جاتی ہی کہ انسان
سے صبر نہین ہو سکتا اور رہا نہین جاتا کوئی مزہ ہو کبھی نہ کبھی دل اس سے بھر ہی

یاد تو شاید کسیکو بھی نہین حسن آرا۔ پھر کہین گی کہان سے۔ اُستانی جی
بہت اچھی اچھی کہانیان ایک کتاب مین لکھی ہین پڑھنا ان سبکو آتا ہے
جس کی باری ہوئی وہی کتاب مین پڑھ پڑھکر کہانی کہنے لگی۔

## پڑھنے کی فائدے سنکر حسن آرا کی دل مین شوق کا پیدا ہونا

حسن آرا۔ جسکو پڑھنا آتا ہو وہ کہانیون کی کتاب پڑھ لے۔ اُستانی جی۔
بیشک۔ حسن آرا۔ تو پڑھنا بڑی اچھی چیز ہے ایک پڑھنا آجائے تو سیکڑون
ہزارون کہانیان آجائین۔ اُستانی جی۔ پڑھنے کا یہ تو ایک ادنیٰ فائدہ ہی
سیکڑون فائدے اور بڑے بڑے عمدہ ہین جنسے پڑھا لکھا آدمی مزے
لیا کرتا ہے۔ کہانیون ہی کو دیکھو کہ بعض مرتبہ جی چاہتا ہے کہ کوئی اچھی
سی نئی کہانی کہتا تو سنتے اور ایسا اتفاق پیش آتا ہے کہ یا تو کسی کوئی
کہانی آتی نہین یا آتی ہے تو اوسکو فرصت نہین پس دل کا شوق دل
ہی مین رہجاتا ہے پڑھنا آتا ہو تو کتاب اٹھالی اور بیسیون افسانہ خوان
ہاتھ جوڑے موجود ہوے اور نگوڑی کہانیان بھی کسی فائدے کی گنتی مین ہین
اجی پڑھنا تو وہ چیز ہے کہ اوس سے ہر طرح کی دانائی اور ہر طرح کی ہوشیاری
آتی ہے جنکے منہ پر آنکھین نہین وہ تو ظاہر ہی کے اندھے ہین دل کے
اندھے وہ ہین جنکو علم نہین۔ دنیا اور دین دو ہی چیزین ہین سو علم کے
بدون دنیا بھی اکارت ہی اور دین بھی خراب۔ آدمی کسی حالت مین کیون
نہو علم سے اوسکو فائدہ ہی ہوگا اگر مصیبت مین ہے تو علم اُسکی ایسی
غمگساری کریگا جو کسی دردمند سے نہو سکے اور اگر خوشی مین ہی تو علم اوس

اچھی عقل اور نصیحت اور فائدے کی باتین محمودہ بیگم نے بیان کی ہین کہ مینے
کبھی نہین سنی تھین اور میرا جی انکی باتون سے نہایت خوش ہوا صرف ایک
بات البتہ مین کسی قدر ناپسند کرتی ہون کہ یہ امیرون کی بہت مذمت کرتی
ہین - اُستانی جی - امیرون کی یا اونکے کردار کی حسن آرا - کردار کی مذمت
ہوئی تو امیرون کی ہو لی وہ ایک ہی بات ہی - اُستانی جی نہین اندونون
باتون مین بہت بڑا فرق ہی اگر مطلق امیرون کی مذمت کیجاے تو اوس سے
مطلق دولت کی مذمت نکلتی ہے حالانکہ دولت بڑی قدر و منزلت کی چیز ہی
(یہ سنکر حسن آرا نے محمودہ کی طرف دیکھا) لیکن اگر دولت پاکر آدمی گھمنڈ اور
غرور کرے اور یہ سمجھے کہ وہی سب مین بڑا ہے اور جتنے غریب ہین حقیر اور
ذلیل ہین اور اوسکی ٹہل خدمت کی لیے پیدا کیے گیے ہین تاکہ وہ آپ
ہاتھہ نہ ہلاے اور دوسرونکی محنت سے آرام حاصل کرے اور دولت اوسکو
صرف اوسی کے آرام و آسائش کے لیے دی گئی ہے اور غریبون کو دینا
اور محتاجون کی مدد کرنا اپنا فرض نہ سمجھے تو ایسی دولت دنیا کا جنجال ہے
اور عاقبت کا وبال حسن آرا - مجھکو اسمین چند شبہے ہین - اُستانی جی
مین تمھارے سب شبہون کو انشاء اللہ بخوبی رفع کردونگی لیکن اب وقت بہت
تنگ ہے سب لڑکیان کہانیون کی منتظر ہین - کہانیونکا نام سنکر تو حسن آرا
اور بھی خوش ہوئی اور بیتاب ہوکر پوچھنے لگی اچھی کون کہانیان کہیگا
آپ یا محمودہ بیگم - اُستانی جی - نہ مین اور نہ محمودہ بلکہ جس کی باری ہوگی
حسن آرا - کیا اِن سب لڑکیون کو کہانیان یاد ہین - اُستانی جی -

اور نکمے پڑے رہنے سے دن تیر کرے خدا نے دن کام کے لیے بنایا ہے
رات کیا تھوڑی ہوتی ہی کہ دن کو بھی سویا کرین بہت سونیسے انسان کاہل
اور غبی اور ذہن مٹھا اور کند ہوجاتا ہے آدمی کا وقت بڑی قیمتی چیز ہی فرصت
کا ایک ایک لمحہ بس غنیمت ہی اس وقت مین ہوسکے تو لگ لپٹ کر علم و ہنر
حاصل کرلین کہ جس سے دنیا اور عاقبت دونون درست ہون چنانچہ
ینے رفتہ رفتہ سونا کم کردیا یہانتک کہ اب سبکے پیچھے سوتی اور سب سے پہلے
اوٹھتی ہون اور بنسبت سابق کے مین اپنے تئین زیادہ تندرست بھی پاتی ہون
مگر مکتب کی لڑکیان غضب کرتی ہین گھر بھی انکے چار چار چھ چھ پیسے ڈولی
پر ہین اور اندھیرے منہ یہان آجاتی ہین بس مین شرط لگا رکھی ہی کہ دیکھین
سب سے پہلے کون مکتب مین پہونچتا ہے حسن آرا۔ دیکھیے انشاء اللہ اب مین
بھی ضرور اسکا انتظام کرونگی اور جس طرح بن پڑیگا خدا نے چاہا تو کل کڑھائی
چڑھنے نپائیگی کہ مجھکو یہان پہونچا دیکھنا محمودہ اور حسن آرا آپس مین یہ باتین
کر رہی تھین کہ اتنے مین استانی جی نے آواز دی محمودہ تم تو نئی سہیلی سے
اس قدر جلد بے تکلف ہوئین کہ کون وقتون سی باتین کر رہی ہو ابتک
تمھاری باتین ہونہین چکین پہلے ہی دن ایسا کیا صلاح و مشورہ ہونے لگا۔
محمودہ۔ بیگم صاحب تو نہایت اچھی آدمی ہین دو ہی باتون مین میرا دل انسے
مل گیا مینے انکو اپنی گڑمیان دکھائین مرآۃ العروس چند پند وغیرہ سی محنت شعاری
اور صبح خیزی کے فائدے سنا لئے۔ استانی جی۔ تم نے ایسی ایسی باتین
کرکے حسن آرا بیگم کو کہین ناخوش تو نہین کیا حسن آرا۔ استانی جی ایسی ایسی

شروع ہوتے ہین تو مجھکو خیال ہوتا ہے کہ آج بڑا پکّا وعدہ کر چکی ہون ابھی
سے سور ہونگی تو لوگ چھیڑینگے اور اِس شرمندگی کے مارے جی مضبوط کرکے
تھوڑی دیر سنبھلی بھی رہتی ہون مگر جب نیند آکر گھیرتی ہے تو نہین بیٹھا جاتا ہین
پلنگ پر جھکی اور اِدھر سے آما جان بولین اُدھر سے آیا جان لیکن اِنکی بات
پوری بھی نہین ہونے پاتی کہ بندی لیٹتے کے ساتھ خراٹے لینے لگی میرے
لیٹے پیچھے جو کچھ یہ لوگ کہتے سنتے ہون مجھکو مطلق خبر نہین ہوتی۔ محمودہ۔ اگر
آپ دل سے نیند کا گھٹانا چاہین تو کچھ مشکل بات نہین مین آپکو بہت سہل تدبیر
بتا سکتی ہون حسن آرا۔ ہان اِس نظر سے کہ گھر بھر مجھکو سونیکے واسطے چھیڑا
کرتا ہے مین بھی چاہتی ہون کہ زیادہ نہین تو سبکے ساتھ سوون اور اوٹھ بیٹھون
محمودہ۔ دو باتون کا التزام کیجیے اوّل تو یہ کہ نیند کو بھلانیکے لیے کچھ مشغلہ
چاہیے کہ طبیعت اوسمین مصروف ہو جائے دوسری یہ کہ جو شخص سویرے اوٹھنے والا
ہو اوسپر تاکید کر دیجیے کہ جس طرح ممکن ہو جھنجھوڑ کر پانی کے چھینٹے دیکر آپکو ہوشیار
کر دیا کرے اور اوٹھتے کے ساتھ آپ منہ ہاتھ دھو طبیعت کو سنبھال کسی
کام مین لگجایا کیجیے اول اول آٹھ دس دِن خلاف عادت سویرے اوٹھنے سے
ایک خفیف سی گرانی سر مین معلوم ہوگی مگر پھر عادت ہو جائیگی خود بخود آنکھ
کھلنے لگے لگی اور گرانی سر بھی موقوف ہو جائیگی بلکہ سویرے اوٹھنے سے صبح
کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھاکر مزاج ایسا باغ باغ ہو جائیگا کہ دِن بھر طبیعت
بحال رہا کریگی مین بھی بلا کی سونے والی تھی مُردون سے شرط باندھکر سوتی اُستانی جی
ہر روز مجھ کو نصیحت کیا کرتین کہ دنیا مین اِنسان اِسواسطے نہین آیا کہ سوئے

- محمودہ - میٹھے سموسے شہر بانو ایسے بناتی ہین کہ سبحان اللہ -

## صبح خیزی

حسن آرا - مگر سویرے تڑکے تو مین نہین اٹھ سکتی مین تو کوئی پہر دن چڑھے سوکر اوٹھتی ہون - پہر دن چڑھے کا نام سنکر محمودہ نے اختیار ہنس پڑی محمودہ - کیا ہر روز آپ پہر دن چڑھے اوٹھا کرتی ہین حسن آرا - ہر روز محمودہ - سوتی آپ کس وقت ہین حسن آرا - سر شام - محمودہ - بلا کی نیند آپ نے بڑھا رکھی ہی حسن آرا - مین نے بڑھا رکھی ہی - نیند بھی کوئی اپنے اختیار کی بات ہی - میری آنکھین تو کچھ دن رہی سے بند ہونے لگتی ہین اماجان کھانیکے واسطے مجھکو بہلاتی رہتی ہین جب دیکھتی ہین کہ یہ سوئی ہی جاتی ہی تو ناچار کھانا کھلوا دیتی ہین - پہر دن چڑھے بھی میری آنکھ آپ سی نہین کھلتی سوتی کو زبردستی اوٹھا بٹھاتی ہین کچی نیند جو جگا دیتی ہین تو گھنٹون نیند کا خمار رہتا ہے اسی واسطے دوپہر کو پھر کوئی دو چار گھڑی کے واسطے سو رہتی ہون - دوپہر کے سونیکا نام سنکر محمودہ پھر ہنسی اور کہنے لگی کہ اگر آپکو جی بھر کر سونے دیا جاے تو شاید آپ رات دن سویا ہی کرین -

حسن آرا - کیا بتاؤن نیند کمبخت ایسی لوٹ پڑی ہی کہ کسی طرح مجھکو سونے سے سیری ہی نہین ہوتی گھر بھر مجھکو چھیڑا کرتا ہی اور چاہے کوئی بیماری ہو اباجان ہمیشہ کہا کرتے ہین کہ تمامتر سونیکا فساد ہے مگر کیا کرون نیند پر قابو نہین چلتا ہر روز ارادہ کرتی ہون کہ آج سے کم سوؤن مگر جب وقت آتا ہی تو نیند کے غلبے سے ایسا جی خراب ہونے لگتا ہے کہ کچھ بن نہین پڑتی نیند کے آثار

بڑی محنت کی کام اگر وہ نہ بھی کرے تاہم ہزارون چھوٹے چھوٹے کام ایسے ہین کہ
نے زحمت اونکو کرلے سکتا ہے ایسے کامون مین آپ نہ ہلنا اور ہمیشہ
نوکرون اور خدمتگارون کا محتاج رہنا بڑی بری بات ہی ایک تو انسان
آلکسی ہوجاتا ہی آرام طلبی کی عادت چپکے چپکے بڑھتی جاتی ہی۔ دوسرے
کیسا ہی چھوٹا کام ہو آدمی اپنی مرضی کے موافق جیسا اپنے ہاتھ سے کرسکتا ہی
نوکر کتنا ہی سلیقہ منداور مزاج شناس کیون نہو کبھی نہین کرسکتا مینے تو اپنا
یہی قاعدہ رکھا ہے کہ لکھنے پڑھنے سے جتنا وقت بچتا ہی اوس مین کچھ
کچھ کام کیا کرتی ہون دو برس ہوی کہ مین اپنے کپڑے اپنے ہاتھ سے سیتی
اور قطع کرلیتی ہون پکانے مین بھی بہت ربط ہوگیا تھا اب تین چار مہینے
سے ذرا کم ہوگیا ہے پھر بھی گوشت مین ہی بگھارتی ہون اور گھر مین جو
کوئی نئی چیز پکے تو مین ہی پکاتی ہون۔ حسن آرا۔ آہا تمکو پکانا بھی آتا ہی۔
محمودہ۔ آتا کیا ہے خیر غریبا منو بھون بھلبس لیا استانی جی کی مہربانی سی
ایک آدھ چیز ذرا اچھی بننے لگی ہے اور مجھپر کیا منحصر ہے مکتب کی سب
لڑکیان جانتی ہین سب لڑکیون نے ساجھا ملایا ہے کل کڑھائی چڑھے گی
سامان آیا رکھا ہے تلی تو ابھی جاتی استانی جی نے کہا دن کے وقت گرمی
بہت ہوتی ہی سویرے تڑکے دھوپ نکلتے نکلتے تل تلاکر فراغت ہوجاؤ
سو کل آپ بھی سیر دیکھیے گا۔ حسن آرا۔ سموسے بھی تلنے آتے ہین۔ محمودہ
انشاء اللہ ایسے سموسے تلکر کھلاؤن نرم اور خستہ پتلے پرت کہ آپ بھی پسند کرین مگر
یہ فرمائیے کہ میٹھے سلونے سادے یا قیمہ بھرے۔ حسن آرا۔ میٹھے

محنت ہی کا سبب ہی مگر یہ تو فرمائیے کہ جو کام لونڈیون کے کرنے کے ہین
ہم کیونکر کرنے لگین۔ اول تو ہو نہین سکتے اور جو جان مار کر ایک آدھا کام
کیا بھی تو اپنے ہی کنبے والے حقیر سمجھنے لگین۔ محمودہ۔ ہو سکنے اور نہو سکنے کی
کچھہ نپوچھیے آدمی کے برابر سخت نہین اور آدمی کے برابر کوئی چیز نرم
بھی نہین۔ ہمین جیسی عورتین ہین جو چکّی پیستی ہین اور وہ وہ کام کرتی ہین جو
شہر کے بعضے مردون سے نہ ہو سکین اور یہی عورتین ہین جنکو اپنی ہی جان
دوبھر ہے کام کا کیا ذکر اور محنت کا کیا مذکور۔ جیسی عادت ڈالو ویسی
ہی پڑ جاتی ہے۔ اور کنبے والونکے حقیر سمجھنے کی تو کوئی وجہ نہین نوکر
چاکر ہوتے سلتے اپنے ہاتھون کام کرنے سے تو میرے نزدیک لوگون کی
نظرون مین اور عزت زیادہ ہونی چاہیے۔ کتنی خوبی کی بات ہی کہ کُنبل کو نوکر
خدمت کو لونڈیان ہون اور اپنے ہاتھون کام کرنا آدمی عار نہ سمجھے۔ اُستانی جی
کو دیکھو ماما بھی ہے اور پیر کے کام کو بھی ایک عورت نوکر ہے۔ آپی لڑکیان مکتب مین
بیٹھتی ہین جھوٹون بھی کہین تو سچّون کام کو دوڑین مگر پانی تک آپ اُٹھ کر
پیتی ہین یہ بات خدا کو کیسی بھلی لگتی ہو گی کہ دیکھو ہم نے اِس بندے کو
ایسا بڑھایا اور ایسا نوازا کہ اِسی کے ہمجنس اِسکی خدمت اور تابعداری کو
دیے مگر یہ کیسا نیک بندہ ہے کہ اسکو غرور چھو نہین گیا یہ اپنے تئین اُسی طرح
ناچیز سمجھتا ہے۔ حسن آرا۔ بھلا جو کام اپنے سے ہو ہی نسکے تو آدمی کیا کرے۔
محمودہ۔ اسکا جواب مین ابھی دے چکی ہون کہ جو کام دوسرے آدمی کرتے ہین
ہر ایک آدمی کر سکتا ہے مگر خیر دنیا مین خدا جسکو دولت ثروت دیوے

رات کو شش کرتے ہین کہ گھڑی دو گھڑی کو آرام سے سو رہین مگر نیند ہے
کہ ذرا کھٹکا ہوا اور کوسون دور۔ مجھکو اس ہمسائی کا حال دیکھکر بڑی حیرت
ہوا کرتی ہے ایک دن کا مذکور ہے کہ مین گرمی کے مارے رات کے
وقت کوٹھے پر گھبرائی گھبرائی پھر رہی تھی دیکھتی کیا ہون کہ ہمسائی کے
پانچون بچے ایک کے اوپر ایک نہ بچھونا ہے نہ تکیہ نہ پنکھا کھری چارپائی
پر مرنے مین پڑے خرّاٹے لے رہے ہین چھ برس میرے بیاہ کو ہوئی میرے
منہ مین خاک مینن نے تو کسی دکھہ یا بیماری کی شکایت ہمسائی سے نہین
سُنی فصل بدلنے کو ہوتی ہے تو قاعدہ ہے کہ اچھے بھلے آدمی کو بھی دو چار
دن کے لیے بخار ہی آجاتا ہے مگر ماشا اللہ نہین آتا تو ہمسائی اور ہمسائی
کے بچون کو۔ یہ تو غریبی ہے کہ چولھا کبھی دو دو وقت نہین سلگتا مگر بچون
کو دیکھو چونچال تو انا بھلا یہ چھوٹی لڑکی تمھارے عندیے مین کتنے برس کی
ہوگی۔ مین۔ کوئی دس برس کی۔ اُستانی جی۔ میرا جو تھا جا لا تھا میرے
آنے پر ہوئی ہے خیر سے چھ برس پورے ہو چکے ساتوین مین لگی ہے ماشا اللہ
کیا اچھا اوٹھان ہے محمودہ دیکھو تم سے بھی نکلتی ہوئی ہے حسن آرا۔ یہ بات
بہت ٹھیک ہے ہمارے گھر بھی لونڈیون اور نوکرون کا یہی حال ہے کھا کھا کر
ایسے موٹے ہوئے ہین کہ پہچان نہین پڑتے۔ محمودہ۔ بھلا کیا سبب ہے کہ
آپ لوگ گھر کی مالک مختار خدا کا دیا سب کچھ موجود سب کچھ میسر اور بدن
پر دیکھو تو بوٹی نہین۔ لونڈیان لاکھ چوری کرین پھر بھی گھر والیون کی
برابری نہین کر سکتین۔ حسن آرا۔ البتہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ کچھ

نصیب نہین ہوتا پھر کتنے قوی اور مضبوط کیون ہین ۔

ایک دن مینے اُستانی جی سے پوچھا تو اونھون نے کہا کہ یہ سب زور اور شور ہوتا اور سارا بل محنت کا ہے ہم لوگ دن رات احدیون کی طرح نکمے پڑے رہتے ہین کھانا جیسا کھایا ویسا ہی پیٹ مین رکھا رہا نہ ہضم درست ہے نہ کھل کر بھوک لگتی ہے سدا کے روگی ہمیشہ کے دُکھیا کبھی قبض کبھی پیچش آئے دن آدمی حکیم کے یہان موجود علاج کی عادت دوا کا معمول ہم لوگون کے مزاج ہین کہ چھوئی موئی کے درخت ہین ذرا ٹھیس لگی اور کملا کر رہ گیا کوئی موسم ہو ہم کو کچھ نہ کچھ شکایت ضرور رہتی ہے گرمی ہے تو کہین درد کے مارے سر پھٹا پڑتا ہے آنکھین جلتی ہین ہتھیلیون اور تلوون سے آگ نکلتی ہے یون ہی عمر بھر بھوک کو روتے ہے گرمیون مین رہی سہی بھی گئی گدری ہوئی نہ برف اور شورے کے پانی سے تسکین ہوتی ہے نہ انار اور فالسے اور عناب اور نیلوفر کے شربتون سے تسلی برسات آئی تو مکھیون اور مچھرون کے واسطے وہ وہ اہتمام ہو رہے ہین کہ گویا کسی بادشاہ کے ملک پر غنیم چڑھ آیا پوروا ہوا کے سبب قوت ہاضمہ بالکل معطل ہیضہ کا درد صبح کو شانون مین تھا تو دوپہر کو کمر مین اور شام کو پنڈلیون مین جاڑا آیا تو زکام اور کھانسی اور نزلے کو ساتھ لایا آپ سر ہے کہ کہے مین نہین ایک آرام طلبی نے ہمکو سب نعمتون کے مزے اور سب آسایشون کی لذت سے بے نصیب کر رکھا ہے کھانے مین لاکھ لاکھ تکلف کیے مگر وہ ذائقہ نہ ملا جو غریب آدمیون کو سوکھی روٹی اور نمک مرچ کی چٹنی مین ہر روز میسّر ہے نیند سدا اُچاٹ رہی دن اور

کیا ہون کہ ہمت کی چھوٹی بہن کوئی دس برس کی ایک بڑا ٹوکرا سر پر رکھے آگے آگے اور بی ہمسائی پیچھے پیچھے چلی آتی ہین۔ نگوڑی لڑکی کو دیکھکر تو مجھکو بہت ہی ترس آیا۔ مجھکو نہین معلوم تھا کہ یہ کیا لائی ہے لیکن بینے جلدی سے دوڑ دروازے سے ٹوکرا اُتروالیا دیکھون تو نہر کی گیلی مٹی ہے۔ بینے کہا اری تجھکو خدا کی سنوار یہ تو نے کیا غضب کیا نگوڑی اتنا بوجھ۔ اتنے مین ہمسائی بھی آپہونچی اور مین اُس سے لڑنے لگی کہ ہمسائی ذرا تمھارے دل مین رحم نہین اس لڑکی کی بساط دیکھو اور اتنا بوجھ گھر سے یہانتک لانا دیکھو۔ لڑکی ایسی ہی دوبھر ہے تو بلا سے نگوڑی کو ایک دن زہر دیکر سُلا رکھو۔ واہ کوئی سوتیلی مان بھی ایسا نکرتی ہوگی۔ ٹوکرا بینے اُتروایا تھا ایسا بھاری بوجھل پتھر تھا کہ آدھی ہی دور پر ہاتھ سے چھوٹ پڑا۔ نہر کی گیلی مٹی خدا کی پناہ لوہا بھی ہلکا ہوتا ہے میرا تو اتنی ہی دیر مین دم پھول گیا بینے تو کس شد و مد سے ہمسائی کو الزام دینا چاہا تھا لیکن ہمسائی نے سرسری طور پر یہ کہکر ٹال دیا کہ بیوی ہم غریب آدمی ہین اور یہ غریب گھر کی بیٹی ہے ہمکو تو رات دن بوجھ اُٹھانے گذرتی ہے مٹی کی ٹوکری کی کیا حقیقت ہے یہ تو اکیلی چارپائیان اُٹھا لاتی ہے پرسون رہائی کے لیے چکی کا پاٹ دروازے پر خمرے کو دے آئی تھی ہمارے بچے امیرزادون کی طرح نازک جان اور نازک بیگم اور نہین خانم ہون تو ایک دن بھی کام نہ چلے۔ ہمسائی کی یہ بات سنکر مجھکو ایسی ندامت ہوئی کہ پسینے پسینے ہوگئی اور جی مین سوچی کہ الٰہی کیا بات ہے اِن لوگون کو پیٹ بھر کھانا تو

ہمسائی۔ کیا اور پیسنے نہ دو گی۔ اُستانی جی نے کتاب دیکھکر کہا نہین
ابھی ضرورت نہین چار پانچدن کا آٹا ہے برسات کے دن ہین جہان ذرا
دیر ہوئی آٹے مین سُرسُریان پیدا ہو جاتی ہین تلخی نے لگتا ہے۔ ہمسائی
نان بی بی پیسنے تو دی ہی دو۔ اُستانی جی کمبخت ایک دن تو آرام
لیا کر یہ بلا کی گرمی پڑ رہی ہے تیرا جی نہین گھبراتا۔ ہمسائی۔ کیا کہون کچھ
ایسی عادت ہو گئی ہی جسدن پیسنا نہین ملتا تمام بدن دُکھا کرتا ہے اور کھانا
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چھاتی پر دھرا ہے خالی بیٹھے کچھ ایسی آلکسی معلوم ہوتی
ہے کہ جی نہین لگتا۔ محمودہ۔ مینے اپنے جی مین کہا یہ دیکھو مصیبت کی کیا کیا
کچھ شکایتین ہو رہی ہین۔ اُستانی جی۔ پیسنے کو تو دون مگر ہمسائی گیہون
جُھکتے ہوئے دیتی ہون آٹا اُڑتا ہوا کیون ہوتا ہے۔ ہمسائی۔ گیہون
سیلھے ہوئے تھے پہلے ہی گلّے مین دَلیا نکلنے لگا تو مینے ذرا آنچ دِکھا لی تھی
نہین مین تو باہر ہوا مین بھی نہین بیٹھتی دالان کی اندر پیسا کرتی ہون جہان
ہوا کا گذر نہین۔ اُستانی جی۔ کیا بتاؤن کئی دن سے راہ دیکھتی ہون کوئی
گدھے والا گلی مین بولے تو دو بورے مٹی لے لون دالان بھی لیپ جائے
اور چولھے بھی ٹوٹ گئی ہین پھر سے لیپ پوت ہو جاتی ہوتی تو مین تم سے
چولھے بنوا لیتی۔ ہمسائی۔ مٹی کا ملنا کیا مشکل ہے ہمت باپ کی پاس تھوڑی دیر
مین روٹی لیکر جائیگا اُدھر سے ایک ٹوکرا مٹی بھی بھر لائیگا نہر کی
مٹی چکنی اور پائدار بھی ہوتی ہی۔ اُستانی جی۔ اگر مٹی آجائے تو کل پسائی کی
بدلے یہی کام کرو۔ ہمسائی۔ دعائین دینے لگی۔ تھوڑی دیر کے بعد دیکھتی

ہمسائی کے بیٹے کا نام ہی

آپ کو اور اُستانی جی کو اُنکی آسودگی پر رشک ہی۔
محمودہ۔ پہلے مجھکو بھی اُستانی جی کے کہنے پر اچنبھا ہوا تھا مگر مدتون مین ہمسائی اور اُسکے بچون کی حالت پر غور کرتی رہی خیر کو مینے بھی سمجھا کہ اُستانی جی سچ کہتی ہین۔ سوچنے سے یہ معلوم ہوا کہ جسمانی آرام اور جسمانی تکلیفین سب عادت پر موقوف ہین۔ جسکو محنت کی عادت ہی وہ اُسی مین ایسا خوش رہتا ہے کہ ہم نکمے پڑے رہنے مین ہرگز وہ خوشی حاصل نہین کر سکتے۔ یہی ہمسائی مینے دیکھا ہے کہ برسات کی چپچپی گرمی پڑ رہی ہے اور ہوا بند ہے کہ پتّا تک نہین ہلتا مین باہر صحن مین کھڑی برابر پنکھا اپنے تئین ہلائے جاتی ہون اور بدیون پسینا نکلا چلا آتا ہے دم بولا بولا اُٹھتا ہی اور خدا سلامت رکھے بی ہمسائی ہین کہ دالان کے اندر کیلی چکی پیس رہی ہین اور مینے کان لگا کر سُنا تو معلوم ہوا کہ آپ خیر سے ایسی خوش ہین کہ مزے مین کچھ گا بھی رہی ہین مجھکو پہلے تو شبہہ ہوا کہ اِس حالت مین اسکو کیا خاک گانا سوجھا ہوگا لیکن جب مین نے کھڑکی مین سے آواز دی تو نہایت ہشاش بشاش ہو کر بولی کیا ہے بٹیا اُستانی جی سے کہو دو چار گلے اور رہ گئے ہین آٹا مین اب لائی کے لائی۔ ایسی کراری آواز سے جواب دیا کہ کوئی بات تکلیف کی معلوم نہوئی تھوڑی دیر بعد دیکھتی کیا ہون کہ آپ آٹا لیے ہنستی چلی آتی ہین آتے کے ساتھ باٹ ترازو لے آٹا تولا چھانا مٹکے مین بھرا اُستانی جی نے کہا ہمسائی آٹے کا مٹکا خوب اچھی طرح ڈھک دیا یا نہین۔ ہمسائی۔ ہان بی بی بڑا طباق ڈھک اوپر سے پنسیری رکھدی ہے۔ اُستانی جی۔ اچھا رخصت۔

کہ سب لوگ بھاگ کر سلطان جی مین جارہے تھے روپے کا سیر بھر آٹا ملاش کرتے تھے اور نہین ملتا تھا دن بھر مردوے روپیہ لیے لیے پھرتے تھے اور شام کو ہار کر خالی ہاتھ چلے آتے تھے۔ غدر کے سبب سد کا باہر سے آنا بالکل بند تھا گاؤن والون کے پاس جو رسد تھی وہ کہتے تھے کہ روپیہ لیکر ہم کیا کرینگے گھر مین تھوڑا بہت اناج رکھا ہے تو بال بچون کا سہارا تو ہے۔

حسن آرا۔ البتہ اگر ایسا اتفاق پیش آجائے تو روپیہ محض نکما ہے مگر کیا روز غدر ہوتا پڑا ہے یہ بھی خدا جانے کیا بات تھی آتو جسکے پاس دولت ہی وہی آسودہ ہے

## ایک غریب خاندان کی آسودہ زندگی کی مثال دیکر یہ ثابت کرنا کہ تکلفات موجب زحمت ہین اور آرام طلبی باعث کلفت محمودہ۔

دولت سے ہرگز ہرگز آسودگی حاصل نہین ہوتی استانی جی اسی ہمسائی کا حال دکھا دکھا کر مجھکو سمجھایا کرتی ہین کہ دیکھو کیا آزاد اور آسودہ زندگی اسکی ہے ایک آپ ہے ایک میان ہے اور چار پانچ بچے ہین تو بہت چھوٹے چھوٹے ہین کچھ کام کاج کرنے جوگ نہین میان کہین نہر پر مٹی ڈھویا کرتا ہے آپ پسائی کا بیسیتی ہے مکان مین جاکر دیکھو تو نہ تخت ہے نہ فرش شاید ٹوٹی ٹوٹی تین چارپایون کی چارپائیان ہین بے تکلف کھری چارپائیون پر سب سوتے بیٹھتے ہین برتنون مین مٹی کے گھڑے مٹی کی ہنڈیا مٹی کے پیالے اور رکابیان اور لکڑی کی ڈوئی اللہ اللہ خیر صلا ح۔

حسن آرا۔ یہی آزاد اور آسودہ زندگی ہے۔ خدا دشمن کو بھی یہ عیش نہ دکھائے۔ دنیا مین اس سے بڑھکر اور کیا مصیبت ہوگی وہ اپنی جان سے ہلاک ہے

ہر ایک چیز کا عوض ہو سکتا ہے تو جسکے پاس روپیہ ہے گویا وہ ہر ایک چیز کا
مالک ہے اور ہر ایک چیز اُسکے اختیار مین ہے تو ضرور روپیہ بڑی قدر و منزلت
کی چیز ہے اور روپیہ والون کو جتنا ناز اور جتنا گھمنڈ ہو سب بجا اور درست ہے۔
محمودہ۔ گھمنڈ کی تو کوئی وجہ مین نہین باقی روپیہ بیشک چیز کا بدل ہے
مگر خود اُس چیز کا کام نہین دے سکتا مثلاً فرض کرو کہ ہمکو ایک جوتی
کی ضرورت ہے تو دو باتین ہین ایک یہ کہ جوتی درکار تھی اور جوتی موجود ہے
اور دوسری یہ کہ جوتی تو موجود نہین مگر روپیہ ہے جسکے بدلے ہم جوتی مول
لے سکتے ہین یہ دونون باتین غور کیجیے ہرگز یکسان نہین پھر بھی روپیہ والے
کو اتنی حاجت باقی ہے کہ روپیہ لیکر بازار جائے اور جوتی مول لائے
فرض کیجیے کہ جوتی نہ ملی یا ملی اور قیمت نہ ٹھہری تو آخر روپیہ والا مجبور
رہے گا یا نہین۔ اور یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ جب روپے والا جوتی
لینے جاتا ہے تو یہ جوتی کا محتاج ہے مگر جوتی والا حقیقت مین روپے کا
محتاج نہین بلکہ وہ اُس چیز کا محتاج ہے جسکے بدلے جوتی کی قیمت
خرچ کرے گا غرضکہ روپے والا زیادہ محتاج ہے اور اگر زیادہ نہین تو
جوتی والے کے برابر سہی پھر اُسکو گھمنڈ کس بات کا ہے۔ ایک چیز کا
یہ خواہش مند ہے یعنے جوتی کا اور دوسری چیز یعنے روپے کا دوسرا۔
حسن آرا۔ لیکن روپے کے بدلے ہر وقت چیز میسر آسکتی ہے۔ محمودہ۔
یہ غلطی ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پیسے کی جگہ دودھ دینے کو موجود ہین اور چیز
نہین ملتی میری امّا جان کبھی غدر کے حالات بیان کیا کرتی ہین

بگڑنہ گئی۔ سنار۔ کیون۔ جولاہا۔ وہ لڑکا بڑا خراب نکلا چور جواری بھانگ
پیتا ہے۔ سنار۔ کچھ تم کو گہنا بنوانا ہے۔ جولاہا۔ ابھی تو نہین جب پھر
لسبت نا تہ ٹھہرے گا دیکھ لیا جاے گا۔
غرضکہ پھر بیچارے موچی کی جوتی اینڈکی اینڈ رہ گئی۔ جب ہر ایک شخص
کو ایسی دقت پیش آنے لگی تو سب نے ملکر یہ تجویز کی کہ چیز کا مبادلہ چیز سے
ٹھیک نہین ایک ایسی چیز ٹھہراؤ کہ ہر کوئی ہر ایک چیز کے بدلے اُس کو
لے لیا کرے۔ موچی اپنا بنایا ہوا جوتا اُس کی عوض دیا کرے سنار اپنا گھڑا ہوا
زیور جولاہا اپنا بُنا ہوا تھان تب سکہ چلا۔ پہلے لوہے کا سکہ تھا اور ایسا
بھاری تھا کہ شاید سو روپے کی مالیت کے واسطے چھکڑا بھر ابوجھ ہوتا تھا
پھر تانبے اور چاندی اور سونے کے سکے چلے۔ کہتے ہین کہ کسی ملک مین
چمڑے کا روپیہ چلا تھا اُس مین بھی سونے کی کیل تھی اب انگریزون نے
وہ انتظام ٹھہرایا ہے کہ کاغذ کا سکہ چلاتے ہین ایک ورق کا غذ دس ہزار
لاکھ روپے کا ہوتا ہے جتنا روپیہ کاغذ مین لکھا ہے جہان چاہو بھنا لو
نہ بٹہ ہے نہ دستوری پس روپیہ اپنی ذات سے کسی کام کا بھی نہین نہ اُسکو
نان خطائی کی طرح کھاتے نہ اُسکا ہار بنا کر گلے مین پہنتے ہین مگر جو چیز چاہو
روپے کے بدلے البتہ لے سکتی ہو پس حقیقت مین درکار ہوتی ہے وہ چیز
اور روپیہ اُسکے حاصل کرنے اور بہم پہونچانے کا ایک ذریعہ ہو جاتا ہے۔
یہ حقیقت ہے اِس روپیہ کی جسپر امیرون اور دولتمندون کو اس قدر ناز ہے
حسن آرا۔ کیا ہی اچھی بات آپ نے مجھکو بتائی مگر یہ تو فرمایئے کہ جب روپیہ

کم چلے تو اُلٹی میرے سر مارنا مگر مجھکو گاڑھے کا ایک تھان چاہیے آٹھ سیر نہ ہو
تو چھ سیر پون گز کا نپھا۔ جولاہا بولا کہ چودھری جوتی تمھاری سرس اور
تھان بھی جیسا تم چاہتے ہو موجود سوت بھی گول ہے راچھ بھی نپھی دار ہے
خوب ٹھوک ٹھوک کر بُنا ہے ماڑی کا نام نہین مگر وہ پہلی جوتی جو تم نے
بنا دی ہے ابھی تک بنی ہے۔ موچی۔ ارے شیخ جی تین برس کی جوتی ابتک
جوہالا۔ کیون دن بھر تو کارگاہ مین بیٹھا رہتا ہون آٹھوین دن کبھی بیٹھ جانے کا
اتفاق ہوا جوتی پر ایسی زد کیا پڑتی ہے دوسرے بھائی مین غریب آدمی
ہون پاؤن بھی ہولے ہولے رکھتا ہون۔ موچی بیچارہ نا امید ہو کر چلا آیا
اور پہونچا سنار کے پاس کہ کیون لالہ تم کو جوتی کی ضرورت ہے۔ سُنار۔
ہان بھائی اچھے آئے دس دن سے ننگے پاؤن پڑا پھرتا ہون اور اُس کے
بدلے زیور بھی وہ بنا کر دون کہ تمام برادری مین کسی کے یہان نہ نکلے۔
موچی۔ اجی ساہ جی کہان ہم اور کہان زیور مجھکو دیکھو کہ چیتھڑے لگائے
پھرتا ہون گھر مین بچون کے پاس ٹوپی تک نہین گھر والی پیوند گانٹھتے
گانٹھتے ہار گئی کپڑے کی ضرورت ہی۔ سنار۔ کپڑے کی ضرورت ہی تو شیخ نمازی
کے پاس جاؤ۔ موچی۔ گیا تھا اُسکے پاس جوتی موجود ہے۔ سُنار۔ چلو
دیکھین شیخ نمازی کو کچھ گہنا بنوانا ہو سنا تھا کہ بیٹی کا بیاہ کرنے والا ہے
تو مین اُسکو گہنا بنا دون گا تم مجھکو جوتی دینا اور مین اُس سے تھان لے کر
تم کو دیدون گا۔ اب سُنار اور موچی دونون پھر جولاہے کے پاس گئے۔
سنار۔ شیخ جی کہو بیٹیا کا بیاہ کب کروگے۔ جولاہا۔ چودھری وہ بات تو

کپڑے جو اب اس زمانے مین ایسے سستے ہین کہ ہر ایک غریب آدمی کو بھی میسّر آجاتے ہین پہلے انکا نام بھی کسی نے نہین سُنا تھا جانورون کے چمڑے اور ڈھاک وغیرہ کے پتون سے بدن کو ڈھانکتے اور عالیشان محلون کی جگہ درختون کی چھاؤن اور پہاڑون کی کھوؤن مین پانی اور سردی گرمی سے پناہ لیتے۔ جون جون دنیا کی عمر زیادہ ہوتی گئی آدمی اپنے آرام کے لیے نئے نئے پیشے اور نئی نئی چیزین ایجاد کرتے گیے۔ یہ تو ممکن نتھا کہ ایک آدمی ہر ایک طرح کا کام آپ اکیلا کر لیتا اور ہر طرح کی چیز آپ بنا لیتا اِس سبب سے کسی نے ایک کام لیا اور کسی نے دوسرا کوئی کھیتی کرنے لگا کوئی لوہار بنا کوئی بڑھئی کوئی سُنار کوئی جولاہا کوئی موچی اسکا یہ مطلب تھا کہ کھیتی والا سب کے لیے کھانے کا غلہ پیدا کرے لوہار چاقو مقراض وغیرہ لوہے کی چیزین بنائے بڑھئی ہل چارپائی چوکی کرسی وغیرہ لکڑی کی چیزین سُنار زیور گڑھا کرے جولاہا ہر قسم کے کپڑے بُنے اور آپس مین ضرورتون اور چیزون کا مبادلہ کر لیا کرین۔ چندے اسی طرح بے روپیہ نے سکہ دنیا کا کام چلا مگر آخر کار مشکلین پیش آنے لگین جسکو کتاب والے فی یون لکھا ہے کہ اب فرض کرو کہ مثلاً موچی کو کپڑے کی ضرورت ہوئی اور وہ ایک بہت طرحدار جوتی بنا کر جولاہے کے پاس لے گیا گرون کا دانہ دار چمڑا بھی ہوئی نوک کھڑی ہوئی ایڑی کیمخت کے پان اونچی دیوارین کمایا ہوا تلا بخیے کی دوخت اور کہا کہ دیکھو تو شیخ جی کیا جوتی بنا کر لایا ہون کیچڑ مین پھرو پکی سڑک پر دوڑو نہ تلا گھسے گا نہ صورت بگڑے گی بھراؤ کا کام نہین برس روز سے

حاضر ہوتے ہین روپیہ ہو تو گھر بیٹھے دنیا بھر کا سامان لے لو اور نوکر تو ایک صبح رکھو ایک شام - مین تو یہ جانتی ہون کہ دولت بڑی چیز ہے جسکے پاس دولت ہے وہ کسیکا محتاج نہین اور تمام دنیا اُس کی محتاج ہے -

محمودہ - آہا بیگم صاحب آپ بڑی غلطی کرتی ہین بھلا اگر لوگ آپ کی دولت کی قدر نکرین اور کوئی روپے کا خواہان نہو تب آپ کیا کیجیے - یہ سنکر تو حسن آرا چپ ہوئی اور سوچکر کہا تو یہ کہا کہ ایسی صورت مین سوائے مر رہنے کے اور کیا تدبیر ہے کام کاج ہم سے کچھ ہو نہین سکتا اور فرض کیا کہ اپنے اوپر جبر سہا اور آپ اُٹھکر پانی پی لیا بچھونا اپنے ہی ہاتھون کر لیا تب بھی کھانا پکانا تو ممکن نہین اور مانا کہ کوئی سیدھا سادھا کھانا بھی مر گر کر پکا لیا کیونکہ مینے سنا ہے کہ اماجان سوتیان اور خشکا اُبال لینا جانتی ہین مگر ضرورت کی اور ہزارون چیزین ہین کپڑا کون بُنے گا زیور کون گھڑے گا - لیکن کیا ایسا بھی ممکن ہے کہ دولت کی قدر روپے کی خواہش نہو - محمودہ - بیشک ممکن ہے بہت دن ہوے مجھکو اُستانی جی نے ایک کتاب پڑھائی تھی اُسمین لکھا تھا کہ ابتداء دُنیا مین بہت مدت تک اشرفی روپے پیسے کا چلن کچھ بھی نہ تھا اُس زمانے مین لوگ کھیتی کے کام سے بھی ناواقف تھے اور جس طرح اب ہر طرح کا غلہ اور انواع و اقسام کی ترکاریان اور میوے اور پھل پھول لوگ محنت کر کے زمین سے پیدا کرتے ہین اُن دنون کچھ بھی نہین جانتے تھے سمندر کی مچھلیان اور جنگل کے جانور مار لاتے اور انھین کے گوشت سے اپنا پیٹ بھر لیتے یا جنگل مین جو ساگ پات از خود جم اُٹھتا ہے جانورون کی طرح اُسکو کھا لیتے یہ زرق برق اور تکلف کے

حسن آرا۔ ہان لیکن ایک مجبوری کی تکلیف جس پر اپنا بس نہین اور ایک اپنے ہاتھون آفت مول لینا بھلا کیا ضرور ہے کہ بیٹھے بٹھائے مین اپنی انگلیون کو زخمی کرون آنکھون کو ستاؤن گردن کو دکھاؤن جس کی ناک پر ٹکار کھدیا جیسا چاہا سلوالیا۔ محمودہ۔ کیا دوسرے کا محتاج ہوکر رہنا تکلیف کی بات نہین حسن آرا۔ محتاج ہوکر رہنا کیسا خدا نکرے ہم کسی کے محتاج کیون ہونے لگے۔ محمودہ کا حسن آرا کو (آنا نکہ غنی تر اند محتاج تر اند) کا مضمون سمجھانا محمودہ۔ محتاج کے سر مین کیا سینگ لگے ہوتے ہین اس سے بڑھکر محتاجی اور کیا ہوگی کہ آپ کا ایک دن بھی بے نوکرون کے نہین کٹ سکتا بھلا مین پوچھتی ہون ماما نہو تو کھانا کون پکائے لونڈیان نہون تو پانی کون پلائے منہ کون دھلائے اور نکھا کون جھلے چیز کون اٹھا کر دے چارپائی کون بچھائے بچھونے کون تہ کرے گھر مین جھاڑو کون دے یہ تو نوکرون کے کام ہین کھانا کپڑا برتن زیور اور ضرورت کی کل چیزین چھوٹی یا بڑی یہان تک کہ پانی پینے تک کا مٹی کا آبخورہ کنگھی سوئی سلائی کیا آپ نے اپنے ہاتھون بنائی ہین یا لوگون نے آپ کو بنا کر دی ہین۔ اسپر بھی آپ کہتی ہین کہ خدا نکرے ہم کسیکے محتاج کیون ہونے لگے حسن آرا۔ بیشک ضرورت کی سب چیزین اور لوگ بناتے اور نہل خدمت بھی اور لوگ کرتے ہین مگر کیا کوئی چیز ہمکو مفت دیجاتا ہے اور کیا بے لیے کوئی نہل خدمت کرتا ہے ہر چیز اور ہر کام کے لیے ہم روپے خرچ کرتے ہین روپے کے لالچ سے لوگ خود بخود چیزین لیے دوڑے چلے آتے ہین بے بلائے نہل خدمت کرنیکو

اسکے علاوہ یہ دستور کی بات ہی کیسا ہی آسان کام ہو مبتدی اور نوآموز کو
مشکل معلوم ہوا کرتا ہے - یہ صرف آپ کی بے مشقی تھی کہ آپ نے چند بار سوئی
ہاتھ مین چبھو لی - دیکھیے مجھکو سیتے سیتے ایسی مشق ہو گئی ہے کہ اگر فرمائیے
آپ کی آنکھون مین انکھین ڈال کر باتین کرتی جاؤن ٹانکا بھی درست بیٹھتا
چلا جاے سیدھ مین ذرا فرق نہ آئے اور سوئی کے چبھنے چبھانے کا تو کیا ذکر -
یہ کہکر باقی ماندہ تیچی محمودہ نے لے دونون کپڑے برابر کر سوئی جو لگائی تو یا
اِدھر تھی یا دم کے دم مین اُس سرے جا نکالی - حسن آرا - دیکھون کہین
سوئی تو نہین لگی - محمودہ - نہین تو یہ کہکر ہاتھ دکھایا - حسن آرا - یہ آپ کی
بیچ کی انگلی کھردری کیون ہے - محمودہ نے ہنسکر کہا کہ سوئیون کے
چبھنے کے نشان تو نہین ہین مگر مین اس سے انکار نہین کر سکتی کہ ہی سینے
ہی کی بدولت مجھکو انگشتانے کی عادت نہین بعض کپڑا کلیپ دار یا دبیز
ہوتا ہے کہ سوئی آسانی سے نہین نکلتی تب ایک طرف سوئی کو چٹکی سے
کھینچنا پڑتا ہے اور بیچ کی انگلی سے ناکے کو سہارا لگانا ہوتا ہے یہ اُسی کے
نشان ہین - حسن آرا - تو پھر کچھ مبتدی پر موقوف نہین سینے مین سبھی کی
انگلیان لہولہان رہنی ضرور ہین - محمودہ - بڑا تعجب ہی کہ آپ ایسی ذرا سی
بے معلوم تکلیف کو بڑی مصیبت خیال کرتی ہین ایسی ایسی چھوٹی چھوٹی
تکلیفین نہ معلوم کتنی صبح سے شام تک پہونچ جاتی ہین کھیلتے ہی مین کہین
چوٹ پھیٹ لگ جاتی ہے چھوڑے پھنسی ہوتے رہتے ہین آنکھین ہی دُکھنے
آجاتی ہین گرمی سردی کی ایذا سے زکام ہو جاتا ہے بخار آنے لگتا ہے -

محنت ضرور چاہتا ہے اور خاص کر سینا تو بڑی تپا ماری کا کام ہے۔
دھاگا پرو لینا تو کچھ بھی مشکل نہین بل کے کھل جانے سے دھاگے کے سرے
پر پھوسرے نکل آتے ہین اُنکو چٹکی سے مڑوڑ دیکر دبا دینا چاہیے پھر تو شاید
پرونے مین دیر نہ ہو۔ حسن آرا۔ ہان ہان ضرور یہی بات تھی مجھکو انّا نے
یہ حکمت نہین بتلائی۔ بھلا ایک سوئی دھاگا تو دو دیکھون مجھ سے پرویا جاتا ہی
یا نہین۔ محمودہ نے ایک بہت باریک نا کی کی سُوئی اور بہت مہین بیچک کا
دھاگا دیا۔ حسن آرا نے سرے کو چٹکی سے مڑوڑ دی جیون ہی دھاگے کے
سرے کو ناکے کے برابر لگایا آ گیا تب تو حسن آرا خوشی کی مارے اچھل پڑی
اور بولی آہا جی ہمنے دھاگا پرویا آہا جی ہمنے دھاگا پرویا کیا مجھکو سینا آگیا۔
محمودہ۔ نہین سینا تو ابھی نہین آیا مگر ذرا ہی سی کسر ہے۔

## محمودہ نے حسن آرا کو سینا سکھایا

غرضکہ محمودہ نے سیدھی تیپچی لگا دی اور آدھے بالشت کے قریب حسن آرا سے
سِلوایا اسمین تین چار مرتبہ حسن آرا کے سوئی بھی چبھی اس سے ذرا اُس کی ہمت
سرد ہو گئی اور جیسے کہ دھاگا پرونے پر اُوچھلی کودی تھی یہ تیپچی تھوڑی ہی سی
تھی کہ جلدی سے محمودہ کو پکڑا دی اور کہا کہ بوا یہ تو بڑا مشکل کام ہے۔
محمودہ۔ مین نے پہلے ہی آپ سے کہا تھا کہ سینے مین بڑی دیدہ ریزی اور محنت
ہے لیکن دنیا مین اکثر عورتون کو بڑی بڑی محنتین کرنی پڑتی ہین دیکھیے
چکی پیسنا کیسی سخت محنت کا کام ہے مگر آخر سیکڑون ہزارون ہمین جیسی
عورتین کرتی ہی ہین اُسکے مقابلے مین تو سینا کچھ بھی محنت کا کام نہین۔

کہ یہ سب کچھ میرا ہی کیا دھرا اور میرا ہی سیا پرویا ہے اور کچھ بڑی بات نہین اگر آپ دو مہینے بھی سینے پر جی لگائین تو اس سے کہین بہتر بنا سکتی ہین مجھکو تو گڑیان کھیلنے کا شوق بھی نہین استانی جی جب کوئی نیا کام سکھاتی ہین تو مین پہلے گڑیون ہی پر ہاتھ صاف کرتی ہون پس جو کچھ آپنے دیکھا یہ میری شروع شروع کی مشق ہے۔

حسن آرا۔ دو مہینے مین مین اس سے بہتر بنا سکتی ہون۔ محمودہ۔ بیشک بلکہ اس سے بھی کم مین۔ حسن آرا۔ بس اس مین سلائی ہی سلائی ہے محمودہ۔ اور کیا اور سلائی کیسی بلکہ نرا گوتھا اور تیچی کا کام ہے۔

حسن آرا۔ بھلا اتنا سینا مجھکو دو مہینے مین کیونکر آجائیگا۔ محمودہ۔ اگر آپ جی لگائیے تو میرا ذمہ دو مہینے مین خاصی طرح فراغت سے سیکھ جائیے گا۔

حسن آرا۔ ابھی تو مجھکو دھاگا پرونا بھی نہین آتا لو کل شام ہی کی تو بات ہے انّا اپنی نواسی کا کرتا سی رہی تھی اور دیر سے سوئی مین دھاگا پرو رہی تھی آپ خیر سے عینک بھی ہر دم چڑھائے رہتی ہین پھر بھی خاک نہین سوجھتا دھاگا نہ پڑا پر نہ پڑا مین جو کھیلتی کھیلتی جا نکلی تو مجھی سے گڑگڑا کر کہنے لگی اچھی بیٹی اپنی انّا کا ایک کام نہین کر دیتین ذرا دھاگا پرو دو ور عشے کے مارے میری تو انگلیان کہے مین نہین ہین حرمت گلے سے ننگی پھرتی ہے کسی طرح گونتھ گانتھ کر کرتا کھڑا کیا ہے گریبان رہگیا ہے۔ مینے بہت کوشش کی دھاگا تو ناکے کے منہ پر آجاتا تھا مگر پرویا نگیا۔ تب تو میرا جی جلگیا اور مینے سوئی اوٹھا دور پھینکدی۔ محمودہ۔ کیسا ہی آسان کام ہو تھوڑی بہت

انّا کی نواسی کا نام ہے۔

اگرچہ حسن آرا کے گھر گڑیون کا بڑا سامان تھا مگر یہان محمودہ کی گڑیون کو
دیکھکر نہایت ششدر رہوئی حسن آرا کی گڑیان بازاری گڑیان تھین
صورت دیکھو تو بہنگم جوڑے دیکھو تو بھدے جھوٹا مصالح کھوٹا کام نہ سلائی
درست نہ بنکائی ٹھیک۔ مگر محمودہ کی گڑیان سر سے پاؤن تک اُسکے
اپنے ہاتھون کی کاڑھی بنائی ہوئی تھین کہان وہ بازاری بیگاری کام
کہان یہ خانہ ساز حسن آرا نے گڑیون کے لیے بنا بنایا لکڑی کا دو منزلہ گھر
پندرہ روپیہ کو مول لیا تھا اور اُسی پر اترائی تھی۔ محمودہ نے تیلیون اور رنگ
کا نہایت خوبصورت خوش قطع مکان خود بنایا تھا حسن آرا کو محمودہ کی
گڑیان دیکھکر اول مرتبہ یہ خیال ہوا کہ ہنر اور سلیقے کے آگے مال و دولت
ہیچ ہے اپنے ہاتھ کے ہنر سے ہم وہ کام لے سکتے ہین جو دولت سے
نہین نکل سکتا۔ بار بار حیران ہو ہو کر محمودہ سے پوچھتی اور کہتی یہ ننھا سا
کارچوبی بٹوا بھی تمھین نے سیا ہے اچھی سیج کہنا یہ پلنگ کے تکیے تمھین نے
بنائے ہین اس دھانی جوڑے مین تو مصالح تمھارا ٹانکا ہوا نہین لگتا۔
اس جمپنی کا کرتا تو ضرور رستانی جی نے قطع کر دیا ہوگا بھلا سب لوتے یہ
پٹا پٹی کے پردے کہان سے لیے یہ گنگا جمنی تارون بھرا دوپٹا کسنے دیا۔
بلا کے موہاف ہین غضب کے ازار بند ہین اے لو اور سنو ابرک کے جھاڑ
کاغذ کے پنکھے ابری کی دریان۔ اجی یہ تو دیکھو سینکون کی چلمنین ہر کنڈونکے
کھمبے۔ غرضکہ محمودہ کی گڑیان دیکھکر حسن آرا ایسی حیرت زدہ ہوگئی تھی کہ متعجب
ہو ہو کر محمودہ ہی کو دکھاتی تھی۔ محمودہ نے حسن آرا کے تمام تعجب کا یہی جواب دیا

امیری کے زعم مین حسن آرا نے مکتب مین اپنا ایسا تسلط بٹھانا شروع کیا
کہ گویا سب لڑکیان اسکی لونڈیان ہین اور بے تکلف لگی سب پر حکم چلانے
اصغری خانم کو ابتدا مین اسکا اہتمام ضرور تھا کہ حسن آرا کو مکتب سے دلی
نہ ہونے پائے کیونکہ اُن کو بخوبی معلوم تھا کہ اگر کہین اسکا جی اُچاٹ ہوا تو پھر
اِدھر کی دنیا اُدھر ہو جائیگی مگر یہ خدا کی بندی مکتب کی طرف رخ نکریگی —
مکتب کی لڑکیان تو حسن آرا کا طرز مدارات دیکھکر کھٹک چلی تھین اور ایک عام
نفرت حسن آرا کی طرف سے سبکو ہو گئی تھی جتنا حسن آرا اپنے تئین کھینچتی
لڑکیان اُس سے کنارہ کشی کرتین اور جس قدر وہ بڑائی کی لیتی لڑکیان
اُسکو ذلیل سمجھتین — اصغری نے اشارہ سے سبکو روک دیا اور محمودہ سے کہا کہ
حسن آرا بہت اچھی لڑکی ہے اور بڑی عمدہ سہیلی تم کو ہاتھ لگی ہے تھوڑے دن
صبر کرو اور اِسکو بیدل مت ہونے دو بیچاری طائر وحشی کی طرح تازہ
گرفتار قفس ہے اگر کہین تم نے اسکو بھڑکا دیا تو پھر بھڑ کر اُڑ جائے گی
اور پھر پکڑائی دے گی اور اگر پرچایا تو دیکھنا کیسی کیسی میٹھی میٹھی
صفیرین سنائیگی اور دلون کو لبھاتی ہے — غرض اِدھر تو لڑکیان دلداری
پر آمادہ ہوئین اُدھر اُستانی جی نے پڑھنے لکھنے کا نام تک منہ سے نہ نکالا
پھر حسن آرا کو وحشت کی کیا وجہ تھی پہلے ہی دن لڑکیون سے ایسی
نے تکلف ہو گئی کہ گویا مدتون ساتھ کی کھیلی ہوئی ہے اور خود
فرمایش اور تقاضا کر کے محمودہ کی گڑیان کھلوائین —

## محمودہ کی گڑیون کا گھر دیکھکر حسن آرا کا متعجب ہونا

ہنسی اور اس امید سے کہ محمودہ بھی ایسی چھبتی سنکر پھڑک جائیگی محمودہ کا منہ دیکھنے لگی۔ یہان محمودہ پر اسکا بالکل اُلٹا اثر ہوا منہ سے تو کچھ نکہا مگر حسن آرا کی بات کو اس قدر حقارت سے سُنا کہ اُسکے چہرے سے یہ بات ظاہر ہو گئی اور بے رخ ہو کر جواب دیا کہ یہ امیر خان کی حویلی مین رہتی ہین زبیدہ اِنکا نام ہی اِنکے اَبا رفو کا کام کرتے ہین۔ حسن آرا۔ اچھی کیسے رفوگر ہین بیٹی کے چہرے مین پاؤ بھر قیمہ لیکر رفو نہین کرتے۔ محمودہ۔ بیٹی چیچک وہی منہ پھٹ نہین ہے منہ پھٹ ہوتی تو رفو کرتے۔ حسن آرا۔ اور اِنکے پہلو مین یہ دوسری کالی کالی کون ہے جیسے تیزاب کا میز فرش رکھا ہو۔ محمودہ۔ یہ بیچاری ایک غریب قلعی گر کی بیٹی ہے۔ حسن آرا۔ گھر کے گھر مین چہرے پر قلعی نہین کرالیتی۔ محمودہ۔ امیرون کے گھر قلعی کرنے سے فرصت نہ ملتی ہوگی۔ حسن آرا۔ اچھی یہ کونے مین کون لڑکی بیٹھی ہے آئے ہے روتے مین اِسکی صورت کیسی بدرونق ہو جاتی ہے۔ محمودہ۔ روتے مین سبھی کی صورت بگڑ جاتی ہی۔ حسن آرا۔ ہماری تو نہین بگڑتی۔ محمودہ۔ آپ نے کیونکر جانا حسن آرا۔ مینے روتے مین اپنا منہ آئینے مین دیکھا تھا تو خاصی پیاری پیاری صورت تھی بلکہ لال منہ ہو جانیسے چہرہ اور بھی گرم گرم نکل آیا تھا۔ محمودہ۔ روتی صورت کی تعریف مینے آپ ہی سے سنی ہے خیر آپکو آپکا بسورتا ہوا حسن مبارک رہے یہان کوئی اِسکا خواہان نہین۔

اسی طرح حسن آرا نے اور دو چار پھبتیان کہین مگر دیکھا تو محمودہ نے کچھ داد نہ دی آخر حسن آرا کھسیانی ہوا اپنا سا منہ لیکر رہ گئی مگر پہلے ہی دن سے

اُجلی اور گوری چٹی تھی وہ کبھی سیاہ فام کالی بھبھوکا کو نظر حقارت سے نہ دیکھتی نہ اپنی صباحت پر ناز کرتی اور جسکا نقشہ اچھا تھا وہ کم رو سے نفرت نکرتی اور نہ اپنے چہرے مہرے کو دیکھکر خوش ہوتی امیری غریبی سے تو یہان کچھ بحث ہی نہ تھی کوئی نہین جانتا تھا کہ امیری کیا بلا ہے اور غریب ہونا بھی کچھ حقارت کی بات ہے حسن آرا کا مکتب مین بیٹھنا تھا کہ صورت شکل اور امیری غریبی کے مضمون تازہ ہو گئے اور حسن آرا آتے کے ساتھ ہی غریبون کو دیکھکر لگی تیوری چڑھانے اور منہ بنانے۔ پاس بیٹھنا تو درکنار میرے سے غریب لڑکیون کا مکتب مین ہونا اسکو ناگوار ہوا اور صورت شکل پر تو حسن آرا کو اس بلا کا گھمنڈ تھا کہ بعض لڑکیون کو دیکھکر بے اختیار ہنس دیتی اور بے تامل کہہ بیٹھتی صورت نہ شکل بھاڑ مین سے نکل۔ محمودہ اور حسن آرا سے ایک طرح کی پہلی جان پہچان تھی دو چار دفعہ کسیکی شادی بیاہ مین دیکھی بلکہ بات چیت کرنے کا بھی اتفاق ہوا تھا سو قاعدہ ہے کہ آدمی جو کسی نئی جگہ جاتا ہے تو وہانکے لوگون کا حال اپنے کسی جان پہچان سے پوچھتا ہے حسن آرا محمودہ کے پاس تو بیٹھی ہی تھی چپکے چپکے مکتب کی لڑکیون کا حال محمودہ سے پوچھنے لگی۔

## حسن آرا کا مکتب کی لڑکیون کو نظر حقارت سے دیکھنا اور محمودہ کا اُسکو قائل کرنا

زبیدہ کی طرف اشارہ کرکے کہا کیون بوا محمودہ بیگم یہ سامنے والی چھچک پر لڑکی تبارک کی روٹی کا سا منہ لیے ہوے کون ہے۔ یہ کہکر حسن آرا آپ ہی آپ

اُس سے کوئی خطا ہو جاتی اور نرمی سے اُسکو متنبہ کر دیا جاتا تو قایل اور نادم ہو کر اپنی حرکت پر تاسف اور تلافی مافات مین کوشش کرتی اتنی ہی بات کا سہارا تھا کہ اصغری خانم نے اُسکی تعلیم کا بیڑا اُٹھا لیا اصل مین حسن آرا کا مزاج نہایت نیک تھا ناز پروردگی اور دولتمندی سے جن خرابیون کا پیدا ہونا ممکن ہے وہ البتہ بدرجۂ غایت اُسکے مزاج مین اثر کر گئی تھین حسن آرا جب مکتب مین بیٹھی تو اصل خیر سے گیارھوین برس مین تھی اور ہر چند اُس وقت تک مکتب مین لڑکیون کی کچھ بہت بھیڑ بھاڑ نہ تھی تاہم اصغری کی نند محمودہ زبیدہ آمنہ رابعہ کلثوم حلیمہ کنیز فاطمہ خیر النسا ہاجرہ شہر بانو۔ دس لڑکیان مکتب مین بیٹھی تھین

## مکتب کی لڑکیون کا حال

یہ لڑکیان کچھ حسن آرا کی طرح سب کی سب امیرزادیان تو تھین ہی نہین اکثر تو پیشہ ورون کی بیٹیان تھین اور بعض خوشباش نوکری پیشہ لوگون کی۔ اگرچہ حسن آرا کے مقابلے مین سب کی سب غریب تھین مگر مقابلۂ یکدیگر کوئی زیادہ خوشحال تھی کوئی متوسط الحال کوئی نہایت غریب اور جس طرح اِنکی حالتین متفاوت تھین اِن کی صورتین اور سیرتین بھی ضرور ایک دوسرے سے مختلف تھین۔ مگر مکتب کی تعلیم نے سیرتون کے اختلاف کو بالکل مٹا دیا تھا یہ لڑکیان باوجودے کہ کئی گھرون کی تھین تاہم آپس مین ایسی ملی جلی رہتین کہ گویا سبکی سب سگی بہنین ہین نہ اِن مین کبھی لڑائی ہوتی نہ کبھی کسی طرح کی رنجش پیدا ہوتی۔ صورتون کے اختلاف کا رفع کر دینا تو اصغری کے اختیار مین نہ تھا البتہ کر دیا تھا کہ کسی کے نزدیک اختلافِ صورت کی کچھ وقعت باقی نہ رہی تھی جو رنگ کی

آپ ہی نظر آجائیگا خلاف خواہش پڑھانا میرا دستور نہین - پڑھنا پڑھانا بھی
تبھی فائدہ دیتا ہے جب پڑھنے والا خواہش کرے ورنہ مارے باندھے کچھ
پڑھایا بھی تو کیا اول تو ایسا پڑھایا دنہین رہتا دوسرے جب دل نہین چاہتا
تو زبردستی کرنے سے اُلٹا ذہن اور کند ہوتا ہے - مانی جی - سچ ہی مگر بچون
کی خواہش پر ملتوی رکھا کرین تو پڑھنا لکھنا سب نیست و نابود ہو جائے -
اصغری - مین یہ نہین کہتی کہ سب بچے شوق ہی سے پڑھا کرتے ہین مگر مینے
اپنا یہی دستور رکھا ہے کہ اول علم کا شوق دل مین پیدا کر دیتی ہون تب پڑھنا
شروع کراتی ہون - مانی جی - سبحان اللہ شوق ہو تو پڑھنا کیا بڑی بات ہے
نے شوق سے برسون مین نہوا اور شوق والا مہینون مین کر دکھائے
مگر صاحبزادی تو پڑھنے کے نام سے کوسون بھاگتی ہین انکو تو خدا ہی
شوق دیگا تو ہوگا - اصغری - اجی مانی جی انشاء اللہ یہی حسن آرا بیگم
پڑھنے کے لیے ہاتھ جوڑین پاؤن پڑین منتین کرین تب تو سہی - غرض کہ
ساتھ والیان تو سب رخصت ہوئین اب حسن آرا اکیلی اصغری خانم کے
پاس رہگئی اصغری اول تو خود بڑی زیرک تھی حسن آرا کے قیافے اور تھوڑی
ہی دیر کے طرز و انداز سے سمجھ گئی دوسرے ایک محلہ کا واسطہ بہت کچھ پہلے سے
سُن سُنا چکی تھی غرض جو دقتین حسن آرا کی اصلاح مین پیش آنیوالی تھین اصغری
سب جان گئی تھی - خیریت اتنی تھی کہ حسن آرا کی مزاج مین جہان دنیا بھر کی
خرابیان تھین ایک یہ اچھائی بھی تھی کہ ذہین اور سمجھدار ہونے کے علاوہ
نیک ذات بھی تھی فوراً اُسکا دل اچھی بات کا اثر قبول کر لیتا تھا اور اگر

ایسی نوکری کو سلام ہے جسمین کچھ روٹی کپڑے کے لالچ سے نوکری نہین کی
ایک اِس بچی کی محبت تنخواہ ہے تو یہ ہے اور انعام ہے تو یہ ہے۔
اِن نوکرون کا مطلب یہ تھا کہ حسن آرا کے حیلے سے گھر کے کام دھندے بچین
یہ سُنکر اصغری نے کہا بوا بیگم صاحب سے بڑھکر محبت کا دعوا تو دعوا ہی
دعوا ہے وہی کہاوت ہی ماں سے زیادہ چاہے پھپھا کٹنی کہلائے اور
خدانخواستہ رخصت نہین وداع نہین چار قدم پر گھر لگا ہے مکتب مین دیکھتی ہو
جگھہ کی کتنی کوتاہی ہے لڑکیون مین تم سب کا اُٹھنا بیٹھنا اِن کے پڑھنے
لکھنے مین ضرور حرج ڈالے گا بہتر ہے کہ اِس وقت چلی جاؤ اپنا اپنا کام دیکھو
اِسپر بھی دو چار نے عذر کیا کہ آخر صاحبزادی کو پنکھا جھلنے پانی پلانے کو ایک دو
آدمیون کا رہنا ضرور ہے۔ اصغری نے جواب دیا کہ آخر ہم لوگ اپنا سب
کام کاج اپنے ہاتھون کرتے ہی ہین اتنا کام بوا حسن آرا بیگم کا کر دین گے تو
ہاتھ نہ گھِس جائینگے۔ غرضکہ زبردستی اصغری نے سب کو باہر دھکیلا۔
مانی جی بغدادی قاعدہ اور عم کا سپارہ بھی ایک کمخاب کے جزودان مین رکھہ
بغل مین داب لائی تھین چلنے لگین تو وہ جزودان حسن آرا کو دینے لگین
اصغری نے پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ مانی جی۔ بغدادی قاعدہ اور عم کا سپارہ ہے
دیکھیے تو سہی کیا پاکیزہ خط ہے۔ اصغری۔ مگر بالفعل اسکی ضرورت نہین
مانی جی۔ آخر صاحبزادی کو کیا شروع کرائیے گا۔ اُستانی جی۔ ابھی تو کچھ
بھی نہین۔ مانی جی۔ کچھ بھی نہین تو پھر مکتب مین بیٹھنے سے حاصل۔ اصغری
مجھکو تو ہتھیلی پر سرسون جمانی نہین آتی حاصل حصول جو کچھ ہوگا چند روز مین

ایسے نوکرون کی بلا مسلط ہو اسکے مزاج کا درست رہنا عجب کی بات ہے
فرشتہ بھی ہو تو ایسی صحبت مین توبہ توبہ بھوت سے بدتر ہو جائے۔

## حسن آرا کی عادات

حسن آرا بیچاری بھی اسی آفت مین مبتلا تھی کوئی خرابی نتھی کہ اُسکے مزاج
مین نہ ہو اور کوئی بگاڑ نہ تھا کہ اُس کی عادتون مین نہ ہو مکتب مین گئی تو شرارت
بدمزاجی۔ بدزبانی۔ خودپسندی۔ بیباکی۔ جنگجوئی۔ حسد۔ دروغگوئی۔ غیبت
بدلحاظی۔ تنگ چشمی۔ لالچ۔ بے صبری۔ سستی۔ نے ہنری۔ بدسلیقگی
اپنی قدیمی سہیلیون کو ساتھ لیتی گئی۔ چونکہ اُستانی جی خود ماشا اللہ امیر گھر
کی بیٹی اور امیرون کے دستور اور قاعدے سے بخوبی واقف تھین انکو تو
حسن آرا کے چوچلے اور اُس کے نوکرون کی نازبرداریان دیکھکر کچھ بھی اچنبھا
نہین ہوا مگر مکتب کی لڑکیون کو اچھا خاصا تماشا مل گیا کیسا پڑھنا اور
کسکا سبق یاد کرنا سب کی سب ٹکٹکی باندھ باندھکر حسن آرا اور اُسکی ساتھ والیونکو
دیکھنے لگین اصغری نے دیکھا کہ ہی سنگت نے حسن آرا کو پیٹ بھر کر بگاڑا ہے
اگر اب بھی یہ سنگ ساتھ موجود رہا تو تعلیم و تربیت کا اثر ہونا معلوم۔ مانی جی سے
کہا کہ اب اِن لوگون کو اجازت دیجیے کہ گھر کا کام کاج دیکھین مکتب کی لڑکیان
ہین کہ انھین مین محو ہو رہی ہین اور حسن آرا بیگم کا دل بھی اُچاٹ ہوا
چلا جاتا ہے مانی جی سمجھ دار تو تھی ہی سنتے کے ساتھ سبکو رخصت کا اشارہ کیا
مگر لونڈیان چلنے کا نام سنکر نے طرح مچلین ایک نے کہا واہ بھلا نے صاحبزادی
کے مجھکو ایک دم قرار ہو گا گھر مین مجھ سے بیٹھا جائیگا دوسری بولی مانی جی

کہ مین آپ سی سرخرو ہون۔ غرض دنیا ساری کی باتین ہوہوا کر شاہ زمانی بیگم اور سلطانہ بیگم چلی گئین اور حسن آرا کو صغری کے حوالے کر گئین۔

## حسن آرا کا مکتب مین بیٹھنا اور لونڈیون کی بیجا خوشامد

یون دیکھنے اور کہنے کو تو حسن آرا اکیلی مکتب مین بیٹھی مگر کوئی درجن بھر تو لونڈیان اُسکے ساتھ تھین اور کوئی کوڑی بھر سہیلیان۔ لونڈیون کا تو یہ قاعدہ تھا کہ نے ضرورت بھی ہر دم اور ہر لحظہ چارون طرف سی حسن آرا کو گھیرے رہتین اور کچھ کام نہین تو بات بات مین خوشامد بات بات پر تعریف۔ ذرا ٹھیک بدلی کہ سب بول اٹھین بسم اللہ بسم اللہ۔ چھینک لی تو سب چلائین شکر الحمد للہ مانی جی ہین کہ چپکے ہی چپکے قل ہو اللہ کی تسبیحان پڑھ پڑھکر پھونک رہی ہین۔ آتا ہین کہ بار بار ان کا دم کرتی جاتی ہین۔ اور جو کہین حسن آرا نے آنکھ اوٹھا کر دیکھا تو کوئی جلدی جلدی پنکھا جھلنے لگی کوئی چوری یار و مال ہلانے کھڑی ہو گئی کوئی بولی واری جاؤن گلوری کھا لو یا گوٹے ہی کے دو دانے ڈال لو دیر ہوئی منہ بدمزہ ہو گیا ہو گا کوئی کہنے لگی صدقے گئی ایک گھونٹ شربت پی لو نگوڑے ہونٹھ ہین کہ سوکھے چلے جاتے ہین پیڑیان بندھ گئی ہین بھاڑ مین جائے ایسا پڑھنا اور آگ لگی ایسے مکتب کو لڑکی کا منہ تو دیکھو کیسا ذرا سا نکل آیا ہے یہ کہکر جلدی سے لپک چپٹا چٹ بلائین لے حسن آرا کو گلے سی لگا لیا جس شخص پر حسن آرا کی طرح ایسی لونڈیون کا غضب الٰہی اور

ان یکاد اشارہ ہے طرف ایک آیت قرآن مجید کے جو دفع نظر بد کیواسطے پڑھکر پھونک دیا کرتے ہین وہ آیت یہ ہے اِن یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِہِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ

اور سلطانہ بیگم دونون بہنین حسن آرا کو لیکر اصغری کے گھر آئین باوجودیکہ
اصغری کے یہان غریبانہ سامان تھا لیکن اُسکے انتظام اور سلیقہ کے سبب
بیگمون کی وہ مدارات ہوئی کہ ہر طرح کی چیز وہین بیٹھے بیٹھے موجود ہو گئی
دو چار طرح کا عطر جو پھرا الائچی چکنیان چائے بات کی بات مین سب
موجود ہو گیا خوب خوب مزے کی گلوریان تیار ہو گئین دونون بہنون نے
اصغری سے کہا کہ مہربانی کرکے ذرا اس لڑکی کو دل سے پڑھا دیجیے۔
اصغری نے کہا کہ اول تو خود مجھکو کیا آتا ہے مگر جو دو چار حرف بزرگون کی
عنایت سے آتے ہین انشاء اللہ اُنکی بتانے مین اپنے مقدور بھر دریغ نہ کرونگی
چلتے ہوئے سلطانہ بیگم ایک اشرفی اصغری کو دینے لگین۔
اصغری نے کہا کہ اسکی کچھ ضرورت نہین بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین
پڑھوائی آپ سے لون۔ سلطانہ بیگم نے کہا استغفر اللہ پڑھوائی دینے کے واسطے
ہمارا کیا منہ ہے بسم اللہ کی مٹھائی ہے۔ اصغری نے کہا شروع مین تبرک کے
واسطے مٹھائی بانٹ دیا کرتے ہین سو اشرفی کیا ہوگی بچون کا منہ میٹھا کرنے
کو سیر آدھ سیر مٹھائی کافی ہے۔ یہ کہکر دیانت کی طرف اشارہ کیا وہ
کوٹھری مین سے ایک قاب بھر کر نکتیان نکال لائی اصغری نے خود
فاتحہ پڑھکر پہلے حسن آرا کو دی اور بھری قاب دیانت کو اوٹھا دی کہ
سب بچون کو بانٹ دو سلطانہ نے کہا اچھا تم نے مجھکو شرمندہ کیا
اصغری نے کہا ہم بیچارے غریب کس لائق ہین یہان جو کچھ ہے وہ بھی آپ
ہی کا ہے البتہ میرا دینا یہی ہے کہ حسن آرا بیگم کو بڑھا دون سو خدا وہ دن کرے

پوچھا تو کیا مضائقہ غرض مانی جی رخصت ہوئین - اور وہان جاکر کہا کہ
بیگم صاحب اُستانی تو واقع مین لاکھ اُستانیون کی ایک اُستانی ہی جسکی
صورت دیکھنے سے آدمی بن جائے پاس بیٹھنے سے انسانیت حاصل کرے
سایہ پڑجانے سے سلیقہ سیکھے ہوا لگ جانے سے ادب پکڑے لیکن
نوکری کرنے والی نہین تحصیلدار کی بیٹی ہے رئیس لاہور کے مختار کی
بہو گھر مین ماما نوکر ہے دالان مین چاندنی بچھی ہے سوزنی گاؤتکیہ لگا ہی
اچھی خوش گذران زندگی بھلا اُنکو نوکری کی کیا پرواہے -
شاہ زمانی - سچ ہے بوا سلطانہ تم نے مانی جی کو بھیجا تو تھا لیکن مجھکو
یقین نہ تھا کہ وہ نوکری کرینگی - مانی جی - لیکن وہ تو ایسی اچھی آدمی ہین
کہ مفت پڑھانیکو خوشی سے راضی ہین - سلطانہ - یہان آکر - مانی جی -
بھلا بیگم صاحب جو نوکری کی پروا نہین رکھتا وہ یہان کیون آنے لگا -
سلطانہ - کیا پھر لڑکی وہان جایا کرے گی - شاہ زمانی بیگم -
اس مین کیا قباحت ہی دو قدم پر تو گھر ہے اور مولویصاحب کو کیا تمنے ایسا
نے عزت سمجھا بھائی علی نقی خان کی سگی پھوپی زاد بہن کے بیٹے ہین -
سلطانہ - آہا تو ایک حساب سے ہماری برادری ہین -
شاہ زمانی - لو خدا انکرے کچھ ایسے ویسے ہین پہلے انکا کام خوب بنا ہوا تھا
جب سے رئیس بگڑا بیچارے غریب ہوگئے ہین پھر بھی ماما ہمیشہ رہی
ڈیوڑھی پر بھی ایک دو آدمی رہتے ہین -
سلطانہ - خیر حسن آرا وہین چلی جایا کرے گی - اگلے دن شاہ زمانی بیگم

اپنی چھوٹی لڑکی کا تعلیم کرانا منظور ہے۔ بڑی بیگم صاحب نے آپ کا ذکر کیا تو بیگم صاحب نے مجھکو بھیجا۔ اصغری نے کہا دونون بیگم صاحبون کو میری طرف سے بہت بہت سلام کہنا اور یہ کہنا کہ جو کچھ بُرا بھلا مجھکو آتا ہی کسی سے مجھکو عذر نہین ہے اسی واسطے انسان پڑھتا لکھتا ہے کہ دوسرے کو فائدہ پہونچائے اور بڑی بیگم صاحب کو معلوم ہوگا کہ مین اپنے میکے مین کتنی لڑکیون کو پڑھاتی تھی اور میرا جی بہت چاہتا ہے کہ بیگم صاحب کی لڑکی کو پڑھاؤن لیکن کیا کرون نہ تو بیگم صاحب لڑکی کو یہان بھیجین گی اور نہ میرا جانا وہان ہوسکتا ہے۔ مانی جی نے تنخواہ کا نام صاف تو نہ لیا لیکن دبی زبان سے کہا کہ بیگم صاحب ہر طرح سے خرچ بات کی ذمہ داری بھی کرنے کو موجود ہین۔ اصغری نے کہا یہ سب اُنکی مہربانی ہے اُنکی ریاست کو یہی بات زیبا ہے لیکن اُنکے زیرسایہ ہم غریب بھی پڑے ہین تو خدا ننگا بھوکا نہین رکھتا ہے بیدامون کی لونڈی بن کر تو خدمت کرنے کو مین حاضر ہون اور اگر تنخواہ دار استانی درکار ہو تو شہر مین بہت ملین گی۔ اسکے بعد مانی جی نے اصغری کا حال پوچھا اور جب یہ سنا کہ یہ تحصیلدار کی بیٹی ہے اور مولوی محمد فاضل صاحب بھی پچاس روپے ماہواری کے نوکر ہین تو مانی کو ندامت ہوئی کہ نوکری کا اشارہ ناحق کیا۔ مانی ہرچند نوابی کا رخانی دیکھے ہوئی تھی لیکن اصغری کی شستہ تقریر سنکر دنگ ہوگئی اور معذرت کی کہ بی مجھکو معاف کرنا۔ اصغری نے کہا کیون تم مجھکو کانٹون مین گھسیٹتی ہو اول تو نوکری کچھ گناہ نہین عیب نہین! اور پھر ناواقفیت کی سبب اگر تمنے

اُستانیون کی ہمیشہ اُستانی ہے۔ سلطانہ نے کہا مجھکو آجتک اطلاع نہین
دیکھو مین ابھی آدمی بھیجتی ہون۔ یہ کہکر اپنے گھر کی داروغہ کو بُلایا کہ مانی جی تو نی
مولوی صاحب اِس محلے مین رہتے ہین باجی اما کہتی ہین اُنکی چھوٹی بہو
بہت پڑھی لکھی ہین دیکھو اگر اُستانی گری کی نوکری کرین تو اُن کو لوالاؤ
کھانا کپڑا دس روپیہ پان زردے کا خرچ ہم دینے کو حاضر ہین اور جب
لڑکی پہلا سپارہ ختم کرے گی اور ادب قاعدہ سیکھ جائیگی تو تنخواہ کے علاوہ
بھی انشاء اللہ ہم اُستانی جی کو خوش کر دینگے۔ مانی جی مولویصاحب کے گھر آئین
محمد کامل کی مان سے صاحب سلامت ہوئی اور پوچھا اچھی بی مولوی صاحب
کی بی بی تھین ہو۔ ماما دیانت۔ ہان یہی ہین آؤ بیٹھو کہان سے آئین
مانی جی۔ گھر والی بیوی کی طرف مخاطب ہوکر تمھاری چھوٹی بہو کہان ہین۔
محمد کامل کی مان۔ کوٹھے پر ہین۔ مانی جی۔ مین اُنکے پاس اوپر جاؤن
دیانت۔ آپ اپنا پتا نشان بتلائیے بہو صاحب یہین آجائین گی۔
مانی جی۔ مین حکیم صاحب کے گھر سے آئی ہون۔
یہ سنکر محمد کامل کی مان نے نام بنام سب چھوٹے بڑون کی خیر و عافیت پوچھی
اور مانی سے کہا تمیزدار بہو سے کیا کام ہے۔
مانی جی۔ وہی آئین تو کہون۔ تمیزدار کے نیچے اوترنے کا وقت بھی آگیا تھا
کیونکہ عصر کی نماز پڑھکر اصغری نیچے اوتر آتی تھی اور مغرب اور عشا دونون
نمازین نیچے پڑھا کرتی تھی۔ اصغری کو مانی جی نے دیکھا تو اُستانی گری کی نوکری
کے واسطے مکتے ہوے تامل کیا۔ باتون ہی باتون مین یہ کہا کہ بیگم صاحب کو

تیری زبان جون ہی مین نے دکھانے کو زبان نکالی نیچے سے ٹھوڑی مین ایسا مکا مارا کہ سارے دانت زبان مین بیٹھ گئے۔ گلاب بلبلا اوٹھی کہ ہاے میرا کان خونا خون ہوگیا دائی چلّائی کہ دیکھیے میری لڑکی کم بخت کے ایسے زور سے لکڑی ماری کہ بازو مین بدّھی پڑ گئی باورچی خانے سے مامانے دوہائی دی کہ اچھی کوئی انکو سمجھانا سالن کی پتیلیون مین مٹھیان بھر بھر راکھ جھونک رہی ہین۔ شاہ زمانی بیگم نے آواز دی کہ حسنا یہان آ۔ خالہ کی آواز پہچان بارے حسن آرا چلی تو آئی نہ سلام نہ دعا ہاتھون مین راکھ پاؤن مین کیچڑ اوسی حالت مین دوڑ خالہ سے لپٹ گئی۔ خالہ نے کہا کہ حسنا تم بہت شوخی کرنے لگی ہو۔ حسن آرا نے کہا اس سنبل چڑیل نے فریاد کی ہوگی یہ کہہ کر خالہ کی گود سے نکل لپک کر نے خطا نے قصور سنبل کا سر کھسوٹ لیا بہتیرا خالہ آئین آئین کرتی رہین ایک نہ سنی

## حسن آرا کو مکتب مین بٹھانے کی صلاح اور اُستانی اصغری خانم کا مختصر حال

تب تو شاہ زمانی بیگم اپنی بہن کی طرف مخاطب ہو کر بولی بوا سلطانہ اس لڑکی کے لیے تو از برائے خدا کوئی اُستانی رکھو۔ سلطانہ بیگم نے کہا باجی اماں کیا کرون مہینون سے اُستانی کی تلاش مین ہون کہین نہین ملتی۔ شاہ زمانی بیگم بولی اوئی بوا تمھاری بھی وہی کہاوت ہوئی ڈھنڈورا شہر مین لڑکا بغل مین خود تمھارے محلے مین مولوی محمد فاضل کی چھوٹی بہو لاکھ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حسن آرا کی بدمزاجی اور شرارت

حسن آرا کے مزاج کی افتاد ایسی بُری پڑی تھی کہ اپنے ہی گھر مین سب سے بگاڑ تھا نہ ماں کا ادب نہ آپا کا لحاظ نہ باپ کا ڈر نہ بھائیون سے ملاپ نوکر ہین کہ آپ نالان ہین لونڈیان ہین کہ الگ پناہ مانگتی ہین غرض حسن آرا سارے گھر کو سر پر اوٹھائے رہتی تھی۔ شاہ زمانی بیگم کو آنی سے چاہیے کہ بڑی خالہ سمجھ کر حسن آرا گھڑی دو گھڑی کو چپ ہو کر بیٹھ جاتی کیا ذکر۔ شاہ زمانی بیگم کو پالکی سے اوترے دیر نہوئی تھی کہ لگا تار دو تین فریادین آئین نرگس روتی ہوئی آئی کہ بیگم صاحب دیکھیے چھوٹی صاحبزادی نے اس زور سے پتھر مارا کہ میری آنکھ پھوٹتے پھوٹتے بچ گئی سوسن نے آفریاد کی کہ بیگم صاحب چھوٹی صاحب نے مجھ سے کہا دیکھون سوسن

جلدین فروخت ہو چکی ہین اور ہر سمت سے طلب اور ہر طرف سے مانگ چلی آرہی ہے۔ ایک بابو صاحب اپنی بنگالی زبان مین ترجمہ کر رہے ہین ایک پنڈت جی مہاراج بھاکھا مین۔ اور نہ میری استدعا و فرمایش سے بلکہ اپنی آرزو و خواہش سے۔ پسند و قبول کی اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہو گی۔

یہ کتاب اُسی مرآۃ العروس کا گویا دوسرا حصّہ ہے۔ وہی بولی ہے وہی طرز ہے۔ مرآۃ العروس سے تعلیم اخلاق و خانہ داری مقصود تھی اس سے وہ بھی ہے مگر ضمناً اور معلومات علمی خاصّۃً تعلیم دینداری کا ایک مضمون اور رہگیا ہے اگر حیات مستعار باقی ہے اور بیٹے کے دھندے یعنے مشاغل خدمت سے اتنی تھوڑی سی فرصت بھی ملتی رہے جتنی کہ اب گرمی اور برسات کے دنون مین نصیب ہو جاتی ہے تو انشاء اللہ بشرط خیریت اگلے سال تک وہ بھی ایک کتاب کے پیرایے مین پیشکش ناظرین کیا جائے گا

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

العبد

نذیر احمد وفقہ اللہ الترقی والغد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شاہنشاہِ دوجہان خالقِ کون ومکان کی حمد وثنا اسواسطے کہ سزاوار عبودیت ہے فرض ہے مگر اوس فرض کو تمامہ کون ادا کرسکتا ہی لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ ختم المرسلین محبوب رب العالمین کی مدح ونعت اسلیے کہ اظہار ارادت ہے واجب لیکن اُس کی بجا آوری پوری پوری کس سے ہوسکتی ہے لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝ مرآۃ العروس کو پہلی پہل چھپے ہوے اب تیسرا برس ہی اور جہانتک مجھکو معلوم ہے اسی دوسو اور برس مین اُس کی کوئی آٹھ نو بلکہ دس ہزار

| | |
|---|---|
| حسن آرا نے مسیح الملک کی کہانی پڑھ کر سنائی ..... | ۱۲۷—۱۲۹ |
| غیرت اور غور ..... | ۱۲۹—۱۳۱ |
| مسیح الملک کی باقی حکایت۔ اسکا بعد معزولی حج کو جانا اور اُسکی بیٹی نازپرور کا جسنے امیرزادیون کی طرح تربیت پائی تھی بدوؤن کے ہاتھ مین ہوشمند کنیز کے ساتھ گرفتار ہونا اور اس حالت مین بے بہری سے تکلیف پانا اور ہوشمند کی کوشش سے رہا ہونا ..... | ۱۳۱—۱۴۶ |
| عرب کا جغرافیہ اور بدوؤن کے حالات ..... | ۱۴۶—۱۴۷ |
| عام جغرافیہ مختصر ..... | ۱۴۷—۱۴۸ |
| کرۂ زمین کا نقشہ مع حالات عامہ ..... | ۱۴۸—۱۵۰ |
| ایشیہ۔ یوروپ۔ افریقہ کے نقشجات ..... | ۱۵۰—۱۵۱ |
| سمندر کے منافع ..... | ۱۵۱—۱۵۲ |
| مینہ۔ بجلی۔ بادل وغیرہ اور روشنی اور ہوا کی رفتار ..... | ۱۵۲—۱۵۵ |
| انگریزون کا حال ..... | ۵۵—۱۵۶ |
| ایک انگریزی خاندان کا حال اور اُسکی نیک زندگی .... | ۱۵۶—۱۶۹ |
| علم تاریخ کا تذکرہ اور آدمیون کی مختلف رسمین ..... | ۱۶۹—۱۷۰ |
| اجرام فلکی اور علم ہیئت کے اصول سرسری طور پر اور تھوڑا سا چاند گہن اور سورج گہن کا بیان ..... | ۱۷۰—۱۷۶ |
| حسن آرا کا مکتب سے رخصت ہونا ..... | ۱۷۶ سے آخر تک |

| | |
|---|---|
| وزن مخصوص ..... | ۷۱ — ۷۲ |
| ہوا کا داب ..... | ۷۲ — ۷۵ |
| کشش اتصال ..... | ۷۵ — ۷۶ |
| مقناطیس ..... | ۷۶ — ۷۹ |
| زمین گول ہے اور آفتاب کے گرد گھومتی ہے ..... | ۷۹ — ۸۰ |
| خوردبین ..... | ۸۰ — ۸۱ |
| رنگ ..... | ۸۱ — ۸۲ |
| متحرک چیزون مین آنکھ کا غلطی کرنا ..... | ۸۳ |
| زمین کے گول ہونے کی دلیل ..... | ۸۳ — ۸۶ |
| جسمانی ریاضت اور ایام غدر کی ایک حکایت مین اُسکے فائدون کا بیان ..... | ۸۶ — ۹۲ |
| زمین کی جسامت اور ہیأت اور تقسیم ..... | ۹۲ — ۹۴ |
| تمدّن کی وجہ ..... | ۹۴ — ۹۵ |
| آب و ہوائے شہر و دیہات کا مقابلہ ..... | ۹۵ — ۱۰۰ |
| اہل شہر اور دیہاتیون کا محاکمہ جس مین دونون کی طرز زندگی کا مذکور ہے اور ہر ایک کو اُسکے عیب پر متنبہ کردیا ہے اور گفتگو اور وضع اور حالت اور ذات اور ہنر پر بحث کرکے نصیحت کی بہت باتین نکالی ہین ..... | ۱۰۰ — ۱۱۶ |
| عورتون کے متوہمات کی ایک حکایت طولانی ..... | ۱۱۷ — ۱۲۷ |

| | |
|---|---|
| پڑھنے کے فائدے سنکر حسن آرا کے دل مین شوق کا پیدا ہونا... | ۳۹—۴۱ |
| مسیح الملک ایک نے رحم امیر کی حکایت کا آغاز..... | ۴۱—۴۵ |
| بادشاہ رعیت کا خدمت گزار ہے اور اُسکے اختیارات محدود ہین..... | ۴۵—۴۶ |
| حسن آرا نے پڑھنا شروع کیا..... | ۴۶—۴۸ |
| حسن آرا سویرے اُٹھنے لگی..... | ۴۸—۵۰ |
| مکتب کی لڑکیون نے مِلکر بکوان تلا اور حسن آرا کام کاج مین شریک ہوئی مگر کام کی عادت نہ تھی چھوٹے چھوٹے کامون مین بھی بڑی دقت اُٹھائی..... | ۵۰—۵۲ |
| علم جبر ثقیل کا تذکرہ مختصر..... | ۵۲—۵۴ |
| حسن آرا نے کام تو بگاڑا آپ اور ماما پر ناحق خفا ہوئی..... | ۵۴—۵۶ |
| خیرات دے کر احسان جتانا..... | ۵۶—۵۷ |
| حسن آرا نے جو ماما کو فضیحت کیا تھا محمودہ کا اُسکو ملامت کرنا اور خطا معاف کرانے پر مجبور کرنا..... | ۵۷—۶۰ |
| نیکی اور سچی خیرات..... | ۶۰—۶۳ |
| حساب کی دلچسپ باتین..... | ۶۳—۶۶ |
| قسم کھانے کی بُرائی..... | ۶۶—۶۷ |
| ہمجولیون مین پاس ادب..... | ۶۷—۶۹ |
| زمین کی کشش..... | ۶۹—۷۱ |

# فہرست مضامین بنات النعش


| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| حسن آرا کی بدمزاجی اور شرارت ..... | ۳—۴ |
| حسن آرا کو مکتب مین بٹھانے کی صلاح اور استانی اصغری خانم کا مختصر حال ..... | ۴—۹ |
| حسن آرا کا مکتب مین بیٹھنا اور لونڈیون کی بیجا خوشامد .... | ۹—۱۰ |
| حسن آرا کی عادات ..... | ۱۰—۱۳ |
| مکتب کی لڑکیون کا حال ..... | ۱۳—۱۴ |
| حسن آرا کا مکتب کی لڑکیون کو نظر حقارت سے دیکھنا اور محمودہ کا اسکو قائل کرنا ..... | ۱۴—۱۶ |
| محمودہ کی گڑیون کا گھر دیکھکر حسن آرا کا متعجب ہونا .... | ۱۶—۱۹ |
| محمودہ نے حسن آرا کو سینا سکھایا ..... | ۱۹—۲۱ |
| محمودہ کا حسن آرا کو (آنا نکہ غنی تراند محتاج ترند) کا مضمون سمجھانا ..... | ۲۱—۲۷ |
| ایک غریب خاندان کی آسودہ زندگی کی مثال دے کر یہ ثابت کرنا کہ تکلفات موجب زحمت ہین اور آرام طلبی باعث کلفت ..... | ۲۷—۳۵ |
| صبح خیزی ..... | ۳۵—۳۹ |

Binatulnash

INDIAN INSTITUTE

فالصّٰلِحٰتُ
قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ

جو نیک بیبیان ہین وہ بات مانتی ہین اور
مردونکے پیٹھ پیچھے ہر طرح کی خبر رکھتی ہین

# بنات النعش

حصہ دوم مرآۃ العروس

جسکو مولوی محمد نذیر احمد ڈپٹی کلکٹر بہادر محکمہ
بندوبست نے سال حسابی ۱۲۷۹ھ سنہ ۱۸۶۲ع مین
تصنیف کیا اور اسکے صلہ مین
گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی سے بموجب
اشتہار نمبری ۷۹۱ (الف) مورخہ ۲۰ - اگست سنہ ۱۸۶۸ع
کے پانچسو روپیہ بطور انعام مرحمت ہوے حسب اجازت مصنف
مطبع منشی نول کشور واقع کانپور مین چھپا
سنہ ۱۸۸۲ع

Banāt al-naʿsh.